خزینۂ سادات

پیر سید سعید الحسن شاہ گیلانی

Marfat.com

خزینۂ سادات

تالیف لطیف

پیر سید سعید الحسن شاہ گیلانی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حیدریہ غوثیہ
نڑالی شریف (گوجر خان) ضلع راولپنڈی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب:	خزینۂ سادات
نام مصنف:	پیر سید سعید الحسن شاہ گیلانی
کمپوزنگ:	ساجد جاوید چودھری
سال اشاعت:	شعبان المعظم 1431ھ (جولائی 2010ء)
طباعت:	تایا سنز پرنٹرز۔ لاہور
تعداد اشاعت:	(بار اول) ایک ہزار
زرِ تعاون:	تین صد روپے صرف

☆...... ملنے کے پتے ......☆

☆...... دربار عالیہ حیدریہ غوثیہ کھوئی رٹہ (آزاد کشمیر)

☆...... انجمن غلامانِ پنجتن پاک وارڈ نمبر 5 گوجر خان۔

☆...... قاری ظہور احمد چشتی، جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ وارڈ نمبر 7 گوجر خان۔

☆...... سید ضامن حسین شاہ گیلانی، مندرہ ضلع راولپنڈی: 0333-5203611

☆...... مکتبہ جمال، حسن مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔

☆...... جامعہ عثمانیہ، شہانہ لوک، منڈی بہاؤالدین۔

☆...... شاہ چراغ اکیڈمی، نزد جامعہ چشتیہ غوثیہ کچہری روڈ، منڈی بہاؤالدین۔

☆...... مسٹر بکس، ایف سکس مرکز سپر مارکیٹ، اسلام آباد۔

☆...... سادات بک ڈپو، کوٹ جیمل تحصیل برنالہ آزاد کشمیر۔

☆...... سٹی بک ڈپو سیکٹر سی ون، علامہ اقبال روڈ میر پور، آزاد کشمیر۔

Marfat.com

انتساب

آلِ سیدہ زہرائے پاک سلام اللہ علیہا

کے نام

اس دعا کے ساتھ کہ

الٰہی بحق بنی فاطمہؑ — کہ برقولِ ایں ما کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست دامانِ آلِ رسولؐ

غلامِ زہراء
سید سعید الحسن گیلانی قادری
نڑالی شریف، گوجر خان، ضلع راولپنڈی

ضروری گزارش

معزز قارئین کتاب ہذا سے گزارش ہے کہ مطالعہ کے بعد حاجی چوہدری امانت علی چوہدری امجد علی صاحب اور چوہدری ارشد صاحب کے والد محترم حاجی چوہدری عدالت خان مرحوم اور ان کی والدہ محترمہ انور بیگم مرحومہ کی مغفرت و بخشش اور بلندی درجات کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔

فہرست عنوانات

تقدیم	۷	مولا علی کرم اللہ وجہہ، کا ارشاد	۳۹
الکوثر	۲۲	بتول کا مفہوم	۴۰
نہر وحوض برحق	۲۳	زہراء کے معنی	۴۲
ابتر کا جواب نہر وحوض نہیں	۲۳	فضیلت	۴۳
الکوثر کا حقیقی مفہوم	۲۴	شانِ زہراء سبحان اللہ	۴۵
شانِ ختم نبوت	۲۵	سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا فیصلہ	۴۵
الکوثر کا مصداق	۲۵	محققین کی تصریحات	۴۵
خاتون جنت حضرت فاطمہؓ کی روایت	۲۶	اللہ نے خود روح قبض فرمائی	۴۷
حضرت عمر فاروقؓ کی روایت	۲۶	خضرِ ملت کا تبصرہ	۴۸
حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت	۲۶	حضرت ذوالنون کی دعا	۴۸
لقب مبارک	۲۷	حدیثِ رسول ﷺ	۴۹
اسم مبارک	۲۷	ولادتِ اقدس	۵۱
لقب کیوں اتارا؟	۲۸	وصال شریف	۵۱
نہر یا حوض کوثر	۲۹	اولاد اطہار	۵۱
شکر ادا کرو	۳۱	صاحبزادیاں	۵۱
مٹ گئے دشمن تیرے	۳۳	فضائل اولادِ بتول سلام اللہ علیہا	۵۳
پارۂ ختم نبوت، حصہء جسم نبی ﷺ	۳۵	اولادِ بتول ذُرّیتِ رسول ﷺ	۵۴
بضعۃ	۳۵	اعجازِ قوت	۵۵
آئمہ کرام کا استدلال	۳۶	آیتِ تطہیر	۵۶
امام سبکی رحمہ اللہ کا استدلال	۳۶	اہل بیتِ رسول ﷺ	۵۷
اولاد فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حکم	۳۷	اہلِ بیت کون ہیں؟	۵۹
علیؑ نہ ہوتے تو سیدہ کا کفو نہ ہوتا	۳۸	فیصلہ.....نساء اہلِ بیت	۶۰
آسمان فضیلت بنتِ رسول اللہ ﷺ	۳۹	سکنا اہلِ بیت	۶۱

Marfat.com

شرفائے اہلِ بیت	۶۱
آیتِ مودّت	۶۱
مودّت واجب ہے	۶۲
خطبہ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام	۶۳
مقام اہلِ بیت وحدیثِ رسول ﷺ	۶۷
میری وصیت مانو	۶۷
سفینۂ نجات	۶۷
نماز قبول نہیں ہوتی	۷۰
دعا روک لی جاتی ہے	۷۰
آلِ محمد ﷺ پر درود	۷۰
امام شافعی رحمہ اللہ کے اشعار	۷۱
مقام پنجتن پاک علیہم السلام	۷۵
ان کی جنگ میری جنگ!	۷۷
دائمی طہارت	۷۷
دعائے آدمؑ بوسیلہ آلِ محمد ﷺ	۷۹
حضرت آدمؑ نے توسل کیسے کیا؟	۷۹
مقصودِ کائنات	۸۲
سیادت	۸۳
لفظِ سید	۸۴
لفظ سید قرآن میں	۸۵
لفظ قریشی	۸۶
قریش کو برتری	۸۷
خاندانی شرافت	۸۸
قرآن کی گواہی	۸۹
معاشرتی تعارف	۹۰
اہمیتِ نسب	۹۱
اہلِ ایمان کی اولاد	۹۴
آیت شریف نسب کے خلاف نہیں	۹۵
خاندانی شرافت کی فضیلت	۹۶
باپ نیک تھا	۹۷
امام حسن علیہ السلام کا استدلال	۹۹
علامت نسبت پر اعتراض	۱۰۰
شرف انسانی کی مثال	۱۰۳
سیادتِ مطلقہ	۱۰۳
سید کہلوانے کا حق	۱۰۴
اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا امتیاز	۱۰۵
آلِ محمد ﷺ کون؟	۱۰۶
درود شریف میں شامل	۱۰۷
آل اور اصحابؓ	۱۰۸
حب آلِ محمد ﷺ کا صلہ	۱۰۹
آل اور اُمت	۱۱۰
تجاہل یا تغافل	۱۱۱
لغو استدلال	۱۱۲
تبدیلیٔ نسب حرام	۱۱۸
فرمانِ رسول ﷺ	۱۱۸
نسب بدلنا کفر ہے	۱۱۹
حضرت ابوذرؓ کی روایت	۱۲۲
حضرت امام مالک رحمہ اللہ کا فرمان	۱۲۳
احترام سادات	۱۲۴
نسبتِ رسول ﷺ کی حفاظت لازم ہے	۱۲۵

Marfat.com

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ کا استدلال	۱۲۶
حضرت امام موسیٰ کاظم کا جواب	۱۲۸
عقلی جواب	۱۳۰
اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا جزوِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونا	۱۳۱
حضرت بو علی قلندر اور تعظیم آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۳
امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ	۱۳۵
ظہورِ ولادت	۱۳۶
چہرۂ والضحیٰ دیکھنا	۱۳۷
اسم مبارک	۱۳۸
امام رازی رحمہ اللہ اور اہلِ بیت	۱۳۹
آل کو علیہ السلام کہنا	۱۴۱
حرمتِ صدقہ	۱۴۵
صدقہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام ہے	۱۴۵
آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ایمان اور بغض کفر	۱۴۷
صلوٰۃ بترانہ پڑھو	۱۴۸
حرامی آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نہیں پڑھتا	۱۵۰
بغضِ علی رکھنے والا حرامی ہے	۱۵۳
مناقب فی القرآن	۱۵۸
ولایتِ علی علیہ السلام	۱۵۹
خلافت بلافصل	۱۶۱
دو خلافتیں	۱۶۲
تطبیق	۱۶۳
فیضانِ خلافت کی تقسیم	۱۶۵
انتخاب کا عمل	۱۶۶
امامتِ علی	۱۶۸
تین لقب	۱۶۹
حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی	۱۷۴
القاب / نسب پاک / شجرہ نسب والد مکرم	۱۷۴
شجرہ نسب والدہ ماجدہ	۱۷۴
والدین کا تقدس	۱۷۵
بچپن	۱۷۷
غیبی آواز / تعلیمی سفر	۱۷۸
مصائب و آلام	۱۸۱
عبادت و ریاضت	۱۸۳
فتاویٰ نویسی	۱۸۵
ابتداء وعظ	۱۸۶
اولادِ اطہار	۱۹۲
آخری وصیت / آخری لمحات	۱۹۳
وصال شریف / نماز جنازہ	۱۹۴
تعارف مؤلف / کلیام سیداں میں آمد	۱۹۵
حضرت پیر سید غلام رسول شاہ	۲۰۲
حضرت پیر سید ولایت حسین شاہ	۲۰۳
حضرت پیر سید مقبول حسین شاہ	۲۰۶
حضرت پیر سید عبد العزیز شاہ	۲۰۹
پیر سید لال حسین شاہ	۲۱۰
حضرت پیر سید غوث علی شاہ قادری	۲۱۳
پیر سید عزیز الرحمٰن شاہ گیلانی	۲۱۴
کشمیر سے نرالی	۲۱۸
انجمن حیدریہ غوثیہ انٹرنیشنل	۲۲۳
آثار	(تصاویر کے آئینہ میں)

Marfat.com

تقدیم

از قلم......علامہ ظفر اقبال فاروقی
(بانی و مہتمم جامعہ عثمانیہ شہانہ لوک، منڈی بہاؤالدین)

زبانِ نبوت سے جب تبلیغ دین کا آغاز ہوا تو اسلام مخالف حلقوں میں کھلبلی مچ گئی۔ کاروانِ حق کی روز بروز بڑھتی ہوئی قوت انہیں بے قرار کیے ہوئے تھی......ایمان و یقین کے سیلِ رواں کے سبب ان کے صدیوں پرانے آبا و اجداد کے خود ساختہ مفروضات و رسومات اور معبودانِ باطلہ کے متعلق ان کے فرسودہ نظریات پر قائم عمارت کے نقوش مٹتے جا رہے تھے اور وہ خود کو اس کے سامنے مکمل طور پر بے بس دیکھ رہے تھے۔ ان کی بوکھلاہٹ کا یہ عالم تھا کہ آئے روز نت نئے پراپیگنڈے ترتیب دیئے جاتے تھے۔ منظم سازش کے ساتھ لوگوں میں ان کا شور بپا کیا جاتا۔ اسلام مخالف اس تحریک کے متحرک افراد اپنے دل بہلانے کی خاطر مختلف قسم کے الزامات گھڑتے رہتے۔ ان کے اس غیض و غضب کا نتیجہ انہیں سوائے شرمندگی اور ذلت کے کچھ نہ ملتا......انوار رسالت کی روشنی ہر طرف پھیلتی ہی جا رہی تھی......ظلمت کدے ہدایت کے نور سے جگمگانے لگے......جہالت کے بادہ خانوں میں ویرانی چھا چکی تھی......اس راہِ یقین میں کھڑے کئے جانیوالے طاقت اور قوت کے پہاڑ تنکوں کی طرح

Marfat.com

اُڑنے لگے...... بزمِ عشق کے نوارد افراد کا جذبہ ءجنوں آزمایا جانے لگا...... ان نفوس کو ہر روز مشقِ ستم بنایا جاتا...... آئے دن نئے مظالم، تشدّد، جبر، بربریت...... اور جدید حربوں کے ساتھ امتحان کی شدید ترین چکیوں میں پسا جاتا...... رگ رگ سے محبت کا لہو نچوڑا جاتا...... وفا کے جذبوں سے سرشار اور عشق و محبت میں مست غلامانِ مصطفیٰ ﷺ ایک ہی دھن میں جس جذبے کا اظہار کر رہے تھے...... اس میں ان ستم شعاروں کیلئے ایک ہی جواب تھا جس کا علاج ان کی سوچ وخیال سے بالاتر تھا...... وہ یہ کہ......

جفا جو عشق میں ہوتی ہے، وہ جفا نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا بھی نہیں

ان کی آوازِ حق اس عزم کی ترجمان تھی......

مرجائیں گے مگر ظالم کی حمایت نہ کریں گے
احرار کبھی ترکِ روایت نہ کریں گے
شب بیت گئی ہے تو گزر جائے گا دن بھی
ہر لحظہ جو گزری ہے شکایت نہ کریں گے

کفر کی طرف سے شورشوں میں ہر روز اضافہ تو ہوتا چلا جارہا تھا مگر مخالفین کو ہر موڑ پر مایوسی کے سوا کچھ نہ ملتا۔ چنانچہ جب حضور رحمت عالم ﷺ کے فرزندوں کا مختلف اوقات میں ان کی ولادت مبارک کے کچھ عرصہ بعد یکے بعد دیگرے وصال ہوا...... اور آخر میں حضرت ابراہیمؑ کی وفات پر اس تحریک کے سرغنہ، دشمنِ رسول عاص بن وائل نے اس بات پر اک نیا طوفان کھڑا کر دیا ...... کہنے لگا، اشاعتِ اسلام چند دنوں کی بات ہے۔ عنقریب اس کا یہ سلسلہ ختم

Marfat.com

ہو جائے گا کیونکہ اس پیغام کے حقیقی وارث حضرت محمد ﷺ کے جانشین یعنی نسبی فرزند اس جہان میں نہ رہے ہیں جو اس پیغام، دین کی تحریک کو دوام بخشتے...... اس نے اپنی بیہودہ زبان میں پیغمبر اسلام ﷺ کو ''ابتر'' کہنا شروع کر دیا۔ بے اولاد ہونے کا یہ طعنہ......اور اس کیلئے استعمال ہونے والے نو کیلے الفاظ جہاں رحمت عالمیان ﷺ اور آپ کے وفا کیش غلاموں کیلئے باعثِ اذیت تھے...... وہاں بارگاہِ خداوند کریم میں بھی ناگوار ٹھہرے......پس مخالفین رسول کی طرف سے دیئے جانے والے اس الزام کی مذمت میں قرآن مقدس کی سورۃ کوثر کا نزول ہوا جس کے معنی و مفہوم کی روشنی میں یہ اعلان کیا گیا کہ......اے میرے پیارے محبوب کے مخالفو!......تم نے غلط اندازہ لگایا ہے......میں نے اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اولاد پاک کی کثرت......'الکوثر'......کی صورت میں عطا فرما دی ہے......اور اس کثرت کا شمار انسانیت کے عقل و فہم سے بہت بلند ہے۔

ارباب علم سے یہ امر مخفی نہ ہے کہ کسی چیز کی کمی کا اظہار لغتِ عرب میں لفظ......'قلیل'......سے ہوتا ہے۔ جب انسان کسی چیز کو اپنے پیمانۂ عقل اور علم سے ناپتا ہے تو اس کی قلت کا احساس کرتے ہوئے اسے قلیل کہہ دیتا ہے...... خالق و مخلوق کی قلت میں اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ ایک بندے اور خدا کے درمیان ہے......آیئے اس بات کو قرآن پاک کے انداز میں دیکھتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے،...... قل متاع الدنیا الا قلیل ......اے حبیب مکرم! آپ فرما دیجئے کہ دنیا کا مال و متاع ہے مگر بہت تھوڑا......یہاں پر دنیا کے مال و اسباب کے متعلق رب العلمین فرما رہا ہے کہ......جس کی تعداد کا

تعین اور ادراک عقل انسانی آج تک نہ کر سکی ...... دنیا جب سے بنی ہے اس وقت سے تا روز قیامت اس کے ظاہری و مخفی خزانوں کو کوئی شمار کرنا چاہے تو ہرگز ممکن نہ ہے...... بس پروردگار عالم کے نزدیک اس دنیا کی مقدار تھوڑی (قلیل) سی ہے...... دیکھنا یہ ہے کہ جس پروردگار کے نزدیک قلت کا یہ عالم ہے اس کے ہاں ...... کثیر ...... کثرت ...... اکثر اور ...... کوثر ...... کے بعد ...... الکوثر ...... کی صورت میں عطا فرمائی جانیوالی 'کثرتوں' کا اندازہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟

یقیناً یہاں اولادِ رسولِ پاک ﷺ کیلئے 'الکوثر' ...... سے ان کی کثرت کا بیان ایک معجزہ ہے جس کے سامنے انسانی عقل عاجز و بے بس ہے ...... اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اس کا ظہور بھی ایک الگ معجزہ ہے ...... ہاں معجزے کا اظہار تب ہی ہوتا ہے جب محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کیلئے خالق اپنا قانون بدل دیتا ہے ۔ جیسے انگلی کے اشارے سے سورج کا واپس لوٹ آنا ...... پتھروں ...... پہاڑوں ...... میدانوں کی بجائے انگلیوں سے چشموں کا جاری ہو جانا ...... کنکروں کا گواہی کی خاطر بول اٹھنا ...... درختوں کا اطاعت میں چلے آنا ...... ہزاروں کی تعداد میں عقل انسانی کو عاجز کر دینے والے واقعات ...... معجزات سید المرسلین ﷺ کی سیرت مبارک کا روشن باب ہیں ۔ اسی طرح ...... باپ کی اولاد ہمیشہ بیٹوں کی صلب میں ہوتی ہے ...... یہی قانونِ قدرت ہے ...... مگر حضور سید عالم ﷺ کی خاطر اس قانون کو بدل ڈالا ...... آپ کی اولاد کو ...... آپ کی بیٹی حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے وجودِ اقدس سے پیدا فرمایا گیا ۔ باقی معجزات کی طرح ...... یہ بھی آپ ﷺ کا عظیم معجزہ تا

Marfat.com

قیام قیامت قائم ہے۔آپ کی نسلِ پاک...... اہلِ جہاں کیلئے باعثِ امان بھی ہے اور باعثِ رحمت بھی...... اس کا وجود...... نجات بھی ہے اور نور بھی...... بقول اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ:

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا　　　تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

چنانچہ سورۃ کوثر، جس کے اندر بے شمار دنیا و آخرت کے انعامات کی کثرت کا بیان موجود ہے، اپنے نزول کے اعتبار سے اسے دیکھا جائے تو ......'ابتر'...... کا جواب 'الکوثر' دیا گیا ہے تو اس سے مراد حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا ہی وجودِ اقدس ہے گویا کہ یہ لقب ہے اس مخدومہء پاک کا۔

قارئین! زیرِ نظر تصنیفِ لطیف 'خزینۂ سادات' بھی اسی عنوان کی تشریح و توضیح ہے جس کے اندر حضرت سیدہ کائنات، اُم الحسنینؓ، خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولادِ پاک کے نسبِ اقدس کی طہارت کا بیان انتہائی اعلیٰ پیرائے میں کیا گیا ہے۔ کیونکہ نسبِ زہرا پاک ہی نسبِ رسول ﷺ ہے ...... جس کی اہمیت کیلئے فرامینِ رسالت مآب کی کثرت کتب احادیث میں موجود ہے۔ ہر دور کے علمائے حق نے اس کی اہمیت اور عظمت کو کسی طور بھی فراموش نہ کیا ہے...... اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اپنی تصنیف...... 'اِراءۃ الادب لفاضل النسب'...... میں حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام اور ان کے والد گرامی سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت نقل فرماتے ہیں جس کو دیلمی نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، وہ یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ...... ''اتانی جبریل...... میرے پاس جبریلِ امیں حاضر ہوئے...... فقال یا محمد ان

Marfat.com

اللّٰہ بعثنی فطفت شرق الارض و غاربھا و سھلھا و جبلھا فلم اجد حیا خیرا من العرب......اور مجھ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا، میں زمین کے شرق وغرب، پہاڑوں اور میدانوں ہر حصے میں پھرا۔ کوئی قبیلہ میں نے عرب سے بہتر نہ پایا......ثم امرنی فطفت فی العرب فلن اجد حیا خیرامن مضر ......پھر مجھے حکم دیا گیا، میں نے تمام عرب کا دورہ کیا تو کوئی قبیلہ میں نے 'مضر' سے بہتر نہ پایا...... ثم امرنی فطفت فی مضر فلم اجد حیاخیرامن کنانہ......پھر مجھے حکم ہوا، فرمایا میں نے 'مضر' میں تلاش کیا تو کوئی قبیلہ 'کنانہ' سے بہتر نہ پایا......ثم امرنی فطفت فی کنانہ فلم اجدحیاخیرامن قریش ......پھر مجھے حکم ہوا......فرمایا میں نے کنانہ میں گشت کیا، کوئی قبیلہ میں نے قریش سے بہتر نہ پایا ...... ثم امرنی فطفت فی قریش فلم اجد حیاخیرامن بنی ھاشم ...... پھر مجھے حکم ہوا، میں قریش میں پھرا، میں نے کوئی قبیلہ بنی ہاشم سے بہتر نہ پایا......ثم امرنی اخترا انفسھم فلم اجد فیھا نفسا خیرامن نفسک......پھر مجھے حکم ملا کہ سب میں بہتر نفس (وجود) تلاش کروں تو کوئی جان حضور ﷺ کی جان سے بہتر نہ پائی۔

مذکورہ فرمانِ رسالت سے آپؐ کے نسبِ اقدس کی اہمیت وعظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جہاں تک اس کے فوائد وثمرات کا بیان ہے اس کی وضاحت کیلئے بھی اسی کتاب کے اندر نبی کریم ﷺ نے اپنے منبر شریف پر اس کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے......ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع کل سبب و نسب تنقطع الا سبب و نسبی و انا موصولہ فی

الدنیا والآخرة...... فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ جوگمان کرتے ہیں کہ میری قرابت (رشتہ داری) نفع نہ دیگی ہر نسب اور سبب قیامت کے روز منقطع ہو جائیگا مگر میرا نسب اور سبب دنیا و آخرت میں قائم رہے گا۔

طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا...... ان اللّٰه غیر معذبك ولا ولدك...... بے شک ...... اے فاطمہ! اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا اور نہ تیری اولاد کو۔ (اراۃ الادب لفاضل النسب......از فاضل بریلوی رحمہ اللہ)

علامہ ابنِ حجر مکی فرماتے ہیں کہ دیلمی نے مرفوع حدیث بیان کی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا...... میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ اس لیے رکھا ہے ...... لان اللّٰه فطمها و محبها عن النار...... کہ اللہ تعالیٰ نے اسے (یعنی فاطمہ) اور اس کے ساتھ عقیدت رکھنے والوں کو آگ سے چھڑا دیا ہے۔

اہل سنت کے ہاں عقیدتوں اور محبتوں کے گلستاں دلوں کے اندر مہکتے ہیں، نسب رسول ﷺ ہی ہمارے نزدیک سب سے زیادہ محترم ہے۔ ہم ازواجِ رسولؐ جو امہات المومنینؓ ہیں کے متعلق بھی محبت کے پاکیزہ جذبات اور عقیدت و نیازمندی کا تعلق رکھتے ہیں اور انہیں بھی اہلبیتِ نبوت کا حسن تسلیم کرتے ہیں۔ اسی طرح بنات رسول ﷺ کی شان بھی برحق ہے بلکہ ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ......

قرآن میں ازواج نبوی، امت کی مقدس مائیں ہیں
ازواجؓ و بناتؓ سرآنکھوں پر، شان زہرا سبحان اللہ

Marfat.com

ہاں اس جداخصوصیت کا انکار نا ممکن ہے کہ نسبِ رسولؐ کے امین اولاد زہرا پاک میں سے حضرات حسنین کریمین علیہما السلام ہی ٹھہرے اور آگے ان کی اولادِ اطہار میں سے آئمہ طاہرین اور علمائے اُمت کی کثیر تعداد نے اُمت کی رہنمائی اور ہدایت کا فریضہ انجام دیا۔ چار دانگ عالم میں ہر قسم کے حالات سے نبرد آزما ہو کر اعلائے کلمۃ الحق کا بیڑا اٹھائے رکھا اور آج تک شریعت و طریقت اور معرفت و حقیقت کے فیضان کا سر چشمہ انہی کے نفوس قدسیہ ہیں ...... بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں جو مقامِ قرب حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام اور حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام اور ان کے والد گرامی سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ، اور ان کی والدہ محترمہ سیدہ کائنات زہرا بتول سلام اللہ علیہا کو حاصل ہوا وہ کسی اور کا حصہ نہ ہے۔ یہ وہ راز ہے جس کو اصحاب رسول کریم رضوان اللہ علیہم اجمعین خوب جانتے تھے، چنانچہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ خلیفہ اول کا فرمان ہے کہ ......ارقبوا محمدا فی اھلبیتہ...... اے مسلمانو! نبی کریم ﷺ کے اہلبیت کے معاملہ میں آنحضرت ﷺ کا لحاظ و احترام ملحوظ رکھو......اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنی قرابت سے آپ ﷺ کی قرابت زیادہ عزیز ہے۔

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الشفاء میں لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرات حسنین پاکؑ کو احترام و محبت سے اپنے کندھوں پر اٹھایا کرتے تھے...... تاریخ اسلام کی کتب شاہد ہیں کہ خلیفہ دوئم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ہمیشہ آپ ﷺ کے ساتھ رشتہ قرب و بعد کے لحاظ سے وظائف مقرر فرماتے ...... چنانچہ سب سے پہلے بنی ہاشم اور ان میں سے

Marfat.com

حضرت علی، حضرت عباس (رضی اللہ عنہما) کو مقدم رکھتے۔ سب سے زیادہ وظائف اصحاب بدر کے مقرر ہوئے اگرچہ حسنین کریمین علیہما السلام ان میں سے نہ تھے مگر حضور ﷺ سے قرابت کی بنا پر اضافہ فرماتے تھے۔ ایک موقع ایسا بھی آیا کہ آپ کے اپنے فرزند حضرت عبداللہؓ نے جو اصحاب بدر میں سے تھے، یہ دریافت کیا تو اس سے متعلق فرمایا کہ حسنین پاک کی والدہ ماجدہ جیسی والدہ...... ان کے باپ جیسا باپ...... اور ان کے نانا جیسا نانا لاؤ اور پھر ہمسری کا دعویٰ کرو۔

...... 'نور الابصار' میں ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے پوتے حضرت عبداللہؓ کسی کام سے خلیفہ وقت حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس گئے تو خلیفہ نے عرض کیا کہ اگر آپ حضرات کو کوئی کام ہو تو مجھے رقعہ لکھ بھیجا کرو، مجھے خدا اور رسول ﷺ سے شرم آتی ہے کہ آپ میرے پاس کوئی حاجت لے کر آئیں۔

سیوطی رحمہ اللہ نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو خلیفہ منصور عباسی نے کسی وجہ سے قید میں ڈال کر زہر دلوایا تھا کہ انہوں نے حضرت سید محمد نفس ذکیہ حسنیؓ کے حق میں عباسیوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اور چار ہزار دینار بطور نذرانہ پیش فرما کر عریضہ لکھا کہ اگر کچھ لوگوں کی امانتیں میرے پاس قابل واپسی نہ ہوتیں تو ضعیف العمر ہونے کے باوجود جذبہ ء شہادت لیے خود آپ کے ساتھ شریکِ قتال ہوتا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک تقریباً اسی برس تھی۔ علاوہ ازیں آئمہ اہلسنت میں سے امام شافعی رحمہ اللہ کی حب اہلبیت کے واقعات بہت زیادہ مشہور ہیں یہاں تک کہ بعض لوگوں نے آپ پر رافضی ہونیکی تہمت لگائی تھی جس کے جواب میں آپ نے فرمایا تھا،

ان کان رفضاً حب آل محمد

فلیشھد الثقلان انی رافض

اگر آلِ محمد ﷺ کی محبت کا نام رفض ہے تو......جن وانس گواہ رہیں کہ میں یقیناً رافضی ہوں۔''

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیت نبی کو درود وسلام ...... طہارت و پاکیزگی...... حرمتِ صدقہ......اور وجوبِ محبت میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شامل فرمایا ہے اور یہ شرف وفضیلت صرف انہی کا خاصہ ہے۔ دورِ حاضر کے ناصبی و خارجی اپنی بدبختی اور حرماں نصیبی کی وجہ سے ان حقائق سے بالکل منحرف ہو چکے ہیں۔ آج اگر کوئی مصنف آلِ نبیؑ کے مناقب لکھے، کوئی خطیب بیان کرے، نعت خواں منقبت پڑھے تو فوراً اسے شیعہ کہہ دیتے ہیں۔ نسبِ رسول ﷺ کی اہمیت وعظمت سے یہ ظالم بالکل بے خبر ہو چکے ہیں...... دورِ جدید کے فتنوں میں سے ایک المیہ یہ بھی ہے کہ آئے روز لوگوں نے خود کو سید کہلوانا شروع کر دیا ہے۔ ان میں سے اکثر و بیشتر وہ لوگ ہیں جن کا تعلق کسی خانقاہ سے تھا، علم و عمل سے کورا ہونے کے سبب عزت و شہرت کی ہوس نے ان سے یہ جرم سرزد کرایا کہ پیسے کے زور پر بے ڈھنگے قسم کے ناعاقبت اندیش مولوی نما لوگوں سے اپنی سیادت کے جھوٹے شجرے پڑھوانا شروع کر دیئے۔ اگرچہ ان کی عزت میں اضافہ تو نہ ہو سکا البتہ یہ بات اٹل ہے کہ خود تو مستحق لعنت بنے جبکہ اپنے ساتھ بے شمار واعظین کو بھی اپنے دائرہ عتاب میں شامل کر چکے ہیں۔

علامہ صاحبزادہ پیر سید سعید الحسن گیلانی ان تمام امور سے باخبر ہیں یہی وجہ ہے کہ نسبِ رسول ﷺ کی اہمیت اور آلِ زہراء کے مقام ومرتبت سے آشنائی

Marfat.com

کی خاطر متحرک ہو گئے۔ وہ ایسے لوگوں سے بیزار ہیں جن کے وجود سے عقیدوں میں تعفن پھیل رہا ہے۔ وہ خوش عقیدہ خطیب ہیں ...... صاحب سجادہ ہیں ...... نجیب الطرفین سید ہیں ...... محبوب سبحانی حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ، کی اولاد پاک سے نسبی تعلق کی بناء پر اپنے اندر ایمانی غیرت کا بے پناہ جذبہ رکھتے ہیں۔ اس تصنیف میں انہوں نے جا بجا عترتِ زہراء کے مقام و مرتبت سے آگاہی کرائی ہے اور ساتھ دشمنانِ آلِ پیغمبرؐ کے مکر و فریب سے پھیلنے والے تباہ کن نظریات کی نشاندہی بھی فرمائی ہے۔ ان کی تحریر میں جہاں تحقیق و تدقیق کا اہتمام نظر آتا ہے وہاں بے پناہ محبت کی فراوانی بھی پائی جاتی ہے۔

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد دل سے بے ساختہ ان کیلئے جہاں داد و تحسین کے خوبصورت لفظ دل کی صدا بن کر نکلیں گے وہاں یقیناً ان کے وہ احباب جو ان کے امور اشاعت میں معاون و مددگار رہے، اہل محبت کی دعاؤں کے مستحق ٹھہریں گے۔ ان کے حلقہ احباب میں نمایاں طور پر قابل ذکر مخلصین میں سے چوہدری ناصر چھپر ہیں جو سابق چیئرمین بلدیہ کھاریاں چوہدری غلام محمد مرحوم کے صاحبزادے ہیں، ان کے والد گرامی ایک قد آور سماجی و سیاسی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ دینی حلقوں میں بھی بڑی احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، چوہدری ناصر بھی اپنے والد مرحوم کے ہر اک مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ والد گرامی کے انداز میں خدمتِ خلق اور خدمتِ دین کے ساتھ سادات سے سچی عقیدت رکھتے ہیں۔ پروردگار ان کو کامیابیوں سے نوازے (آمین)

شاہ صاحب قبلہ کے ایک ہمدم چوہدری خادم حسین (مجاہد کالونی کھاریاں) بھی ہیں جو صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت ہیں۔ موصوف اپنے

Marfat.com

مسلک (حقہ بریلوی) کا درد اور اس سے محبت کا پورا گلستاں اپنے سینہ میں بسائے ہوئے ہیں اور اس کی خاطر ہر قسم کی قربانی اور ایثار کے جذبہ سے سرشار ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ علم اور علماء سے عقیدت رکھتے ہیں، خدا ان کو اس راہِ وفا میں استقامت سے نوازے۔

پیر سعید الحسن گیلانی نے اپنی خطابت کا ایک عرصہ لالہ موسیٰ کے نواحی گاؤں ٹلہ شریف میں گزارا ہے۔ اس نگر کے تمام بچے بوڑھے مرد و زن آپ سے نیازمندی اور محبت رکھتے ہیں۔ ان میں سے حاجی محمد اصغر علی بٹ کا تذکرہ نمایاں ہے جو ان کے دوستوں میں وفا کی ایک منفرد مثال ہیں، اسی طرح حاجی احمد خان (مرحوم و مغفور) کے صاحبزادگان چوہدری افتخار احمد ناظم و چوہدری مختار احمد سابق ممبر ضلع کونسل، اولادِ رسول ﷺ سے محبت کے کئی مظاہر پیش کیے جن کی مثال ملنا محال ہے۔ یہ حضرات ہمیشہ محترم شاہ صاحب کے دست و بازو رہے ہیں، نیز کٹھانہ برادری (ڈلہ) سے تعلق رکھنے والے چوہدری مہدی خان ولد فضل کریم بھی ان کے باوفا دوستوں کی فہرست میں شامل ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ کریم شاہ صاحب کو صحت و تندرسی کے ساتھ عمرِ خضر عطاء فرمائے، ان کے خاندان اور مخلص دوستوں کو اس مقدس مشن میں استقامت عطاء فرمائے (آمین بحرمتِ سید المرسلین)

والسلام مع الاکرام

(ظفر اقبال فاروقی)

۱۳ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

(بروز اتوار)

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بلند تر ہے ازل سے مقامِ آلِ رسولؐ
رہے گا تا بہ ابد احتشامِ آلِ رسولؐ
کھلا یہ راز، زمانے پر اَنْتَ فِیْهِمْ سے
بشکلِ نُور نبیؐ ہے دوامِ آلِ رسولؐ

جب اسلام کی دعوت و تبلیغ کا آغاز ہُوا تو کفّار و مشرکین روز بروز اس کی بڑھتی ہوئی قوت کو دیکھ کر بوکھلا گئے اور بانیٔ اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے جانثاروں کے ساتھ انسانیت سوز روّیوں' غیر اخلاقی سازشوں کے ذریعہ پیغام ہدایت کو روکنے کے لیے تمام تر ہتھکنڈے استعمال کرنے لگے۔ اُن کے غیظ و غضب کی آگ اُنہیں رات دن پیغام توحید و رسالت کے خلاف متحرک کیے ہوئے تھی مگر دوسری طرف عزم نبوت اور اس کی اتباع و اطاعت میں جذبۂ جانفروشی کے ساتھ ہر قسم کی باطل قوت کو شکستِ فاش دینے کا عہد کیے حق و صداقت کے راہی منزل کی طرف گامزن تھے۔ ایسے حالات میں کفار و مشرکین نے اپنے پُر از شقاوت دلوں میں اُس وقت سکون محسوس کیا جب حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وصال فرما گئے۔ اس موقع پر اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو 'اَبتَر' کہنا شروع کردیا اُن کا یہ گمانِ باطل تھا کہ رسولِ خدا علیہ التحیۃ و

Marfat.com

الثناء کی نرینہ اولاد نہیں رہی جو کہ ان کے قائم مقام ہو اور ان کے مقدس مشن کو آگے جاری رکھ سکے ، لہٰذا دشمنانِ اسلام یہ سمجھے کہ یہ سلسلہ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکے گا اور ان کے دین کی ترویج و اشاعت بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ کفار و مشرکین کی ایسی لغو اور بیہودہ سوچ کا تذکرہ احادیث اور تاریخ سمیت مختلف تفاسیر میں موجود ہے۔

''اَبْتَر'' اسے کہتے ہیں جو منقطع النسل ہو یعنی جس کی آگے نسل نہ چل سکے ، چنانچہ مشرکینِ مکہ اور کفار کی جانب سے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو منقطع النسل ہونے کا طعنہ دیئے جانے کو غیرتِ خداوندی نے گوارا نہ کیا اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تشفی و تسلی دینے کیلئے اور مشرکین کے نجس اور باطل خیال کے رد کیلئے اللہ کریم نے سورۃ کوثر کا نزول فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ②

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ③

(بیشک ہم نے اے محبوب ﷺ آپ کو کوثر عطا کیا۔ پس اپنے رب کے لیے نماز ادا کریں اور قربانی دیں۔ یقیناً آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان رہے گا۔)

اگر چہ یہ سورہ مبارکہ تین مختصر آیات اور بیالیس حروف کا مجموعہ ہے لیکن یہ معانی و مطالب' لطائف و دقائق اور فصاحت و بلاغت کے

اعتبار سے بحرِ ناپیدا کنار ہے۔ نزولِ قرآن سے اب تک اس کی تفہیم و تفسیر اور تفاصیل میں جو کچھ لکھا اور بیان کیا گیا ہے اُس کا احاطہ ناممکن ہے۔ یہ وہی سورۃ ہے کہ جب قرآن اور صاحبِ قرآن کی صداقت کو چیلنج کیا گیا تو اُس دور کے ماہرینِ علم و ادب 'بلغاءِ عرب' نامور شاعروں اور نثر نگاروں کو اس مختصر ترین سورۃ جیسی سورۃ لکھ لانے کی بار بار دعوت دی گئی لیکن وہ کہ جنہیں اپنی فصاحت و بلاغت پر بڑا غرور تھا، اُن کی ادبی محافل میں سکوت طاری ہو گیا، زبانیں گنگ ہو گئیں۔ گویا کہ

تیرے آگے یوں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

اربابِ فکر و نظر اِس سورہ طیّبہ کے سبب نزول سے یہ اندازہ لگا سکتے ہیں یہاں جس عطائے الٰہی کا بیان ہو رہا ہے وہ الکوثر کے پاکیزہ الفاظ ہیں، جس میں کفار و مشرکین اور معاندین کے گمانِ باطل کی تردید کی جا رہی ہے اور محبوبِ مکرم ﷺ کو یہ خوشخبری دی جا رہی ہے کہ آج آپ کا جو دشمن آپ کو بے اولاد ہونے کا طعنہ دے رہا ہے، اس کی سوچ کا انداز غلط ہے ہم نے تو آپ کو الکوثر کی صورت میں اتنی اولاد عطا فرمائی ہے کہ وہ قیامت تک ختم نہ ہو گی اور انہی کے وجودِ پاک کی برکات سے دینِ متین کی عظیم عمارت کا حسن و جمال ہمیشہ قائم و دائم رہے گا اور فیوضاتِ نبوّت اور کمالاتِ رسالت کا اظہار اِن کے نورانی کردار سے تا قیامت جاری رہے گا۔ انہی کے دم قدم اور مخلصانہ

Marfat.com

کاوشوں اور جہد مسلسل سے شجرِ اسلام کی تروتازگی اور شگفتگی برقرار رہے گی۔ یہ طعنہ زن گستاخ و بے ادب کفار و مشرکین نیست و نبود ہو جائیں گے، کائناتِ ارضی کا کوئی گوشہ ایسا نہ ہوگا جہاں پر آلِ نبی ﷺ کی برکات اور افراد موجود نہ ہوں۔

الکوثر:

سید المفسرین علامہ سیّد محمود آلوسی حنفی بغدادی علیہ الرحمۃ اپنی مشہور زمانہ تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں۔

الکوثر: عَلٰی وَزْنِ فَوْعَل مَاخُوذ مِنَ الْكَثْرَةِ صِيْغَة مُبَالَغَةِ الشَّیْءِ الْكَثِيْرِ كَثْرَةٌ مُفْرِطَةٌ۔

(کوثر: کثرت سے ماخوذ ہے اس کا وزن فوعل ہے جو مبالغہ کا صیغہ ہے اس کا معنی ہے کسی چیز کا اتنا کثیر ہونا کہ اس کا اندازہ نہ لگایا جا سکے)

اس طرح تفسیر قرطبی میں علامہ قرطبی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔

وَالْعربُ تُسَمّی كُلَّ شَيْئٍ كَثِيْرٌ فِی الْعَدَدِ وَالْقَدْرِ وَالْخَطْر كَوثَراً

(یعنی جو چیز تعداد میں، قدر و قیمت میں اور اپنی اہمیت کے لحاظ سے بہت زیادہ ہو اسے کوثر کہتے ہیں)

علاوہ ازیں احادیثِ مبارکہ میں الکوثر سے مراد جنت کی ایک نہر کا بیان بھی موجود ہے جس سے جنت کی تمام نہریں نکلتی ہیں جو اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو عطا فرما دی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس کے کنارے سونے کے ہیں موتیوں اور یاقوت کا فرش بچھا ہوا ہے اس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ لذیذ اور برف سے زیادہ شفاف ہے۔ بعد ازاں حدیث شریف میں حضور نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مَوْعِدَ کُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاَنَا فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا

(میری اور تمہاری ملاقات (بروزِ حشر) مقام موعود حوضِ کوثر ہے اور میں اب اپنے اس مقام پر کھڑا ہونے کے باوجود اس حوض کو دیکھ رہا ہوں)

نہر و حوض برحق

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں نہر کوثر اور حوضِ کوثر کا وجود بالکل برحق ہے لیکن اُمت کے افراد کے لیے اس سے عام استفادہ قیامت کے روز ہی ممکن ہوگا۔ حوضِ کوثر پر قیامت کے دن اور نہر کوثر پر جنت میں داخل ہونے کے بعد آپ ﷺ کے تصرف کا اظہار ہوگا اگرچہ حضور نبی کریم ﷺ کی اس کائناتِ عالم میں جلوہ فرمائی سے قبل اس کو آپ کے لیے مختص فرما کر آپ کی ملکیت میں دے دیا گیا ہے۔

ابتر کا جواب نہر و حوض نہیں:

اس سورۂ مبارکہ کے نزول کا سبب جو بات بنی تھی وہ کفار کی

طرف سے یہ الزام تھا کہ نعوذ باللہ آپ ''ابتر'' ہیں۔ جیسا کہ پہلے بیان ہوا، نسل کے سلسلہ کے منقطع ہو جانے کو ابتر کہتے ہیں یعنی جس شخص کی آگے اولاد نہ چل سکے۔ ظاہر ہے اس طعنہ کا جواب نہر اور حوض نہیں ہو سکتا اگر جواب میں صرف نہر اور حوض ہی کا بیان ہوتا تو طعنہ زنی کا یہ سلسلہ کفار و مشرکین کی طرف سے اور زیادہ زور و شور سے کیا جاتا۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ اس نورانی سورۃ کے نازل ہونے کے بعد آج تک کفار و مشرکین نے کبھی بھی آپ کو منقطع النسل اور بے اولاد ہونے کا طعنہ نہ دیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ الکوثر کے اندر ان کو اِس بات کا جواب مل گیا جس کا وہ واویلا کر رہے تھے۔

الکوثر کا حقیقی مفہوم:

الکوثر کا حقیقی مفہوم آپ ﷺ کو اولادِ پاک کی ایسی کثرت کا عطا ہونا ہے جن کی مساعی جمیلہ و جلیلہ سے تمام اطراف و اکناف میں ہدایت کے چراغ روشن ہوں گے۔ جن کی شجاعت و جرأت اور حق گوئی و بے باکی ساری دنیا کے لیے عظیم مثال ہوگی۔ جن کے جود و سخا اور صبر و حوصلہ سے افتراق و انتشار کا خاتمہ ہوگا۔ اِس کاروانِ مقدس کے جواں ہمت افراد بے دینی، فتنہ پروری، تعصب اور نفرت، بغض و جہالت کے مقابل ایمان و یقین، اخوت و محبت، تقویٰ و طہارت، ہدایت و رحمت، سچائی اور حق گوئی کا قابلِ تقلید نمونہ ثابت ہوں گے۔

Marfat.com

شانِ ختم نبوت:

بظاہر عاص بن وائل کے ساتھ شامل کفار و مشرکین کا شانِ پیغمبر میں گستاخی کرتے ہوئے ''ابتر'' کہنا جس کا ازالہ ایسی صورت میں ممکن تھا جبکہ آپ کی اپنی صلبی نرینہ اولاد باقی رہتی مگر ایسا نہیں ہُوا۔

صلبی اولاد نرینہ باقی نہ رکھنے میں حکمت یہ تھی کہ اگر آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے اور پھر انہیں منصبِ رسالت اور تاجِ نبوت سے سرفراز فرمایا جاتا تو اس طرح خاتم النبیین ﷺ کی شانِ امتیازی یعنی ختم نبوت و رسالت میں فرق آتا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِیْمُ لَکَانَ نَبِیًّا ۲

(اگر میرا یہ لختِ جگر (ابراہیمؑ) زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا)

ایک دوسری روایت میں ہے۔

لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ اِبْرَاهِیْمَ۔ ۳

(اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت ابراہیمؑ نبی ہوتے)

الکوثر کا مصداق:

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوثر کی صورت میں اپنے محبوب ﷺ کو خاتونِ جنت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا جیسی بیٹی عطا فرمائی اور انہی کی اولاد ذُرّیتِ رسول ﷺ ٹھہری۔

☆ ا......بحوالہ کوثر الخیرات صفحہ ۳۰

Marfat.com

خاتونِ جنت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی روایت:

سیدہ کائنات حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ بَنِى أُمٍّ يَنْتَمُونَ إِلَى عَصْبَةٍ إِلَّا وُلْدِ فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُّهُمْ، وَأَنَا عَصْبَتُهُمْ۔(۱)۔

(رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر ماں کی اولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے، سوائے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد کے۔ پس میں ہی اُن کا ولی ہوں اور میں ہی اُن کا نسب ہوں)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت:

حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے

يقول كل بني أُنثى فأن عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمة، فاني أنا عصبتهم وأنا أبوهم۔(۲)

(عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی طرف سے ہوتا ہے سوائے اولاد فاطمہ سلام اللہ علیہا کے کہ میں (محمد رسول اللہ ﷺ) ہی اُن کا نسب اور میں ہی اُن کا باپ ہوں)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور

☆ ۱......المعجم الکبیر (طبرانی) ۳: ۴۴ رقم: ۲۶۳۲ ۱۳ المسند ابو یعلیٰ ۱۲ صفحہ ۱۰۹ فیض القدیر (مناوی) جلد ۵ صفحہ ۱۷ ☆ ۲......المعجم الکبیر (طبرانی) صفحہ ۴۴، فضائل صحابہ (دوم) صفحہ ۶۲۶ مجمع الزوائد (چہارم) صفحہ ۲۲۴۔

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لِکُلِّ بَنِیْ اُمٍّ عَصْبَۃٌ یَنْتَمُوْنَ اِلَیْھِمْ اِلَّا بنی فَاطِمَۃَ فَاَنَا وَلِیُّھُمَا وَ عُصْبَتُھُمَا ۔ ☆

(ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے سوائے فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے بیٹوں کے...... میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب ہوں)

ثابت ہُوا کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی اولاد پاک کا منبع و مصدر اور مخزن اقدس سیدہ کائنات' شہزادیٔ کونین' والدۂ حسنین کریمین حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی ذات اقدس ہے۔

لقب مبارک:

یوں یہ نا قابلِ انکار حقیقت ہے کہ "الکوثر" سیدہ خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کا قرآن مجید میں لقب بیان ہوا ہے جس کے ذریعہ حضور ﷺ کو آپ کی اولاد کی کثرت کا مژدہ سنایا گیا۔

اسم مبارک:

اگرچہ بنتِ رحمۃ للعالمین سیدہ کونین سلام اللہ علیہا کا حقیقی اسم مبارک فاطمہ (سلام اللہ علیہا) ہے جس کا مطلب خود رسول کریم ﷺ نے بیان فرمایا۔ چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی شان ہے۔

☆......مستدرک حاکم جلد سوئم صفحہ ۱۷۹

Marfat.com

اِنَّمَا سُمِّيَتْ بِنْتِي فَاطِمَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ فَطَمَهَا وَ فَطَمَ مُحِبِّيْهَا عَنِ النَّارِ۔ [1]

(بیشک میری بیٹی کا نام فاطمہ (سلام اللہ علیہا) اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ تھلگ کر دیا ہے)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا:

اِنَّ اللّٰه غیرُ معذِّبِكَ وَلَا ولدك [2]

(بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا)

حدیثِ رسول ﷺ شاہد ہے کسی کے گھر میں پیدا ہونے والا بیٹا نعمت خداوندی ہوتا ہے جبکہ بیٹی پروردگار کی رحمت ہوا کرتی ہے۔ یہاں مقام غور وفکر ہے کہ جس ہستی کا وجود ساری کائناتِ ارضی و سماوی کے لیے رحمت ہے اس کے کاشانہ اطہر اور آغوش منور میں فاطمہ سلام اللہ علیہا وجود رحمت کی صورت میں جلوہ گر ہوئیں۔

لقب کیوں اُتارا:

بذریعہ قرآن الکوثر کی صورت آپ کا لقب مبارک اولاد کی کثرت کے اظہار کے لیے اُتارا گیا۔ حقیقی نام اقدس کیوں نہ

☆ ۱......مسند الفردوس دیلمی جلد اول صفحہ ۳۴۶ کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۹

☆ ۲......المعجم الکبیر جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۰، مجمع الزوائد جلد نہم صفحہ ۲۰۲

Marfat.com

اُتارا؟...... وہ اس لیے کہ قرآن کی تلاوت کرنے والے کچھ ایسے بھی ہُوں کے جن کے قُلوب میں بغض وحسد موجزن ہوگا، اس کی تلاوت کرنے والے بہتر (۷۲) گمراہ فرقوں کے لوگ بھی ہوں گے، لہٰذا خدا نے یہ گوارا ہی نہیں کیا کہ کسی بد بخت کی نگاہ اس پاک بی بی کے اسم مبارک پر پڑے۔ بس پروردگار نے الکوثر کے پردے میں آپ سلام اللہ علیہا کا ذکر فرمایا:

نہرِ کوثر یا حوضِ کوثر:

یہ ترکیب لفظی بھی قابلِ غور ہے۔ نہرِ کوثر یا حوضِ کوثر...... مثلاً بیت اللہ عربی اضافت کے ساتھ معنیٰ ہے...... اللہ کا گھر، کتاب اللہ یعنی اللہ کی کتاب' اُردو ترکیب میں نہر کوثر معنیٰ ہے کوثر کی نہر۔ اِسی طرح حوضِ کوثر معنی بنے گا کوثر کا حوض۔ جبکہ کوثر لقب ہے خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کا تو معنیٰ ہوا...... خاتونِ جنت کی نہر...... حوضِ کوثر، بنتِ رسول کا حوض۔ یعنی یہ زہراء پاک سلام اللہ علیہا کی ملکیت کے لیے استعمال ہوا کہ تا کہ ہر صاحب ایمان پر یہ واضح ہو جائے کہ حشر میں آنے والے ہر ایک کی پیاس اگر کسی گھاٹ پہ جا کر بجھے گی تو وہ گھاٹ، وہ حوض، حوضِ کوثر، ہے جو حسنین پاک رضوان اللہ علیہم کی پیاری اماں جان، خاتون جنت سلام اللہ علیہا کی جاگیر اور ملکیت ہے۔ شدتِ پیاس اور گرمی محشر سے ستائے ہوئے اِس حوض کے جام پی کر سکون کی لذت محسوس کریں گے۔ یہی تو راز ہے جس کی وجہ سے روزِ قیامت یہ جام پلانے کا فریضہ

Marfat.com

صرف اور صرف خاندانِ زہراء سلام اللہ علیہا کے سپرد ہوگا۔ احادیث شاہد ہیں کہ یہ جام پلانے والے ساقی کوثر جناب محمد الرسول اللہ ﷺ ہوں گے جو والدِ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں اور مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ ہونگے جو شوہر نامدار جنابہ زہرا سلام اللہ علیہا ہیں، حسنؑ و حسینؑ اور اُن کی آلِ اطہار کے افراد یعنی اولاد زہرا سلام اللہ علیہا اِس منصب جلیلہ پر فائز ہوگی۔ اِس لیے پروردگار نے پُوری اُمت کو یہ پیغام اپنے محبوب کی زبانِ حق سے پہنچایا اور اُس کی اُجرت کی ادائیگی ہر ایک کے ذمہ اِس انداز سے لگائی گئی ارشاد ہوتا ہے،

قُلْ لَّاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى

(پیارے محبوب ﷺ آپ اعلان فرماتے رہیں کہ تم سے اِس پر کچھ اُجرت طلب نہیں کرتا مگر وہ یہ کہ بس مجھے اپنے اقرباء/ اہلبیت اطہار کی مودّت چاہیے)

جس امر پر موّدت کا مطالبہ ہوا وہ بروزِ حشر ساقیٔ کوثر کے دستِ اقدس سے جامِ کوثر اور شفاعت کے بدلے میں قربیٰ کی موّدت ہے اور "قُربیٰ" لغتِ عرب میں یہ صیغہ واحد مونث کے لیے استعمال ہوتا ہے اِس صورت میں اِس سے مراد طاہرہَ کائنات بنتِ رسولِ خدا ﷺ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی ذات گرامی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان نفوس قدسیہ کی مودت بارے کہا گیا جن کا محور و مرکز شہزادیٔ کونین سیدہ اُم الحسنین سلام اللہ علیہا کی ذاتِ پاک ہے۔

Marfat.com

اِسی منبع و مرکز کی نسبت علامہ اقبال علیہ الرحمۃ یوں فرماتے ہیں،

مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق
مادرِ آں قافلہء سالارِ عشق

یعنی آپ مرکزِ پرکارِ عشق یعنی امام حسن اور قافلہ سالارِ عشق امام حسین (علیہم السلام) کی والدہ ماجدہ ہیں۔ اور یہ انہی کی اولاد ہیں، جن کے ساتھ رشتہ محبت، موّدت، عقیدت قائم رکھنا اور ان کے حق کو پہچاننا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ روز قیامت موّدت کی ادائیگی کے متعلق بازپُرس کی جائے گی۔ یہ وُہ گھر ہے کہ دُنیا و آخرت میں جس کی پناہ میں امان ہے۔ فاضلِ بریلوی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اس صورت میں یوں ترجمانی فرماتے ہیں،

آج لے اُن کی پناہ، آج مدد مانگ اُن سے
کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

شکر ادا کرو:

اس سے اگلی آیت بھی شانِ زہراء پاک سلام اللہ علیہا کی ترجمان ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ کو اس انعام پر شکر بجالانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾

(پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھتے رہیں اور قربانی ادا فرماتے رہیں)

Marfat.com

سیاق وسباق کی روشنی میں یہاں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اولاد پاک کی کثرت کی بشارت دیتے ہوئے اس کے مصدرِ مبیں اور مخزنِ حسیں، ملکہ فردسِ بریں، نورِ چشم رحمۃ للعالمین، سیدۃُ النساء العالمین سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے وجودِ اطہر کی عطا پر بطور شکر نماز اور قربانی کی ادائیگی کا حکم دے رہا ہے۔

کتنا بلند و بالا ہے مقامِ زہراء سلام اللہ علیہا کہ جن کی کاشانہ نبوت میں آمد کے لیے خود پروردگار اپنے محبوب کو تحدیثِ نعمت کے لیے بندگی کا یہ انداز سیکھا رہا ہے۔ جس ہستی اقدس کا حق سید عالم ﷺ پر اس قدر ہے' کائناتِ ارضی و سماوی پر پھر اُس کے احسانات عالیہ کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟ کائنات کا ذرہ ذرہ اس مخدومہء اُمت کے احسانات کا مقروض ہے۔ اب بھلا کوئی صاحبِ ایمان و یقیں ایسا بھی ہوسکتا ہے جو حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی کو متاعِ ایمان جان کر بھی جنابِ زہراءؑ اور اولادِ زہراء سلام اللہ علیہا کی قدر و منزلت سے آگاہ نہ ہو...... نہیں' ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔ ہاں اُن کے مرتبہ و مقام کو وہی بد بخت نظر انداز کرے گا جس کا سینہ دولتِ ایمان سے بالکل خالی ہو جس کے کان حق و صداقت کا پیغام سُننے کی قوت کھو چکے ہوں' جس کی آنکھوں پر تعصب و عناد کے دبیز پردوں کی تہہ جم گئی ہو۔ اس کی سوچوں کی دُنیا پر ابلیسِ لعین کا پہرہ ہو۔ اہل ایماں کے دلوں کے نہاں خانوں میں تو مخدومہ کونین سلام اللہ علیہا کی عقیدتوں کے گلشن کھلے ہُوئے ہیں اور وہ اپنے پیارے بابا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت پر بے پناہ احسان فرمانے والی مخدومہ کی عظمتوں کو سلام پیش کرتے رہیں گے۔

چار سو پھیلی ہوئی ہے روشنی ہی روشنی
فیض ہے دُنیا میں جلوہ گر بتولِ پاکؑ کا
ہو گیا اُمت پہ قرباں گھر بتولِ پاکؑ کا
کس قدر احسان ہے ہم پر بتول پاکؑ کا (خضرؔ)

مٹ گئے دشمن تیرے:

آخر میں کفار و مشرکین کے گمانِ باطلہ کی تردید کرتے ہُوئے اُنہیں اُن کے بھیانک انجام سے بھی خبردار کیا جا رہا ہے جو اُس وقت محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی شمع حیات کے بجھنے کا بڑی بے قراری سے انتظار کر رہے تھے اُن کے منقطع النسل ہُونے کی یقینی پشین گوئی کے ساتھ اُن کو تاریک مستقبل کا نوشتہ پڑھایا جا رہا ہے۔ اعلانِ حق کے ذریعہ اُن پر واضح کر دیا گیا کہ تمہارا یہ خیال ہے میرے محبوب کی اولادِ نرینہ نہ ہونے کی صورت میں بحرِ رحمت کی موجوں میں سکوت طاری ہو جائے گا پھر کفر و شرک اور ظلم و بربریت کے طوفانِ بدتمیزی کا راستہ کوئی نہ روک سکے گا لیکن...... تم نے یہ غلط اندازہ لگا لیا ہے کہ آج فرزندانِ توحید و رسالت کا پُرعزم کارواں جس نے چار دانگِ عالم میں پھیلے تمہارے طاغوتی ظلمت کدوں کو عشق کی قندیلوں سے روشن کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے، جن کے فولادی سینے سیسہ پلائی دیواروں سے زیادہ مضبوط ہیں

Marfat.com

جن کے جذبوں میں ولولہ عشق، پکار میں حیدری للکار، دلوں کے اندر ایمان اور یقین کی طاقت کا بے پناہ جذبہ موجود ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ یہ پرعزم...... بے ہمت' ان کے بلند ارادے...... پست اور اِن نورِ حق کے چراغوں کی روشنی ماند پڑ جائے گی' نہیں ہرگز نہیں بلکہ،

ع حاشا غلط، غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

سیاہ بخت ظالمو! تم اپنی زندگی کی تاریک راتوں میں شرارِ بولہبی کے سہارے روشنیوں کے خواب دیکھ رہے ہو۔ مردوں میں محمد ﷺ کا کسی مرد کا باپ نہ ہونا تو اُن کی شانِ ختم نبوت ہے۔ جس طرح یہ شان امتیاز و افتخار صرف میرے محبوب ﷺ کا حصہ ہے اِسی طرح میرے حبیب کریم رؤف رحیم کی اولاد کو بھی یہ فضیلت اور امتیازی مقام حاصل ہے کہ وہ بیٹوں کی بجائے بیٹی کی نسل سے ہوگی اور اُس کی کثرت، معجزاتِ نبوت میں سے عظیم معجزہ ثابت ہوگی، ہر روز طلوع ہونے والا آفتاب قیامت تک ان کی عظمت کی گواہی دیتے ہوئے نکلے گا۔ بیٹوں پر فخر کرنے والو! وقت کا انتظار کرو عنقریب تمہاری نسل سے ہونا تو درکنار تمہارے نسب سے خود کو منسوب کرنا بھی باعثِ ذلت و رسوائی سمجھا جائے گا۔

حرماں نصیبو! تم نے میرے محبوب کو ابتر یعنی بے اولاد ہونے کا طعنہ دیا ہے...... دیکھ لینا اس چمنستانِ کرم کی بہاروں اور خوشبوؤں سے دین کا گلشن پُر رونق اور مہکا رہے گا تا قیام قیامت تمہاری اس تدبیر پر میری

Marfat.com

تقدیر مسکراتے ہوئے کہتی رہے گی۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے، جسے روشن خدا کرے

پارۂ نبوت حصہ جسم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت مِسوَر بن مَخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ	فاطمہؓ میرے جسم حصہ ہیں
فَمَنْ اَغْضَبَهَا	جس نے انہیں ناراض کیا
اَغْضَبَنِیْ۔(۱)	اس نے مجھے ناراض کیا۔

اِس حدیث کو بے شمار ائمہ محدثین نے اپنی اپنی شہرہ آفاق کتب احادیث میں نقل کیا ہے۔

بِضْعَةٌ:

بِضْعَةٌ سے کیا مراد ہے آیئے دیکھتے ہیں......مواہب لدُ ینہ میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ بتول پاک سلام اللہ علیہا کو بِضْعَةٌ مِّنِّیْ ......فرمایا ہے......وَالْبِضْعَةُ......اَللَّحْمُ...... اور......بِضْعَةٌ......سے مراد گوشت کا ٹکڑا ہے۔

☆......بخاری شریف جلد سوئم، مسلم شریف جلد سوئم، مستدرک حاکم جلد سوئم صفحہ ۱۷۲

Marfat.com

آئمہ کرام کا استدلال:

امام عبدالرحمٰن بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۱ھ کا استدلال مواہب الدُنیہ میں لکھا ہے،

وَاسْتَدَلَّ بِهِ السُّهَيْلِيْ عَلٰى اَنَّ سَبَّهَا كُفْرٌ (۱)

اس سے امام سہیلی نے استدلال کیا ہے کہ سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا حضور سید عالم ﷺ کے جسم اطہر کا حصہ ہیں' اس لیے آپ کی شان میں گستاخی کرنا کفر ہے۔

امام سبکیؒ کا استدلال:

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں امام سبکی علیہ الرحمۃ کے حوالہ سے لکھتے ہیں،

میگوید کہ پیغمبر خُدا ﷺ...... قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ

فاطمہ گوشت پارۂ من است ...... سبکیؒ استدلال کردہ است

بایں کہ ہر کہ دُشنام کردہ فاطمہ را، کافر شود ۱

(پیغمبر خُدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے، امام سبکی رحمہ اللہ بھی اس سے یہی استدلال کرتے ہیں کہ سیدہ زہراء پاک سلام اللہ علیہا کی ذاتِ اقدس پر دُشنام طرازی کرنے والا کافر ہو جاتا ہے)

☆......مواہب اللدنیہ صفحہ ۲۳۶

اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حکم:

دورِ حاضر کے عظیم دانشور، نقیبِ سادات، ابومسعود سید محمود احمد محدث ہزاروی رحمہ اللہ اِس حدیث کے متعلق یوں رقم طراز ہیں۔...... غایۃ تلخیص المراد بحاشیہ بغیۃ المسترشدین وغیرہ میں ہے۔ اس حدیث کا حکم...... شَامِلٌ لَهَا وَلِاَوْلَادِهَا ...... یہ سیدہ فاطمہؓ اور ان کی تمام اولاد کو شامل ہے...... فَكُلُّ مَنْ يُّشَاهَدُ الْاٰنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهَا بِضْعَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْبُضْعَةِ وَاِنْ تَعَدَّدَتِ الْوَسَائِطُ...... پس تمام جہان میں جو سادات بنی فاطمہ سلام اللہ علیہا پائے جاتے ہیں سید العالمین ﷺ کے اِسی قطعہ سے قطعات ہیں اور اسی جز سے اجزاء ہیں اگرچہ درمیان میں کتنے ہی واسطے کیوں نہ ہوں، حضور ﷺ ہی کے جزوِ بدن ہیں......

فَيَكُوْنُوْنَ بِوَاسِطَتِهَا بِضْعَةٌ مِنْهُ ﷺ

(پس تمام سادات حسنی، حسینی بنی فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنی والدہ کے واسطہ سے حضور نبی کریم ﷺ کے بدن کے جزو ہیں)

عہود و مواثیق و احیاء لادب وغیرہا میں ہے...... قَدْ ثَبَتَ هٰذَا الْحُكْمُ لِفَاطِمَةَ ثُمَّ هُوَ لِذُرِّيَّتِهَا مِنْ بَعْدِهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (۱)

(بے شک جزو رسول ﷺ ہونے کا حکم اور جزو کی ایذا، رنج، خوشی خود حضور

☆...... اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف جلد چہارم صفحہ ۶۸۵

Marfat.com

ﷺ کی ایذا، رنج و راحت ہونے کا حکم فاطمہؓ بنتِ رسول اللہ ﷺ کے حق میں ثابت ہوا اور پھر ان کے بعد وہی حکم جزویت اور رنج و راحت کا ساری اولاد فاطمہؓ سادات کے لیے بھی ثابت ہے تا روزِ قیامت اصلاً کوئی فرق نہیں)

علیؓ نہ ہوتے تو سیّدہؑ کا کفو نہ ہوتا:

نورِ چشمِ رحمۃ اللعالمین، سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کا مقام و مرتبہ ذرا اِس انداز سے بھی ملاحظہ ہو اُم المومنین اُمِّ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے......

قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَولَم یُخلَقُ عَلِیٌّ مَا کَانَ لِفَاطِمَۃَ کُفُوًا عَلٰی وَجہِ الاَرضِ (۱)

(حضور نبی اقدس وانور ﷺ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ کو پیدا نہ کرتا تو روئے زمین پر کوئی انسان بھی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا کفو نہ ہوتا)

☆☆☆☆☆☆

☆ ا.....شرافت سادات از حضرت سید محمود احمد محدث ہزاروی رحمہ اللہ صفحہ ۱۰۸

آسمانِ فضیلت

بنتِ رسولؐ سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا

ہے قصرِ شاہِ ولایت کی عزت و عظمت
سراپا جُود و سخاوت رسولؐ کی بیٹی
جہاں کی ساری خواتین نے اعتراف کیا
ہے آسمانِ فضیلت رسولؐ کی بیٹی

سیدہ کائنات بنتِ رسول اللہ ﷺ فاطمۃ الزّہرا سلام اللہ علیہا کا ذاتی اسمِ مقدس فاطمہؓ ہے لغوی اعتبار سے اس کے فضائل محاسن بے شمار کتب سیرت واحادیث میں موجود ہیں۔ جیسا کہ گزشتہ صفحات میں بیان کیا گیا ہے۔

مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کا ارشاد:

حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہٗ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے خود حضور اقدس ﷺ کی بارگاہِ عالی شان میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنی صاحبزادی کا نام فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کیوں رکھا......؟ سرکار سید عالم حضور نبی اقدس وانور ﷺ نے فرمایا......

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ فَطَمَهَا وَذُرِّيَّتَهَا
عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (☆)

☆......ذخائر العقبیٰ صفحہ ۲۶ مطبوعہ مکتبۃ المکرمہ وبیروت

Marfat.com

(بیشک اللہ تعالیٰ نے فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کی اولاد
کو قیامت کے دِن آگ سے دور کر دیا ہے)

مذکورہ شواہد کی روشنی میں یہ حقیقت کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدہ خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا اور آپ کی اولاد پاک کو قیامت کے دن آگ سے دُور کر دیا ہے اور آپ سے مؤدت رکھنے والے غلاموں اور عقیدت مندوں کو بھی یہ اعزاز بخشا ہے کہ بروزِ حشر اُنہیں آتشِ جہنم سے دُور رکھا جائے گا۔

علاوہ ازیں لغتِ عرب میں فاطمہ کے معنی چھڑانا، روکنا......علیحدہ کرنا......اور دُور کرنا......بھی بیان ہوئے ہیں۔جس کی رُو سے بنتِ رسول سلام اللہ علیہا کل قیامت کے روز اپنی اولاد، اپنے ماننے والوں اور اپنے اسمِ مبارک کی تعظیم کرنے والوں کو اللہ رَبُّ العزت کی بارگاہ میں دُعا کر کے دوزخ سے دُور رکھیں گی......اور اپنی شفاعت سے اپنے محبّین و مخلصین کو عذاب جہنم سے چھڑا کر علیحدہ کر لیں گی......

کرے گی دُور یقیناً دُعائے رحمت سے
خضرؔ کی ساری مصیبت رسولؐ کی بیٹی

بتُول کا مفہوم:

شہزادیء کونین، بنتِ رسول الثقلین ﷺ، اُمّ الحسنین سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بے شمار القابات طیبات میں سے ایک لقب بتُول بھی ہے۔ آیئے اس کے معنیٰ و مفہوم پر غور

Marfat.com

کریں۔ اہلِ لغت کے نزدیک لفظِ بتول...... بَتْـــلٌ سے بنا ہے۔ بتل کے معنیٰ ہیں...... قَطْعُ الشَّیْئَ وَاِبَانُہٗ عَنْ غَیْرِہٖ (کسی چیز کا کسی چیز سے جُدا ہونا یا منفرد ہونا)

دوسرے معنیٰ:

بَتَّلَ...... وَتَبَتَّلَ...... اِنْقَطَعَ عَنِ الدُّنْیَا اِلَی اللّٰہِ......(۱)

یعنی دُنیا سے کاٹ کر اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا۔

تیسرے معنیٰ:

سیدہ پاک خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کی ذاتِ گرامی کو اس لیے بھی بتول کہا گیا ہے،

لِاِنْقِطَاعِھَا عَنْ نِّسَاءِ زَمَانِھَا فَضْلًا وَّدِیْنًا وَّحَسَبًا(۲)

(آپ (سلام اللہ علیہا) اپنے زمانے کی تمام عورتوں سے فضیلت اور دین اور حسب ونسب کے اعتبار سے منفرد ہیں)

درج بالا لغوی تحقیق اور مفہوم کے پیشِ نظر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ لفظ بتول اپنے اندر کس قدر معنوی وسعت رکھتا ہے اور اس کی جامع تشریحات وتفصیلات اہلِ علم وفن کے نزدیک اتنی کثیر تعداد میں بیان ہوئی ہیں، جن کا احاطہ کرنا یہاں ممکن نہیں ہے۔ اِس لفظ کے دامن شرح میں اُن کی ذاتِ اقدس کا بے مثل و بے نظیر ہونا دُنیا سے بے غرض

☆۱......المنجد ☆۲...... الشرف المؤبد لآل محمد ﷺ صفحہ ۱۷۵

Marfat.com

ہو کر اپنے پروردگار کی اطاعت و محبت میں ہمہ وقت مشغول رہنا پایا جاتا ہے، غرضیکہ حسب و نسب اور شرافت میں بھی کوئی اُن کا شریک نہیں۔

زہراء کے معنی:

رسول کریم ﷺ کی پیاری لختِ جگر، سیدہ طاہرہ خاتون جنت سلام اللہ علیہا کا ایک مشہور ترین لقب زہراء ہے۔ آیئے دیکھیں زہراء کسے کہتے ہیں۔ زہراء......نور بکھیرتی کلی کو کہتے ہیں......اور جو عوارضِ زنانہ سے پاک ہو اُسے زہراء کہتے ہیں۔(۱)

علاّمہ یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب **الخصائص الکُبریٰ** کے حوالے سے لکھا ہے......کہ حضور اقدس ﷺ کے خصائص میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ،

اِبْنَتُہٗ فَاطِمَۃُ اَنَّھَا کَانَتْ لَاتَحِیْضُ وَکَانَتْ اِذَا وَلَدَتْ طَھُرَتْ مِنْ نِفَاسِھَا بَعْدَسَاعَۃٍ حَتّٰی لَاتَفُوْتَھَا صَلَاۃٌ وَکَذَالِکَ سُمِّیَتِ الزَّھْرَاءَ (۲)

(آپ ﷺ کی بیٹی فاطمہ (سلام اللہ علیہا) حیض سے پاک تھیں......اور جب ان کے ہاں بچے کی ولادت ہوتی تو وہ نفاس سے ایک ساعت کے بعد پاک ہو جاتیں تھیں، یہاں تک کہ آپ کی کوئی نماز قضا نہ ہوتی

☆۱......کتاب آلِ رسول ﷺ از حضرت پیر سید خضر حسین چشتی مدظلہ' جلد اول صفحہ ۳۳۴

☆۲......الشرف المؤبد لآل محمد ﷺ صفحہ ۷۴،۷۵

اور اِسی وجہ سے آپ کا نام زہراء ہے)

کسی عام عورت کے ہاں جب بچے کی ولادت ہوتی ہے تو چالیس دن نفاس کی میعاد ہے جس میں عورت کو جو ولادت کے بعد خون آتا ہے اُس کی وجہ سے اُسے نماز کی معافی کا حکم دیا گیا ہے اِسی طرح عورتوں کو ایّام حیض میں بھی فریضہ نماز کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ لیکن یہ اعجازِ نبوت ہے کہ خداوند تعالیٰ نے آپ ﷺ کی پیاری بیٹی کو اِن آلائشوں سے منزہ و مبرّا رکھا ہے جس سے سیدۃ النساء العالمین سلام اللہ علیہا کی شان و عظمت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ وہ عظیم المرتبت خاتون ہیں جن کو حضور ﷺ کے وجودِ اطہر سے خاص نسبت حاصل ہے جس کی وجہ سے آپ تمام جہاں کی عورتوں سے افضل و اعلیٰ اور قدر و منزلت میں بلند تر مقام پر فائز ہیں یہاں پر اُن لوگوں کو بھی اپنی روش اور اندازِ بیان پر غور کرنا ہوگا جو سید عالم ﷺ کی ذاتِ اقدس کو اپنے جیسا تصور کرتے ہیں اُنہیں سوچنا ہوگا کہ جس نبی کی بیٹی کی شان کا یہ عالم ہے کہ کوئی اُس کا ہمسر نہیں ہوسکتا تو خود اُن کی اپنی مثل کون ہوسکتا ہے؟ درحقیقت عقائد ونظریات کی تباہی اور بربادی کا بنیادی سبب شانِ رسالت ﷺ سے چشم پوشی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

فضیلت:

علامہ حافظ محبّ الدین احمد بن عبداللہ طبری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القُربیٰ''، میں

Marfat.com

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا:

اَرْبَعُ نِسْوَةٍ سَيِّدَاتُ سَادَاتِ عَالَمِهِنَّ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ بِنْتُ مَزَاحِمٍ وَخُدَيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَّ اَفْضَلُهُنَّ عَالَمًا فَاطِمَةُ ☆

(چار عورتیں اپنے زمانے کی سادات کی سردار ہیں مریم بنتِ عمران، آسیہ بنت مزاحم، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنتِ محمد ﷺ (رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ) اور ان میں سے زمانے کے لحاظ سے سب سے افضل فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں)

شانِ زہراء...... سُبحَانَ اللہ:

اگر چہ علماء و محققین کے درمیان اس بات پر بھی اختلاف رائے موجود ہے کہ اُم المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور...... اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ......اور سیدہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا میں سے کون افضل ہے؟ اور اسی طرح اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ اور اُم المومنین عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہن) کے بارے میں بھی اختلاف موجود ہے کہ ان میں سے افضل کون ہے؟ بعض علماء نے اسی اختلاف کو اِس طرح بیان کرنے کی سعی فرمائی ہے کہ حضور ﷺ کی تمام ازواجِ مطہرات میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت

☆......ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ صفحہ (مطبوعہ مصر)

Marfat.com

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زیادہ فضیلت والی ہیں اور آپ ﷺ کی صاحبزادیوں میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا افضل ہیں اور بعض علماء نے کہا کہ بیوی ہونے کی نسبت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا افضل ہیں اس لیے کہ وہ نبی کی بیوی ہیں ......اور بیٹی ہونے کی نسبت سے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا افضل ہیں، اس لیے کہ وہ رسول خدا ﷺ کی بیٹی ہیں۔ یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول ﷺ کی زوجہ ہیں اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ولی کی زوجہ ہیں......حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نبی کی بیٹی ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ولی کی بیٹی ہیں......اور بعض علماء نے یہ ترتیب بیان کی ہے کہ تمام جہانوں کی عورتوں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا افضل اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضرتِ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا افضل اور حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا بوجوہ افضل ہیں......اور یہی امرِ حق ہے۔ بقولِ شاعر

قرآن میں ازواجِ نبیؐ، اُمت کی مقدس مائیں ہیں
ازواجؓ وبناتؓ سر آنکھوں پر، شانِ زہراء سبحان اللہ

سیدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا فیصلہ:

علامہ یوسف نبہانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الشرف المؤبد لآلِ محمد ﷺ میں لکھا ہے کہ امام طبرانی نے صحیحین (بخاری و مسلم) کی شرط پر صحیح اسناد کے ساتھ یہ روایت بیان کی ہے کہ اُم

المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا......

مَا رَاَیْتُ اَحَدًا قَطُّ اَفضل مِن فَـاطِـمَةَ غَيْـرَ اَبِيْهَـا ☆ : میں نے نہیں دیکھا کسی کو بھی فاطمہؓ سے زیادہ افضل سوائے ان کے والد گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

محققین کی تصریحات:

بہت سے محققین جن میں......علامہ تقی الدین سبکی، امام جلال الدین سیوطی، علامہ بدرالدین زرکشی اور علامہ تقی الدین مقریزی (رحمہم اللہ) شامل ہیں......یوں تصریح فرماتے ہیں......

فَاَفْضَلِيَّتُهَا عَلٰى سَائِرِ النِّسَاءِ حَتّٰى السَّيِّدَةِ مَرْيَمَ : کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا جہان کی تمام عورتوں یہاں تک کہ سیدہ مریم سلام اللہ علیہا سے بھی افضل ہیں۔

جب اسی فضیلت کے متعلق علامہ تقی الدین سبکی علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا ہمارا مختار مذہب جس کے ساتھ ہم اللہ کی اطاعت کرتے ہیں، یہ ہے کہ......

اِنَّ فَـاطِـمَةَ بِـنْـت مُـحَـمَّـدٍ اَفْـضَـلُ : بے شک حضرت فاطمہؓ بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل ہیں

صدیقہ کائنات اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشادِ پاک اور محققین کی تصریح سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ بنتِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا جہاں کی

☆......الشرف المؤبد لآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ ۵۳ (مطبوعہ مصر)

Marfat.com

تمام عورتوں سے افضل ہیں، حتیٰ کہ اُمِ عیسیٰؑ حضرت مریم سلام اللہ علیہا سے بھی افضل ہیں...... محدثین و محققین کا یہ استدلال کہ سیدہ بتول سلام اللہ علیہا امام الانبیاء حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کا ٹکڑا ہیں لہٰذا اس امتیاز کے پیش نظر کسی دیگر خاتون کو سیدہ پر فضیلت نہیں دی جا سکتی اور یہ ایسا نا قابلِ تردید ثبوت ہے جس کی حقیقت کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں، اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رحمہ اللہ کیا خوب فرماتے ہیں،

اس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰؐ
حجلہ آرائے عِفّت پہ لاکھوں سلام

اللہ نے خود روح قبض فرمائی:

حضرت امام شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیر روح البیان میں لکھا ہے،

كَمَا رُوِيَ اَنَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا نَزَلَ عَلَيْهَا مَلَكُ الْمَوْتِ لَمْ تَرْضَ بِقَبْضِهٖ قَبَضَ اللّٰهُ رُوْحَهَا ☆

(جیسا کہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس جناب عزرائیلؑ روح قبض کرنے کیلئے حاضر ہوئے تو آپ اس پر راضی نہ ہوئیں پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو خود قبض فرمایا)

☆......تفسیر روح البیان جلد ہشتم صفحہ ۱۱۴ (مطبوعہ کوئٹہ پاکستان)

بپاسِ پردہ ملک الموت کے انکار کرنے پر
خُدا نے قبض فرمائی تھی خود ہی جان زہراؑ کی

حضرِ ملّت کا تبصرہ:

اِس عنوان کے تحت میں اپنے استادِ محترم، خضرِ ملت پیر سید خضر حسین چشتی کا تبصرہ ہدیہ قارئین کرنا چاہوں گا جو اُنہوں نے اپنی کتاب آلِ رسول ﷺ میں نقل کیا ہے، فرماتے ہیں ''قارئین...... جس ہستی پاک کی روح خود خُداوندِ عالم قبض فرمائے اس کی شانِ اقدس کا کون اندازہ کرسکتا ہے...... اور اس بات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سیدہ جلیلہ کی خواہشات کو اللہ تعالیٰ پورا فرماتا ہے...... اور یہ بھی یاد رہے کہ مخدومہ کونین کی سب سے بڑی خواہش اپنے بابا کی اُمت کی بخشش ہے اور اللہ رب العزت قیامت کے دِن سیدہ کی سفارش پر اپنے آخری رسول ﷺ کی اُمت پر فضل و کرم کی بارش ضرور فرمائے گا''۔ خیال رہے کہ امام حقی نے مذکورہ بالا روایت کو نقل فرمانے کے بعد ولی کامل حضرت ذوالنّون مصری قدس سِرّہٗ العزیز کی ایک دُعا کو نقل فرمایا ہے...... تاکہ خوارج اور دیگر مخالفینِ اولادِ رسولؐ اپنے دل و دماغ سے اُٹھنے والے عناد کے شعلوں کو دبا سکیں۔

حضرت ذوالنّون علیہ الرحمۃ کی دُعا:

حضرت ذوالنّون مصری رحمۃ اللہ علیہ...... اللہ تعالیٰ کی جناب

میں ان الفاظ میں عرض کرتے ہیں،

اِلٰھِیْ لَاتَکِلْنِیْ اِلٰی مَلَکِ الْمَوْتِ وَلٰکِنْ

اِقْبِضْ رُوْحِیْ اَنْتَ

(اے اللہ! مجھے موت کے فرشتے کے حوالے نہ کرنا

بلکہ میری روح خود قبض کرنا)

قارئین کرام!......ایک لمحہ کے لیے کتاب سے نظریں اُٹھا کر اپنے اِردگرد کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ وہ کون لوگ ہیں، جو سیدۂ عالم سلام اللہ علیہا کی شان و مرتبت کو تسلیم کرنے سے گریزاں ہیں۔ اُن کا اندازِ گفتگو، اُن کا رنگِ بیاں کس امر کی غمازی کر رہا ہے؟ یاد رہے کہ اُن کی زبان پر صرف ایک ہی جملہ بار بار آئے گا کہ......دیکھو جی یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اور ان لوگوں کے اس جملہ کے جواب میں ایک حدیث شریف پیش کرتا چلوں، اس اُمید پر کہ:

......شاید کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات!

حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہٗ کا بیان ہے کہ رسولِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بحری جہاد کا ایک شہید خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے......جس کا سر گھوم رہا ہو، وہ ایسا ہی ہے جیسے خشکی کے اندر اپنے خون میں لوٹ رہا

Marfat.com

ہو، ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا ایسا ہی ہے، جیسے خُدا کی راہ میں پُوری دُنیا کا سفر کرنے والا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَّلَ مَلَكَ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْاَرْوَاحِ إِلَّا شَهِيْدَ الْبَحْرِ فَإِنَّهُ يَتَوَلّٰى قَبْضَ اَرْوَاحِهِمْ وَيَغْفِرُ لِشَهِيْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا إِلَّا الدَّيْنَ وَلِشَهِيْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبَ وَالدَّيْنَ ☆

(بیشک اللہ تعالیٰ نے جانوں کے قبض کرنے پر ملک الموت کو مقرر کیا ہے مگر جو شخص دریا میں شہید ہوتا ہے پس اُس کی روح خود اپنے دست قدرت سے نکالتا ہے۔ خشکی پر شہید ہونے والے کے سوائے قرض کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن سمندر میں شہید ہونے والے کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ قرض بھی)

کیوں جناب آیا کچھ سمجھ میں؟......یہی نا کہ سمندروں کی موجوں کے درمیان لڑ کر شہید ہونے والوں کی روحیں اللہ پاک خود اپنے دستِ قدرت سے قبض فرماتا ہے......دریاؤں، سمندروں کے پانیوں میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہونے کا یہ اعزاز قیامت تک کے لیے ہے......سیدّہ عالم سلام اللہ علیہا سے متعلق "قَبَضَ اللّٰهُ رُوْحَهَا" پر اعتراض کرنے والو! مندرجہ بالا حدیث مقدسہ پر بھی ایک نظر ڈالو! اور یہ حدیث اس کتاب میں موجود ہے جو صحاحِ ستہ میں شامل ہے۔ امام حقی نے خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کی فضیلت میں جو روایت

☆......سنن ابن ماجہ شریف باب فضل غزوہ البحر صفحہ ۲۰۴ مطبوعہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی

بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح اپنے دستِ قدرت سے قبض فرمائی اس پر پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں ہے......ابنِ ماجہ کی حدیث اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ولادتِ اقدس:

سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کی ولادت سے مورخین کا اختلاف ہے لیکن صحیح تر قول یہ ہے ......کہ آپ کی ولادت نبوت کے پہلے سال میں ہوئی جبکہ حضور ﷺ کی عمر مبارک اکتالیس سال تھی۔

(حاشیہ بخاری شریف جلد۔اص: ۵۳۲ واتحاف السائل بما لفاطمہ من المناقب والفضائل" ص ۱۴)

وصال شریف:

نُورالابصار میں علامہ شبلنجی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ آپ نے 28 سال کی عمر میں وصال فرمایا...... 3 رمضان المبارک ۱۱ھ آپ سلام اللہ علیہا کی تاریخ وصال مشہور ہے......حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اولادِ اطہار:

خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ بتول سلام اللہ علیہا کے صاحبزادے......

(۱) حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

(۲) حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام شہید کربلا

(۳) حضرت سیدنا محسنؓ (بچپن میں ہی واصل حق ہو گئے)

Marfat.com

صاحبزادیاں:

(۱) سیدہ زینب الصغریٰ سلام اللہ علیہا

(۲) سیدہ اُم کلثوم سلام اللہ علیہا

(۳) سیدہ رقیہ سلام اللہ علیہا (بقول لیث بن سعد آپ بچپن میں قبل از بلوغ انتقال فرما گئیں تھیں۔ بحوالہ: نورالابصار)

☆☆☆☆

Marfat.com

فضائلِ اولادِ بتول سلامُ اللہ علیہا

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زہراءؑ ہے کلی جس میں حسینؑ وحسنؑ پھول

حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے جو قرابت کا شرفِ اہلِ بیتِ رسول ﷺ میں سے سیدۃُ النساءِ العالمین فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا اور اُن کے سرتاج، تاجدار اقلیم ولایت، مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ اور سبطین، طیبین، حضرات حسنین کریمین علیہم السلام کو حاصل ہے اس میں کوئی بھی اُن کی برابری یا ہمسری نہیں کرسکتا، اِس پر قرآنی شواہد موجود ہیں۔ اولاً آیت مباہلہ کو لیجئے ارشاد باری تعالیٰ ہے،

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا
وَنِسَآئَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ

(محبوب ﷺ آپ فرما دیجئے کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو بھی اور تمہارے بیٹوں کو بھی، اپنی عورتوں کو بھی اور تمہاری عورتوں کو بھی، اور ہم اپنی جانوں کو بھی اور تمہاری جانوں کو بھی......)

ابناءِ رسول ﷺ

مفسّرین نے بالاتفاق لکھا ہے کہ جب اس آیتِ مبارکہ کا نزول ہُوا تو اس وقت نجرانی وفد کے مقابل رسولِ کریم ﷺ تشریف لائے۔

فَجَاءَ النَّبِیُّ ﷺ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ

Marfat.com

وَفَاطِمَةَ تَمْشِیْ خَلْفَهٗ وَعَلِیٌّ خَلْفَهَا
وَقَالَ لَهُمْ اِنْ اَنَا دَعَوْتُ فَاٰمِنُوْا (۱)

(رسول اللہ ﷺ نے وفد بنی نجران کے مقابل حسنین کریمین کو ساتھ لیا، فاطمۃ الزہراء آپ کے پیچھے اور ان کے پیچھے حضرت علی المرتضیٰ تشریف لا رہے تھے اور رسول کریم ﷺ ان نفوس پاک سے فرما رہے تھے اگر میں دُعا کروں تو آپ لوگوں ۔۔نے آمین کہنا ہے)

اولاد بتولؑ ذرّیتِ رسول ﷺ

یہی وہ موقع ہے جب رسول کریم ﷺ نے واضح طور پر ابنـآء کی جگہ صرف حضراتِ حسنین کریمین علیہم السلام کو ساتھ لیا اور کسی کو ان کے ساتھ شریک نہ کیا......

وَلِهٰذَا اَهْلُ الْبَیْتِ مُنْحَصِرُوْنَ فِی اَبْنَاءِ الزَّهْرَةِ
وَحْدَهُمْ وَفِی ذُرِّیَّةِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ
وَمِنْهُمَا تَسْتَمِرُّ ذُرِّیَّةُ النَّبِیِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ
لِقَوْلِهٖ...... كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ یَنْقَطِعُ یَوْمَ
الْقِیَامَةِ اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ۔ ☆

(لہٰذا اہلِ بیت رسول ﷺ صرف اور صرف حضرت فاطمۃ الزہراء کی اولاد پاک ہے اور حضرت سیدنا حسنؓ اور حضرت سیدنا حسینؓ کی ذریت سے ہی رسول کریم ﷺ کا خاندان قیامت تک قائم رہے گا آپ کے اِس فرمان

☆......دار قطنی (جلد دوم) جزو ثالث طبع الکبریٰ الامیریہ، المصریہ (قاہرہ)

Marfat.com

کے مطابق کہ ہر نسب اور سبب منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور سبب کے)

چنانچہ ثابت ہوا کہ حسنین پاک علیہم السلام اور اُن کی ذرّیتِ طاہرہ ہی فرزندانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کیونکہ آیتِ مباہلہ کے نزول کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہم السلام کو بطور اپنے بیٹوں کے ساتھ لانے کا عمل ہی اس کا بیّن ثبوت ہے۔ جیسا کہ علامہ سلیمان حنفی قندوزیؒ نے ''ینابیع المودۃ'' میں، علامہ زرقانی المالکیؒ نے ''شرح مواہب اللدُنیہ'' میں، علامہ سمہودی الشافعیؒ نے ''جواہر العقدین'' میں اور شیخ عبدالحق محدّث دہلویؒ نے ''مدارج النبوۃ'' میں اِس مسئلہ کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ فرزندان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلانے کا شرف صرف سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین علیہم السلام اور اُن کی ذُریّت کو حاصل ہے۔

اعجازِ نبوّت:

بالعموم قانون خداوندی یہی ہے کہ سُورج مشرق سے طلوع ہو کر ہمیشہ مغرب میں ہی غروب ہوتا ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں سے آبشاروں کا گرنا پتھروں سے چشموں کا جاری ہونا قدرت کا قانون ہے۔ چاند کا چمک کر راتوں کو روشن کر دینا بھی خُدا کے قانون کے عین مطابق ہے اِسی طرح مرد اور عورت کے خاص تعلق سے اولاد کا جنم لینا اور بیٹوں سے نسل کا آگے بڑھنا بھی قانون کے تحت ہے لیکن انگلی کے اشارے سے

Marfat.com

ڈوبے ہوئے آفتاب کو مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع کر دینا یہ کوئی قانون نہیں، بلکہ نبوّت کا اعجاز ہے۔ انگلیوں سے چشموں کا پھوٹ نکلنا...... لکڑی کو ہاتھ لگا کر روشن کر دینا یہ بھی قانونِ قدرت نہیں، بلکہ اعجازِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ بالکل اسی طرح عام طور پر قانون کا تقاضا یہی ہے کہ آدمی کی نسل اُس کی بیٹی سے نہیں بیٹوں سے آگے چلتی ہے لیکن یہاں قانون نہیں صرف خاصہ نبوت کے لیے قانون بدلا ...... خُدا نے قدرت دکھائی کہ نبی کی نسل بیٹوں کی بجائے بیٹی سے جاری فرما دی جس کو یا تو خُدا کی قدرت کہا جائے گا یا اعجازِ نبوت مانا جائے گا۔ یہ قانونِ اختصاص صرف اولادِ رسولِ کریم ﷺ کے لیے ہے......

آیتِ تطہیر

اُن کی پاکی کا خُدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے،

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (سورہ احزاب آیت ۳۳)

(بیشک اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی ﷺ کے گھر والو کہ تم سے دُور کر دے ہر قسم کی ناپاکی کو اور تمہیں اس (پوری) طرح پاک کر دے جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے)

Marfat.com

اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اکثر مفسرین نے اس آیت مقدسہ کے بارے لکھا ہے کہ یہ آیت مبارکہ ازواجِ مطہرات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ پاک کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

تفسیرِ خازن میں ہے کہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت تشریف لائے اور آپ اس وقت سیاہ بالوں کی ایک دھاری دار چادر اوڑھے ہوئے تھے، پھر آپؐ بیٹھ گئے،

فَاَتَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا فِيْهِ۔ ثُمَّ جَآءَ عَلِیٌّ فَاَدْخَلَهٗ فِيْهِ۔ ثُمَّ جَآءَ الْحَسَنُ فَاَدْخَلَهٗ۔
ثُمَّ جَآءَ الْحُسَيْنُ فَاَدْخَلَهٗ

(حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) تشریف لائیں تو آپؐ نے انہیں چادر مبارکہ میں داخل فرمالیا پھر علی کرم اللہ وجہہ، تشریف لائے ان کو بھی چادر کے اندر داخل فرمایا پھر حضرت حسنؓ حاضر ہوئے تو انہیں بھی چادر میں داخل فرمالیا پھر حضرت حسینؓ آئے تو اُنہیں بھی چادر میں داخل کرلیا)

اور پھر یہ آیت......

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔ ☆

☆...... تفسیر خازن جلد سوئم صفحہ ۴۹۹ مطبوعہ مصر۔

Marfat.com

تلاوت فرمائی۔

اُم المومنین حضرت اُم سلمیٰ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ یہ آیت مبارکہ میرے گھر میں نازل ہوئی جبکہ میں دروازہ کے پاس بیٹھی تھی، میں نے عرض کیا...... یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ کے اہلِ بیت میں سے نہیں ہوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا......

اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ اَنْتِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ (ﷺ)

(یقیناً آپ بھلائی پر اور نبی ﷺ کی ازواج میں سے ہیں)

آپ فرماتی ہیں کہ گھر میں (اُس وقت) رسول کریم ﷺ کے علاوہ علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ موجود تھے تو سیدِ عالم ﷺ نے ان سب کے اوپر چادر ڈال دی اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ
الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا۔

(اے اللہ یہ میرے اہلِ بیت ہیں تو ان سے رجس کو
دور فرما اور انہیں خوب پاک ستھرا فرما دے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے دروازے کے پاس سے نماز فجر کے لیے گزرتے تو بلند آواز سے فرماتے،

☆...... تفسیر خازن جلد سوئم صفحہ ۴۴۹، تفسیر دُرِ منشور جلد پنجم صفحہ ۱۹۸ مطبوعہ بیروت (لبنان)

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ یَا اَھْلَ الْبَیْتِ اَلصَّلٰوۃُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ
عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ ☆

(نماز کا وقت ہے اے اہلِ بیت! نماز پڑھو اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے دور کر دے ہر قسم کی ناپاکی اور تمہیں پوری طرح سے پاک وصاف کر دے۔)

یہ عمل چھ ماہ تک جاری رہا۔ بقول ابنِ عباسؓ یہ معمول سات ماہ تک جاری رہا۔

اہل بیت کون ہیں؟

اِس سلسلہ میں امام بغوی (ابو محمد حسین بن فراء)......علامہ خازن......اور بہت سے دیگر مفسرین کرام کے مطابق......ایک جماعت جن میں صحابی رسول حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ، اور تابعین میں سے حضرت مجاہد اور جناب قتادہ وغیرھم ہیں......فرماتے ہیں کہ اہل بیت سے مراد اہل عبا (چادر والے) یعنی حضرت نبی کریم ﷺ......حضرت علی کرم اللہ وجہہ،......حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا......جناب حسنین کریمین علیہم السلام ہیں، دوسرے گروہ جس میں صحابی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تابعی حضرت عکرمہ ہیں کا موقف یہ ہے کہ اہل بیت سے مراد اُمہات المومنین ہیں۔

علامہ خطیب رحمہ اللہ نے امام بقاعی رحمہ اللہ کے حوالہ سے بتایا کہ

☆...... تفسیر دُرِ منثور جلد۔۵ صفحہ ۱۹۹ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ۔

اہلِ بیت سے مراد وہ تمام حضرات ہیں جو رسول کریم ﷺ سے خصوصی وابستگی رکھتے ہیں......مرد......عورتیں......ازواج مطہرات (امہات المومنین)......کنیزیں اور قریبی رشتہ دار۔ امام ثعلبی فرماتے ہیں کہ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اس سے مراد بنو ہاشم ہیں اور بعض نے بنو عباس، آلِ عقیل......اور دیگر (جن پر صدقہ حرام ہے) سب کو مراد لیا ہے لیکن جمہور علماء کا یہ فیصلہ ہے کہ اس سے ازواجِ رسول ﷺ اور اولادِ رسول ﷺ مراد ہیں یعنی تمام اُمہات المومنین رضوان اللہ علیہن......مولا علی کرم اللہ وجہہ،......سیدہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا......حضراتِ حسنین پاک علیہم السلام۔

(ماخوذ از الشرفُ المؤبد لآلِ محمد ﷺ)

یہ امر یقینی ہے کہ مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ،......سیدہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا اور حسنِ مجتبیٰ اور سرکار حسین شہید کربلا علیہم السلام بہر حال اہلِ بیت میں شامل ہیں۔

فیصلہ:

ان تمام روایات کی روشنی میں ہم اہلِ بیت کی تین اقسام بتا سکتے ہیں۔

نسباً اہلِ بیت:

نسب رسول ﷺ سے مراد یہ ہے کہ اہل بیت سرکارِ دو عالم ﷺ میں صرف وہی شامل ہوں گے جو اولادِ زہراء بتول سلام اللہ علیہا ہیں،

ان کی اس قرابت میں کوئی ان کا شریک نہیں۔ یہی وہ نفوس ہیں جن کے وجودِ اطہر سے قیامت تک نسلِ رسول کا سلسلہ جاری رہے گا۔ یعنی امام حسن مجتبیٰ اور حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا (علیہم السلام) اور اُن کی اولاد اطہار۔

سکنأ اہلِ بیت:

اس بیت مشرف میں سکونت اختیار فرمانے والے تمام افراد بالخصوص اُمہات المومنین، بنات و ربائب رضوان اللہ علیہن کے علاوہ رسول خدا ﷺ کے خانہ اقدس کے خُدام جو بالخصوص رہائش گاہ رسالت مآب ﷺ میں آتے جاتے تھے جیسے کہ حضرات بلالؓ، سلمانؓ، ابوذرؓ وغیرہ تمام اس شرف میں داخل ہیں۔

شرفاأ اہلِ بیت:

اور شرف کے لحاظ سے اولاد آدم علیہ السلام میں سے ہر وہ فرد اور بشر جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور ﷺ کی رسالت کی گواہی دے یعنی کلمہ طیبہ

لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا اقرار کرے اور صدق دل سے گواہی دے وہ اِس میں شامل ہے۔

آیتِ مودّت

ارشاد پروردگار عالم ہے،

Marfat.com

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی۔

(سورہ شوریٰ پارہ ۲۵ آیت ۲۳)

(آپ فرمائیے میں نہیں مانگتا اس (دعوتِ حق) پر تم سے کوئی معاوضہ سوائے قرابت کی محبت کے)

تفسیر مظہری میں ہے کہ حضرت سعید بن جبیر اور عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہم نے اِس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا......

اِلَّا اَنْ تَوَدُّوْا اَقْرِبَتِیْ وَعِتْرَتِیْ وَتَحْفَظُوْنِیْ فِیْهِمْ ؎۱

......کہ میں تم سے اتنا چاہتا ہوں کہ تم میرے قرابت داروں اور میری اولاد سے محبت کرو اور ان کے معاملہ میں میرا لحاظ کرو۔

مودّت واجب ہے:

علامہ نسفیؒ، علامہ آلوسی بغدادیؒ اور علامہ حقی رحمہم اللہ اپنی تفاسیر میں فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مودّت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا...... یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ آپ کے قریبی کون ہیں جن کی مودّت ہم (مسلمانوں) پر واجب ہے۔

قَالَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا۔ ؎۲

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کرم اللہ وجہہ، فاطمہ سلام اللہ علیہا

☆۱......تفسیر مظہری جلد ۸ صفحہ ۳۱۸

☆۲......تفسیر مدارک التنزیل و حقائق التاویل، تفسیر روح المعانی حصہ ۲۵ صفحہ ۳۱ تفسیر روح البیان

Marfat.com

اور اُن کے دونوں بیٹے (حضرت حسن و حسین علیہم السلام)

عارف باللہ شیخ اکبر علامہ امام محی الدین ابنِ عربی رحمہ اللہ نے بھی اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ نزول آیت ہذا کے وقت حضور سید عالم ﷺ سے پوچھا گیا......

......یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے قریبی کون لوگ ہیں جن کی محبت و مودّت ہم پر واجب ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ عَلِیٌّ وَّفَاطِمَۃُ وَالْحَسَن
وَالْحُسَیْنُ وَابْنَاؤُھُمَا۔

(حضور ﷺ نے فرمایا: علی کرم اللہ وجہہ،، فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حضرت حسن و حسین علیہم السلام اور ان کے بیٹے)

خطبۂ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام:

شیخ سید شہاب الدین اپنی کتاب ''شاہد مقبول بفضلِ اولادِ رسول ﷺ'' میں خود سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا خطبہ نقل فرماتے ہیں...... حضرت ابن طفیل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور خطبہ کو ختم کیا حتیٰ کہ فرمایا......

مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ
لَمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ﷺ......

(جو مجھے پہچانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو نہیں پہچانتا تو

Marfat.com

سن لے کہ میں حسنؓ بن محمد ﷺ ہوں......)

......پھر کتاب الٰہی کی آیات پڑھنے لگے......پھر فرمایا میں ابنِ بشیر، ابنِ نذیر، ابنِ نبی، ابنِ الداعی الی اللہ، ابنِ السراج المنیر اور اس ذات کا بیٹا ہوں جسے اللہ نے رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا اور ان اہلِ بیت سے ہوں جن سے اللہ نے رجس کو زائل کیا اور انہیں پاکیزہ کر دیا اور ان اہل بیت میں سے ہوں جن کی دوستی و محبت اللہ تعالیٰ نے فرض کر دی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر یہ وحی بھی نازل فرمائی:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى

قرآن مجید کی بے شمار آیاتِ مقدسہ جو اہلبیت رسول ﷺ کی عظمت وطہارت شان ومنزلت اور اُن کی مودّت کا پیغام دیتی ہیں، ان تمام کا یہاں احاطہ ناممکن ہے۔ تعصب اور بغض بہت بڑی لعنت بھی ہے اور لا علاج مرض بھی جو آج کل کے خوارج ونواصب کے خون وخمیر میں رچ بس چکی ہے۔ اُن کے نزدیک ایسی تمام آیات کی بے مقصد تاویلات کر کے خاندانِ رسول ﷺ کی شانِ رفعت کا انکار کر دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ ان لوگوں کے ایمان کی کھیتیاں تباہ ہو چکی ہیں، یہی وہ بدبخت لوگ ہیں جو واقعہ کربلا کو بھی فرضی کہانی کہہ دیتے ہیں۔ شہادتِ امام حسین علیہ السلام کو حادثاتی قتل اور اقتدار کی جنگ کہنے سے بھی گریز نہیں کرتے (نعوذ باللہ) ائمہ اہل بیت اطہار کی عظمت کا انکار

☆......شاہد مقبول بفضلِ اولادِ رسول (مترجم) صفحہ ۴۴

خاندانِ رسول ﷺ کی بے حرمتی اِن کے معمولات زندگی کا جزو لاینفک بن چکا ہے۔ ان کے نزدیک یزید پلید 'امیر المومنین' تھا اس لیے اس نے جرمِ بغاوت میں نواسۂ رسول ﷺ اور جگر گوشۂ مرتضٰی و بتول ؓ اور ان کے افراد خانہ کو موت کے گھاٹ اُتار دیا (نعوذ باللہ من ذالك)

اے سنی مسلمانو!...... پہچان پیدا کرو، اِس ازلی بد بخت گروہ کے باطل اور گمراہ کن افکار سے متاثر نہ ہونا...... دور حاضر میں ان کا ہدف سادہ لوح اہلسنت و جماعت ہیں جن میں ان کے زہریلے جراثیم جدید افکار کی صورت میں پھیل رہے ہیں۔ ان کے تباہ کن اور ایمان سوز نظریات سے کئی صحیح العقیدہ مبلغین خود کو بچانے میں بے بس نظر آتے ہیں...... یاد رکھو! آج ان کے دام فریب میں آگئے تو کل بروز حشر تاجدار مدینہ ﷺ کے سامنے کیسے جاؤ گے؟ آپ کے رُخِ والضحٰی کی زیارت کیسے کر پاؤ گے؟ یہ مغضوب و نامراد گروہ دنیا بھر میں اہلِ اسلام کے ہاں اپنا غلیظ لٹریچر پھیلا رہا ہے یہاں تک کہ احادیث کی امہات الکتب میں سے فضائل آل رسول ﷺ میں وارد احادیث نبویہ نکال باہر کرنے کا منصوبہ بڑی تیزی سے جاری ہے۔ ہر لمحہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا،

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہنا چوروں کی رکھوالی ہے

رسالت مآب ﷺ نے جس صحابی کو جو مقام دیا ہے، اسے اُسی

Marfat.com

نظر سے دیکھو اور اہل بیت رسول ﷺ سے ٹوٹ کر محبت کرو۔ اس لیے کہ سیدنا علیؓ، سیدہ زہراء بتولؓ، اور حسینؓ و حسنؓ مجتبیٰ اور ان کے اولادِ اطہار کی محبت ہی سرمایہ آخرت ہے۔...... خارجیت اور رافضیت دونوں سے دامن بچانے کے لیے اولیاء کاملین کی تعلیمات پر سختی سے قائم رہو، عطائے رسول ﷺ غریب نواز' خواجہ سید حسن معین الدین اجمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں،

اسلامِ ما اطاعتِ خُلفاءِ راشدینؓ
ایمانِ ما محبتِ آلِ محمدؐ است

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

مقامِ اہلِ بیت اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بے اجازت جن کے گھر میں جبرائیلؑ آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں عز و شانِ اہلبیت

میری وصیّت مانو!

ابنِ سعد نے اپنی کتاب میں روایت کی ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا......

قَالَ ......اِسْتَوْصُوْا بِاَھْلِ بَیْتِی خَیْرًا فَاِنِّیْ اُخَاصِمُکُمْ عَنْھُمْ غَدًا وَمَنْ اَکُنْ خَصْمَہٗ خَصَمَہُ اللّٰہُ وَمَنْ خَصَمَہُ اللّٰہُ اَدْخَلَہُ النَّارَ ☆

(آپ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت سے بھلائی کرنے میں میری وصیت مانو' اگر تم نے اُن سے بھلائی نہ کی تو کل قیامت کے دن میں اپنے اہلِ بیت کے معاملے میں تم سے جھگڑوں گا اور میں جس سے جھگڑا کروں گا تو اللہ تعالیٰ بھی اُس سے جھگڑا کرے گا اور جس سے اللہ تعالیٰ جھگڑے گا اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا)

سَفِینۂ نجات:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

☆......اسعاف الراغبین علیٰ یامش نور الابصار صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ مصر۔

مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِی مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَّنْ رَّكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرَقَ ☆

(میرے اہلبیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو شخص اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا غرق ہو گیا)

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا واقعہ قرآن مجید میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے......رسول کریم ﷺ نے اپنی اہلبیت کی مثال اُس کشتی سے دی ہے۔قرآن پاک کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جب قوم نوح پر عذاب آیا تو صرف وہی افراد اور مختلف انواع سے تعلق رکھنے والے جاندار عذاب الٰہی سے محفوظ رہے جو اِس کشتی کی پناہ میں آ گئے۔اس کشتی پر سوار ہونے والوں کی زندگیاں بچ گئیں، خدا اور رسول کا قرب بھی نصیب ہوا اور روایات میں آیا ہے کہ چھ ماہ تک یہ کشتی پانی میں تیرتی رہی تو وہاں چھ ماہ تک رزق بھی کشتی سے ہی ان کو ملتا رہا جس کی ان کو ضرورت اور حاجت تھی اور آخر کنارہ بھی نصیب ہوا۔ آپ ﷺ نے اِس کشتی سے اہلبیت کی مثال بیان فرمائی، گویا کہ اہل بیت کی پناہ ہی ہلاکت سے بچنے کا بھی ذریعہ ہے اور خدا کے قُرب کا بھی واحد ذریعہ یہی ہے۔انسان حصول رزق کے لیے نہ جانے کیا کیا حربے استعمال کرتا ہے لیکن مقدر کا لکھا ہی ملتا ہے، حلال غذا ہی باعث اطمینان قلب ہوتی ہے۔ جس طرح نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہونے

☆......حلیۃ الاولیاء جلد چہارم صفحہ ۳۰۶ (امام ابونعیم متوفی ۴۳۰ھ) مطبوعہ بیروت (لبنان)

Marfat.com

والوں کواُن کی حاجت وضرورت پورا کرنے کے لیے سفینہ نوح کافی تھا بالکل اسی طرح سفینہء آلِ محمد ﷺ بھی اُمت کی نجات اور قربِ خُداوندی اوررزق حلال کا ضامن ہے۔

نوح علیہ السلام کی کشتی تو لکڑی کے تختوں سے مکمل ہوئی تھی اور ان کو جوڑنے کے لیے لوہے کی میخیں لگائی گئیں مگر حضور ﷺ کی کشتی لکڑ سے نہیں بلکہ جن مبارک نفوسِ قدسیہ سے وجود میں آئی ہے اُن کے ربط کے لیے مصطفیٰ کریم ﷺ کا مبارک خون کام آیا ہے۔ ان نفوس طاہرہ میں ''بضعۃ رسول'' زہراء بتول سلام اللہ علیہا ہیں، نفسِ رسول مولا علی کرم اللہ وجہہ، ہیں، خون رسول الحسن والحسین علیہم السلام ہیں تو پھر جوان کے دامن پناہ میں آجائے تو وہ دنیا وآخرت کے طوفانوں سے محفوظ رہے گا۔ آخرت میں خدا کے عرش کے نیچے مقام پائے گا۔جس نے اس کے خلاف اور راستہ اپنایا اور ان کی مخالفت کی، فرمانِ رسول ﷺ شاہد ہے کہ وہ ہلاک ہوگیا اور اُسے دُنیا وآخرت کی تباہ وبربادی سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

ڈوب جانے کا کوئی خوف نہ ہوگا تم کو
پنجتن جس پہ لکھا ہو وہ سفینہ مانگو

اور یہ کہ

ڈوب سکتی نہیں طوفان کی طغیانی میں
جس کی کشتی ہو محمدؐ کی نگہبانی میں

Marfat.com

نماز قبول نہیں ہوتی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد عالی شان ہے،

مَنْ صَلّٰی صَلَاۃً وَّلَمْ یُصَلِّ فِیْھَا عَلَیَّ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِیْ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہُ [1]

(جس شخص نے نماز پڑھی اور اُس نماز میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا اُس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی)

دُعا روک لی جاتی ہے:

امیر المؤمنین، حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ، سے روایت ہے۔

کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ [2]

(ہر دُعا کو روک دیا جاتا ہے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کی آل پر درود شریف پڑھا جائے)

آلِ محمد ﷺ پر درُود:

کشتۂ عشق آلِ رسول ﷺ امامِ شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں،

اِنَّ الصَّلَاۃَ عَلَی الْاٰلِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ کَالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ ﷺ [3]

☆1......الصواعق المحرقۃ (علامہ ابن حجر مکی) صفحہ ۲۳۳۔ ☆2......فیض القدیر جلد پنجم صفحہ ۱۹ مطبوعہ مصر

☆3......الصواعق المحرقۃ صفحہ ۲۳۴

Marfat.com

(بیشک آلِ رسول ﷺ پر درود پڑھنا بھی آپ ﷺ پر
درود پڑھنے کی طرح واجب ہے۔)

امام شافعی رحمہ اللہ کے اشعار

يَا أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ حُبُّكُمْ
فَرْضٌ مِّنَ اللّٰهِ فِي الْقُرْآنِ أَنْزَلَهُ
كَفَاكُمْ مِنْ عَظِيمِ الْقَدْرِ أَنَّكُمْ
مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لَا صَلٰوةَ لَهُ

(اے رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت تمہاری محبت اللہ رب العزّت کے نازل کردہ قرآن مجید میں فرض قرار دی گئی ہے۔تمہارے عظیم القدر ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ جو تم پر دُرود نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی)

ان احادیث مبارکہ اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے اشعار سے جو فضیلت ظاہر ہوتی ہے اس کا انکار ناممکن ہے۔نماز جو فرائضِ دینی میں سے ایسا فریضہ ہے کہ جس کی اہمیت ہر مومن پر عیاں ہے اِسی طرح دُعا جو ہر عبادت کا مغز اور ہر اِک عمل کا نچوڑ ہے دونوں کی قبولیت کے لیے آلِ محمد ﷺ پر درود لازم قرار دیا گیا ہے کیونکہ

دُرودِ آلِ محمدؐ کی یہ فضیلت ہے
کہ لاشریک بھی اس میں شریک ہوتا ہے

دورِ جدید میں کچھ لوگ، جن کا تعلق ظاہر بین گروہ سے ہوتا ہے اکثر اوقات لوگوں کو نماز' روزہ' قربانی' جہاد اور دیگر اعمال کی ادائیگی پر

سارا زور لگا دیتے ہیں۔ لیکن آلِ رسول ﷺ کی عظمت سن کر رنگ بدل لیتے ہیں۔ خُدا جانے انہیں خاندانِ رسول ﷺ سے کون سی دشمنی ہے؟ جس کی آتشِ غیض کے شعلوں سے اُن کی کشتِ ایمان خاکستر ہو چکی ہے۔ اُن کے بے نور چہروں پر سینے میں بھڑکنے والی آگ کے دھوئیں کی سیاہی واضح نظر آتی ہے۔ ان ظالموں کو یہ خبر نہیں کہ نماز تو خدا کے پیارے محبوب ﷺ کی اداؤں کا نام ہے اور جس محبوب ﷺ کی اداؤں کو نماز میں ڈھالا گیا ہے اُس کے جگر پاروں' دلربا نواسوں سے دشمنی اور بُغض کہاں کی شریعت ہوسکتی ہے؟ اور ان کی محبت کے بغیر اعمالِ صالحہ کیسے کارآمد ثابت ہُو سکتے ہیں۔ مومن و مخلص تو وُہ ہے جو نماز' روزہ حج، جہاد، زکوٰۃ، قربانی خیرات، تبلیغ جو کچھ بھی کرتا ہے اُس کا دِل ان کی ادائیگی کے ساتھ اِس محبت کے جذبہ سے سرشار یہ نعرۂ مستانہ بلند کرتا ہے کہ

میں فرض محبت ادا کر رہا ہُوں
کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہُوں

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اندازِ عبادت بھی عشق و محبت کے جذبوں سے بھرپور تھا۔ کبھی دیدارِ مصطفیٰ ﷺ پر نماز قربان کیے جا رہے ہیں تو کبھی کعبہ مشرفہ کے پاس کھڑے ہیں لیکن محبوب ﷺ کے بغیر طواف کرنے کو جی نہیں چاہتا...... آب زمزم بہہ رہا ہے لیکن ایک گھونٹ بھی لبوں کے قریب نہیں آنے دیتے...... دین کی روح کو اُن سے زیادہ کون

Marfat.com

جان سکتا ہے۔اُن کے ایمان کی کیفیت تو یہ ہے کہ

نماز اچھی' روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
لیکن باوجود اس کے میں مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحاء کی حرمت پر
خُدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا!

کتنے ایسے نمازی ہیں کہ نمازیں اُن کے منہ پر دے ماری جاتی ہیں...... کتنے ایسے روزہ دار ہیں جن کو سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا...... کتنے ایسے قاری ہیں قرآن جن کے حلق سے نیچے نہیں اُترتا اور کتنے ایسے لوگ ہیں جو خود کو اہلِ علم میں شمار کرتے ہیں لیکن علم اُن کے لیے حجاب اکبر بن جاتا ہے...... آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟ یہ وہی حرماں نصیب لوگ ہیں جو عبادت وریاضت کے گھمنڈ میں شفاعت رسول ﷺ سے خود کو بے نیاز تصور کرتے ہیں۔ یہ چند سجدے کر کے، ماتھے پہ محراب بنا کر خدا اور رسول ﷺ پر احسان جتاتے پھرتے ہیں اور خُود کو جنت کا حقدار سمجھ بیٹھے ہیں۔ کاش کوئی تو اِن بدبختوں کو بتائے کہ جنت رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے شہزادوں حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کی جاگیر ہے۔ بخشش اور گنہگاروں کی شفاعت یہ نورِ چشم رحمۃ اللعالمین زہراء بتول سلام اللہ علیہا کا حق مہر ہے۔ کوئی تو ہو جو اُنہیں خبر دے کہ ظالمو! جس جنت کی بات کرتے ہو وہ تو تاجدارِ ولایت، مولائے کائنات علی شیر خدا کے اشارہ ابرو پر تقسیم کی جائے گی۔

کل بروزِ حشر تمہیں اُس وقت خبر ہوگی جب تمہاری یہ بے روح اور محبت رسول ﷺ سے خالی نمازیں تمہیں واپس لوٹا دی جائیں گی' اِسی صورتحال کے پیشِ نظر کسی نے خوب کہا تھا......

بے حُب اہلِ بیتؑ عبادت حرام ہے
زاہد ! تیری نماز کو میرا سلام ہے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

مقام پنجتن پاک علیہم السلام

سب جہانوں سے انوکھا ہے جہانِ پنجتن
آسمانوں سے ہے اُونچا آسمانِ پنجتن
گردنیں خم کردواے شاہوظفرؔ کے سامنے
جان لو کہ ہے یہ خوشتر مدح خوانِ پنجتن

اہلِ بیت نبوت میں حضرات پنجتن پاک کو جو فضیلت اور شرف حاصل ہے۔ وہ کائنات ارضی و سماوی میں کسی اور کے حصّے میں نہیں ہے۔ ستیاناس ہو خارجیت اور رافضیت کا جنہوں نے ایسی پاکباز ہستیوں کی شانِ اقدس میں رخنہ اندازی کا فتنہ کھڑا کر دیا جن کی عظمت ازل سے مسلّم تھی۔ اوّل الذکر خوارج کا گروہ ہے جو آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی اور عداوت میں اِس قدر بغاوت اور سرکشی پر اُتر آیا ہے کہ مسلمان کیا اُنہیں تو انسان کہتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ لیکن ...... ایسا ہونا ہی تھا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے...... حضرت ابی اوفی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا......

اَلْخَوَارِجُ كِلَابُ النَّارِ ☆

(خارجی جہنمی کتے ہیں)

ظاہر ہے کتوں کا کام عف، عف کرنا ہوتا ہے چاہے کوئی سامنے

☆......مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۳۵۵

Marfat.com

ہو یا نہ ہو یہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیے رکھتے ہیں وہ کتا اچھی نسل سے سمجھا جاتا ہے جو کچھ دیکھ کر بھونکے...... مگر بغیر دیکھے وقت بے وقت بھونکنا باؤلے کتوں کا کام ہے اور پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اندھا کتا تو ہوا پر بھی بھونکتا ہے۔

دوسرا گروہ روافض کا ہے جو خاندانِ رسالت مآب ﷺ سے عقیدت اور محبت کا اظہار تو کرتا ہے لیکن ان کا یہ خیال ہے کہ اِن نفوس قدسیہ سے محبت اُس وقت تک کامل نہیں ہو سکتی ہے جب تک ازواج رسول ﷺ اور اصحابِ رسول ﷺ سے بیزاری کا اظہار نہ کیا جائے۔ اُن کے نزدیک ازواجِ رسول ﷺ اور اصحاب رسول ﷺ کی فضیلت وقتی تھی، دائمی نہ تھی چنانچہ حقیقت یہ ہے کہ وہ بھی فرمانِ پیغمبر ﷺ کو بھول گئے ہیں۔

كُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا نَسَبِيْ وَصِهْرِیْ

(کنز العمال)

(ہر رشتہ، نسب اور سبب بروز قیامت ختم ہو جائے گا لیکن میرا نسب اور دامادی رشتہ ختم نہ ہو گا)

خوارج نسبِ رسول ﷺ کی اہمیت کو کسی صورت بھی تسلیم کرنے کو تیار نہیں ان کے نزدیک' آلِ رسول علیہم السلام، پنجتن پاک علیہم السلام، آلِ محمد علیہم السلام، ذُرّیت زہرا پاک علیہم السلام، تمام پاکیزہ اصطلاحیں شیعوں کی ایجاد ہیں

Marfat.com

لہذا ان کا دین اور شریعت سے کوئی تعلق نہیں حالانکہ حقیقت میں اِن بدبختوں کا اپنا تعلق اسلام اور دین سے مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے۔

ذیل میں ذرا دیکھئے کہ پنجتن پاک علیہم السلام کا کیا مقام احادیث رسول ﷺ میں بیان ہُوا ہے۔

ان کی جنگ میری جنگ!

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے، فرماتے کہ حضور ﷺ کا فرمان ذیشان ہے،

أَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَكُمْ
قَالَ لَهُ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ [1]

(میں اُس سے جنگ کروں گا تمہاری جس سے جنگ ہو گی جس سے تم نے صلح کی اس سے میری صلح ہے رسول کریم ﷺ نے یہ بات سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اور امام حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام سے فرمائی ہے)

دائمی طہارت:

حضرت اُم المومنین سیدہ اُمِ سلمٰی سلام اللہ علیہا سے مروی ہے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا......

أَلَا إِنَّ مَسْجِدِي هٰذَا حَرَامٌ عَلَى كُلِّ حَائِضٍ مِنَ النِّسَاءِ وَكُلِّ جُنُبٍ مِّنَ الرِّجَالِ إِلَّا عَلَى مُحَمَّدٍ وَّأَهْلِ بَيْتِهٖ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ [2]

☆۱......منتخب کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۲۹ ☆۲......منتخب کنز العمال جلد پنجم صفحہ ۹۲ (مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

Marfat.com

(خبردار! ہر وہ عورت جو حائضہ ہو اور ہر وُہ مرد جو جنبی حالت میں ہو۔
میری مسجد میں اس کا داخلہ ممنوع وحرام ہے، سوائے محمد ﷺ اور اہلِ بیتِ
محمد ﷺ (یعنی) علی علیہ السلام و فاطمہ علیہا السلام اور حسن و حسین علیہم السلام کے)

درج بالا مضامین پر کافی احادیث مبارکہ کا ذخیرہ کتب احادیث و تفاسیر میں موجود ہے نمونے کے طور پر پیش کردہ احادیث کو دیکھئے ان میں حضور سید عالم ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ اپنے ساتھ ان نفوس مبارکہ کی عظمت کو بیان فرمایا۔ گویا کہ ان سے محبت ہی رسول اللہ ﷺ سے محبت کی علامت ہے اور ان سے جنگ و جدل اور ان سے عداوت درحقیقت اللہ کے رسول ﷺ سے جنگ کرنا اور آپ ﷺ سے عداوت ودشمنی رکھنا ہے۔

اِس مقام پر یہ بھی بات واضح ہو جاتی ہے کہ اِن کی طہارت وقتی نہیں بلکہ ازلی اور دائمی ہے۔ یہ ہر حال میں پاک اور طاہر ہیں، انہیں کوئی عذر ناپاک نہیں کر سکتا ہے یہ اسی طرح طیب و طاہر ہیں جس طرح خود اللہ کے رسول ﷺ کی طہارت ہے۔ تمام کائنات میں اِس فضیلت میں کوئی ان کا شریک نہیں ہے اسی لیے اِن حضرات کو پنجتن پاک کہا جاتا ہے، یہ شرف انہیں خُدا اور رسول ﷺ کی بارگاہ سے عطا ہوا ہے۔

☆☆☆☆

دُعائے آدم علیہ السلام بوسیلہ آلِ محمد علیہ السلام

لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَۃِ
اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَۃُ

کلماتِ طیبات:

قرآن مجید شاہد ہے کہ جب سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو آپ نے اپنے پروردگار کے حضور انتہائی عجز و انکساری سے معافی کی درخواست پیش فرمائی ......ارشاد ہوتا ہے۔

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ ؕ☆

(پس سیکھ لیے آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کچھ کلمات
تو اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول فرمالی)

جو کلماتِ طیبات سکھائے گئے وہ تعداد میں کتنے تھے اِس بات کا تعیّن کرنے سے پہلے لفظ ''کلمات'' کو ہی غور سے دیکھا جائے تو ان کی تعداد خود بخود نکل آئے گی۔مثلاً کلمات لفظ مجموعہ ہیں۔ان حروف کا (۱) ک (۲) ل (۳) م (۴) الف (۵) ت۔

حضرت آدمؑ نے توسّل کیسے کیا؟

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد سیدنا امام جعفر

☆......پارہ اول سورۃ بقرہ

صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ...... حضرت آدم اور حضرت حوّا (علیہم السلام) بیٹھے ہُوئے تھے...... کہ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور ان دونوں کو ایک سونے اور چاندی کے محل میں لے گئے۔ جس کے بالاخانے سبز زمرد کے تھے اور اس میں یاقوت کا ایک تخت رکھا گیا تھا اور اس تخت پر ایک نوری قُبّہ (گنبد) رکھا ہوا تھا...... اور اُس قُبّہ میں ایک صورت تھی...... جس کے سر پر تاج تھا اور اس کے کان میں دو مروارید کی بالیاں تھیں...... اور گردن میں ایک نوری ہار (گلے کا زیور) پڑا ہوا تھا...... حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا سلام اللہ علیہا کو یہ صورت دیکھ کر تعجب ہوا...... تو پوچھنے لگے' یہ کس کی صورت ہے؟

قَالَ بَفَاطِمَةُ وَالتَّاجُ اَبُوْهَا وَالطَّوْقُ زَوْجُهَا
وَالْقُرْطَانِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ

(جواب ملا یہ صورت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ہے اور تاج ان کے والد ہیں اور گلے کا زیور ان کے شوہر (جناب علی المرتضیٰؑ) ہیں اور دو بالیاں حسن وحسین علیہم السلام ہیں)

جب آدم علیہ السلام نے قُبّہ کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا تو اس میں نُور سے پانچ نام لکھے ہوئے پائے اور وہ اس طرح لکھے تھے۔

اَنَا الْمَحْمُوْدُ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا الْاَعْلٰى وَهٰذَا عَلِىٌّ
وَاَنَا الْفَاطِرُ وَهٰذَا فَاطِمَةُ وَاَنَا الْمُحْسِنُ وَهٰذَا
الْحَسَنُ وَمِنِّىْ الْاِحْسَانُ وَهٰذَا الْحُسَيْنُ

Marfat.com

(میں محمود ہوں اور یہ محمد ﷺ ہیں اور میں اعلیٰ ہوں اور یہ علی (علیہ السلام) ہے اور میں فاطر ہوں اور یہ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) ہے اور میں محسن ہوں اور یہ حسن (علیہ السلام) ہے اور احسان مجھ سے ہے اور یہ حسین (علیہ السلام) ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا اے آدم! ان ناموں کو یاد کر لیجئے کیونکہ آپ کو ان کی ضرورت پڑے گی۔ چنانچہ جب آدم علیہ السلام زمین پر اُترے تو تین سو سال تک روتے رہے...... اور اس کے بعد ان ناموں کے توسّل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان الفاظ کے ساتھ دُعا کی ......

يَارَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ يَامَحْمُوْدُ يَاعَلِيُّ يَافَاطِرُ، يَامُحْسِنُ اِغْفِرْلِيْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ۔

(یارب! محمد ﷺ اور علی کرم اللہ وجہہ، کے صدقے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا حسن علیہ السلام، اور حسین علیہ السلام کے صدقے میں اے محمود! مجھے بخش دے، اور میری توبہ قبول فرما!)

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ آدم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اور فرمایا:

يَاآدَمُ لَوْسَأَلْتَنِيْ فِيْ جَمِيْعِ ذُرِّيَّتِكَ غُفِرَتْ لَهُمْ ☆

(اے پیارے آدمؑ! اگر تم اپنی تمام اولاد کی نسبت درخواست کرتے تو میں سب کو بخش دیتا۔)

☆ ......(بحوالہ: نزہۃ المجالس جلد دوئم ص ۱۷۵ (عربی) مطبوعہ بیروت، لبنان)

Marfat.com

یہ روایت لا تعداد کتب میں مختلف الفاظ کے ساتھ بیان ہوئی ہے جس سے دُعا کے اندر وسیلہ کا ذکر کرنا بھی ثابت ہوگیا اور یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آگئی کہ ازل سے ہی اللہ تعالیٰ نے اِن نفوس قدسیہ کو بلندی اور قرب بھی عطا فرما دیا۔

سرکارِ دوعالم ﷺ سے متعلق ابتدائی سطور میں درج واہیات باتیں اسلام اور بانیء اسلام مخالف تحریک کے اُس سرغنہ شخص کی تھیں جس کا نام عاص بن وائل تھا۔ جو بڑی بے حیائی سے نسلِ پیغمبر ﷺ کے متعلق ایسی خرافات کے اظہار سے اللہ کے رسول ﷺ کی دل آزاری کرنے میں اِنتہائی شقاوت سے سرگرمِ عمل تھا۔ طعن و تشنیع کا یہ روّیہ ظاہری طور پر جہاں بڑا پُر اثر معلوم ہوتا تھا وہاں اسلام دشمن مخالفین کے لیے سکون افزا ثابت ہورہا تھا لیکن اُنہیں کیا خبر تھی کہ:

نورِ خُدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اِسی طرح یہ تمام خلائق کے سردار و سرتاج ٹھہرے دراصل ان کے فضائل و مراتب سے چشم پوشی نسبتِ رسول ﷺ سے ناآشنائی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

مقصود کائنات:

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات
خیر النساءؑ، حسینؓ و حسنؓ، مصطفیٰؐ، علیؓ

Marfat.com

مہر منیر میں مولانا فیض احمد فیضؔ گولڑوی نے ارجح المطالب کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام میں روح پھونکی تو اُنہیں عرشِ معلیٰ کی داہنی جانب پانچ انوار رکوع و سجود میں مصروف نظر آئے۔ آپ کے استفسار پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تیری اولاد کے پانچ افراد ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو میں جنت، دوزخ، عرش، کرسی، آسمان، زمین، فرشتے، انسان، جن وغیرہ کو پیدا نہ کرتا...... جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے تو ان کے وسیلے سے سوال کرنا۔(۱)

سیادتِ عظمیٰ:

شرف و عزت اور سیادت عظمیٰ کا تاج اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ اور ان کی اولاد پاک کو عطا فرمایا ہے حضور نبی اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے...... اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ ۲ میں اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں لیکن میں فخر نہیں کرتا...... اِسی طرح آپ ﷺ نے اپنی لختِ جگر، خاتونِ جنت، سیدہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا سے فرمایا...... اِنَّكِ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ (۲)...... بیشک تم تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو...... مولائے کائنات' امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ

☆۱...... مہر منیر از مولانا فیض احمد فیض گولڑوی (بحوالہ ارجح المطالب) صفحہ ۲۳۔

☆۲...... اتحاف السائل بما لفاطمۃ رضی اللہ عنہا من المناقب والفضائل (امام مناوی رحمۃ اللہ) صفحہ ۱۷

کے متعلق ارشاد ہوا......اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ عَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ (۱)
...... میں تمام اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور علیؑ سیّد العرب ہیں
......حضرتِ سیّدنا امیر المومنین نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا......ھٰذَا ابْنِیْ سَیِّدٌ (۲)......یہ میرا بیٹا سیّد ہے......
اِسی طرح نبی اقدس و انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں شہزادوں یعنی حسنؑ و حسینؑ کی نسبت فرمایا......اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ (۳)......(حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام دونوں نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں)

مذکورہ بالا فرامین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ امر بالتحقیق ثابت ہوجاتا ہے کہ سیّد کا خصوصی شرف و اعزاز صرف اور صرف جناب سیّدہ فاطمۃ الزہراء پاک سلام اللہ علیہا اور اولادِ حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام کے لیے خاص ہے ان کے علاوہ یہ لفظ سیّد نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرتِ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے استعمال فرمایا نہ ہی جناب حضرت عقیل بن ابی طالب اور حضرت جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے ارشاد فرمایا۔

لفظ سیّد:

سیّد اور سائد عربی کے الفاظ ہیں' بنیادی طور پر ان کے معنی سردار یا

☆۱......مستدرک حاکم جلد دوئم ☆۲......مشکوٰۃ شریف (باب مناقب اہل بیت) صفحہ ۵۶۸

☆۳......سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۳ (مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی) وخصائص نسائی صفحہ ۳۴ مطبوعہ مصر۔

Marfat.com

معزز آدمی کے ہیں......ان کی جمع......سادۃٌ ہے......البتہ سائد کی جمع سادات آتی ہے......

لفظ سیّد قرآن میں:

سیّد کا لفظ قرآن مجید میں تین مقام پر استعمال ہوا ہے ایک مقام پر ارشاد ہوا......

اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًا بِکَلِمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ

(بے شک اللہ تعالیٰ تجھ کو خوشخبری دیتا ہے یحییٰ علیہ السلام کی جو اللہ کے حکم سے گواہی دے گا اور سردار و پاکباز ہوگا اور نبی ہوگا صالحین میں سے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَ نَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا

(کفار کہیں گے) اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو اُنہوں نے ہمیں راستے سے بھٹکا دیا......)

تیسرے مقام پر ارشاد ہوا......

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِیْصَہٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَیَا سَیِّدَھَا لَدَا الْبَابِ

(اور دونوں دروازے کی طرف بھاگے (آگے یوسف علیہ السلام اور پیچھے زلیخا) اور عورت نے اُن کا کرُتا پھاڑ ڈالا اور دونوں کو دروازے کے

Marfat.com

پاس اُن کا سردار (عورت کا خاوند) مل گیا......)

درج بالا آیات قرآنیہ میں لفظ سیّد دو مقام پر بمعنی سردار کے اور ایک جگہ بمعنی خاوند استعمال ہُوا ہے۔

لفظ قریش:

لغت میں قریش ...... قرش سے ہے اس کے معنی یہاں وہاں سے جمع کرنے اور ملانے کے ہیں ...... تَقَرَّشَ الْقَوْمُ ...... کے معنی قوم کے جمع ہونے کے ہیں ...... تَقْرِیْش ...... کمانے کو بھی کہتے ہیں ...... تَقَرَّشَ ...... کے معنی سامانِ تجارت کو پہلے خریدنے کے بھی ہیں۔(۱)

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لفظ قریش کے سلسلے میں لکھتے ہیں کہ قریش عرب کا مشہور قبیلہ ہے دراصل یہ نضر بن کنانہ کے لڑکے کا نام تھا پھر اس کی وجہ سے خاندان کا نام پڑ گیا اور اصل میں دریائی جانوروں میں سے ایک قوی ترین جانور کو قریش کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ دریا میں ایک مچھلی ہوتی ہے جو دوسری مچھلیوں کو کھا جاتی ہے اور کوئی بھی دوسری مچھلی اُس پر غلبہ نہیں پا سکتی فرماتے ہیں کہ اس کے علاوہ بھی اس کے معنی ہیں مگر مشہور یہی ہے جو کہا گیا۔(۲)

بہر حال یہ تو لغوی تحقیقات ہیں ان میں سے جس وجہ سے بھی

☆۱......لسان العرب (علامہ ابن منظور الافریقی المصری) جلد دوئم صفحہ ۳۳۴ (بیروت)

☆۲......اشعۃ اللمعات جلد چہارم صفحہ ۶۱۸ (مکتبہ نوریہ سکھر)

Marfat.com

ایک آدمی کو قریش یا چند افراد کو اس لفظ سے منسوب کر دیا گیا جو اس کی معنوی مناسبت کے باعث ہی ہو گا...... مگر بعد میں یہ بطورِ علامتِ نسب بولا اور پُکارا جانے لگا...... بالکل یہی معاملہ لفظِ سیّد کا ہے...... جو سب سے پہلے جن نفوس قدسیہ کے اعزاز و اکرام کے لیے استعمال ہُوا...... بعد ازاں اُن کی اولادِ اطہار کے لیے بطورِ علامتِ نسب استعمال ہونے لگا...... جو بالکل درست ہے۔

قریش کو برتری:

عرب کے تمام دیگر قبائل پر قریش کو برتری حاصل ہے اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مقدس کی ایک پوری سورۃ قریش کے بارے میں اُتری۔ علامہ ابنِ حجر مکّی علیہ الرحمۃ نے قریش کی فضیلت کے متعلق طبرانی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جس میں سات وجوہ بیان کی گئیں ہیں جن کی بنا پر باقی تمام قبائلِ عرب پر قریش کی فضیلت و برتری کا ثبوت ملتا ہے...... مثلاً (۱) دس سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا جب ان قریشیوں کے سوا کوئی نہیں کرتا تھا (۲) یوم الفیل میں اُن کی نصرت و مدد (۳) قرآن پاک میں قریش کے نام پر سورۃ کا نازل ہونا (۴) نبوت کا اِن میں آنا (۵) خلافت کا ان میں ہونا (۶) بیت اللہ کی دربانی اور تولیّت کا شرف (۷) حاجیوں کو آب زمزم پلانے کا عہدہ (۱)

☆...... الصواعق المحرقہ (عربی) صفحہ ۱۱۶ (مطبوعہ مصر)

Marfat.com

خاندانی شرف:

ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رسول کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے حضور سید عالم ﷺ کو منبر شریف پر یہ فرماتے ہوئے سنا......

اے لوگو! مَنْ اَنَا...... میں کون ہوں؟

...... قَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ......

......تو لوگوں نے کہا آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

......قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بِنْ عَبْدِالْمُطَّلِبْ......

......آپؐ نے فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں......

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا (☆)

(بیشک جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے بہترین گھر اور بہترین نسب بہترین مخلوق میں پیدا فرمایا پھر جب اللہ تعالیٰ نے قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ عطا فرمایا پھر جب اللہ تعالیٰ نے گھر بنائے تو مجھے بہترین گھر اور بہترین نسب (خاندان) میں مبعوث فرمایا۔)

علاوہ ازیں کتب احادیث میں اختلاف لفظی کے ساتھ اس

☆......ترمذی شریف جلد دوئم صفحہ ۲۶۹

Marfat.com

مفہوم کی احادیث بکثرت موجود ہیں جن کا انکار ناممکن ہے۔ مسلم شریف اور ترمذی شریف میں بھی حضور ﷺ کا فرمان ذیشان موجود ہے" کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پسند فرمایا انہیں مقام خلّت عطا فرمایا۔ پھر اولاد ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا انتخاب کیا اولاد اسماعیل علیہ السلام سے نزار کو منتخب فرمایا اور اولاد نزار میں سے قبیلہ بنو مضر اور بنو مضر میں سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش میں سے بنی ہاشم اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا ہے۔

ان احادیث مبارکہ کا بغور جائزہ لیں اور خود فیصلہ کریں کہ نبی اقدس ﷺ کے خاندان اور نسب کو باقی تمام قبائل اور خاندانوں پر کس طرح فوقیت حاصل ہے جس کا اظہار زبان سیدُ المرسلین ﷺ سے ہو رہا ہے۔ ان کی برتری اور عظمتِ خاندانی کا انکار ناممکن ہے کیونکہ اِس کو حضور نبی کریم ﷺ سے نسبتِ خاص حاصل ہے۔

قرآن کی گواہی:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ

Marfat.com

(سورہ الحجرات آیت نمبر۱۳، پارہ ۲۶)

(اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم آپس میں پہچان کر سکو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے)

اس آیت مبارکہ میں واضح حکم دیا گیا ہے کہ انسان صرف ایک دُوسرے کے نسب کا لحاظ رکھے اور پہچان کرے اور اپنے باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت نہ کرے؟ اور نہ یہ کہ اپنے نسب پر فخر کرے اور دوسروں کو ذلیل یعنی کمتر جانے۔ ہمارے ہاں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی حسب ونسب والا ہے۔ حسب کا لفظ انسانی کردار کے لیے بولا جاتا ہے۔ مثلاً اُس کا علم، تقویٰ اور خوش کرداری وغیرہ اور نسب کا تعلق خونی نسبت یعنی خاندانی انتساب سے ہے۔ قرآن حکیم نے انسانی معاشرے کو قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کرنے کی حکمت جو بیان کی ہے اُس میں یہ دونوں چیزیں واضح ہیں......

معاشرتی تعارف:

قرآن مجید نے قوم اور قبیلے کی تقسیم کا بنیادی مقصود معاشرتی زندگی میں انسان کی پہچان قرار دیا ہے۔ ہر شخص اپنے باپ دادا کی پہچان رکھے اور خود کو دوسرے کے باپ دادا کی طرف منسوب نہ کرے، چونکہ ہمارے ہاں آج کل لوگ ہر معاملہ میں افراط وتفریط کا شکار ہو جاتے

Marfat.com

ہیں ۔لہٰذا معاشرتی برائیوں میں ایک موذی مرض یہ بھی موجود ہے کہ کچھ لوگ اپنے آبائی اور خاندانی تفاخر کا اظہار اس انداز سے کرتے ہیں گویا کہ وہ زمینی مخلوق نہیں بلکہ فرشتے ہیں جو زمین پر اُتر آئے ہیں حالانکہ ان کا ذاتی کردار انتہائی گھٹیا اور قابلِ نفرت ہوتا ہے جو ایک مسلمان تو کیا کسی بھی انسان کو زیب نہیں دیتا۔ دولت‘ طاقت‘ برادری‘ رنگ ڈھنگ‘ سیاسی اثر ورسوخ کی بنا پر کسی کو حقیر جاننا...... یہ اسلامی اور قرآنی تعلیمات کے سراسر منافی ہے۔اسلام کے عالمگیر نظام نے رنگ ونسل کی ناہمواریوں کو ختم کرنے اور انسانیت کے مقام کو پُر وقار بنانے میں جو اہم کردار ادا کیا ہے وہ کسی اور مذہب کے نظریات کا حصہ نہیں ہے۔ رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دور جاہلیت میں اُس معاشرے میں پسماندہ افراد کو عزت و مرتبت سے نوازا، اسی لیے تقویٰ و پرہیز گاری اور خوش کرداری کو انسان کی عظمت کا زیور قرار دیا ہے۔

اہمیتِ نسب:

بعض لوگ ذاتی کمالات ہی کو باعثِ فضیلت سمجھتے ہیں ان کے نزدیک نسبی عزت وشرف کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔لیکن ایسے حضرات شدید غلطی کا شکار ہیں اگرچہ وہ اپنے اس موقف کی تائید کے لیے مذکورہ آیت مقدسہ کو ہی اکثر اوقات پیش کرتے ہیں۔ دراصل خوارج کے پراپیگنڈہ سے متاثر ایسے افراد بدعقیدگی کا شکار ہو چکے ہیں، وہ اِس آیت مقدسہ کے صحیح مفہوم تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر دکھائی

Marfat.com

دیتے ہیں...... آیئے اس آیت مبارکہ کے الفاظ پر غور فرمائیں، اِس میں واضح ترین الفاظ......

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا......

(ہم نے تمہارے کنبے، قبیلے اِس لیے بنائے کہ تمہاری پہچان ہو سکے)

ارباب فکر و دانش سے گزارش ہے کہ خوارج سے پوچھا جائے اِس میں وہ کون سا جملہ ہے جو نسبِ رسول ﷺ کی اہمیت کے منافی ہے؟ یہاں تو ہر ایک فرد کا قبیلہ اور کنبہ اِس لیے بنایا گیا کہ اُسے معلوم ہو سکے کہ وہ کس کی اولاد ہے؟ اس کا باپ دادا کون تھا، اُن کا کردار کیا تھا...... جب تمام لوگوں کی پہچان کے لیے قبائل وشعوب بنے ہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے...... کیا خاندان رسول ﷺ کی کوئی پہچان نہیں ہے؟...... اور اُن کے لیے یہ مفہوم کہاں سے نکل آیا...... کہ نسب کی اہمیت کوئی نہیں...... چلیے ایک اور بات جسے اس آیت کے ضمن میں خاصی اہمیت سے بیان کیا جاتا ہے وہ اس آیت مبارکہ کا اگلہ حصہ ہے......

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰكُمْ......

(بیشک اللہ تعالیٰ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے

جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے)

بتایئے! اِس بات سے کون انکار کرے گا...... لیکن نسبِ رسول ﷺ کے خلاف زہر اُگلنے والی زبانیں اس آڑ میں خوارج کے گندے نظریات کی ترجمانی میں زمین وآسمان کے قلابے ملاتے ہوئے دکھائی دیتی

ہیں......آلِ رسول ﷺ کے مورث اعلیٰ، سید الکونین خاتم الانبیاء...... مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ‘......حسنین کریمین علیہم السلام......مرکزِ انوار ذاتِ طاہرہ سلام اللہ علیہا......سے بڑھ کر کس کا کردار اُجلا اور پُرنور ہوگا؟......آیئے ذرا تعصب کی عینک اُتار کر قرآن پاک کا مطالعہ کریں......اور پھر خوارج کے نظریاتِ باطلہ کا بھی جائزہ لیں......

زیرِ بحث آیت کریمہ میں لفظ ’’تَعَارَفُوْا‘‘ قابلِ فہم ہے......جس کے متعلق دور حاضر کے معروف سکالر، ادیبِ سادات‘ علامہ سید محمد یعقوب شاہ حیدری مرحوم و مغفور لکھتے ہیں کہ......’’صاحب خلاصہ نے لکھا ہے کہ ’’تَعَارَفُوْا‘‘ یعنی ’’تَفَاوَتُوْا‘‘ ہے اِس لیے کہ تعارف تفاوت (فرق) ہی سے ممکن ہے نہ کہ تخالطہ (گھل مل جانا) سے اور بڑی دلیل یہ ہے کہ ’’تَعَارَفُوْا‘‘ پر وقف مطلق فرما کر تحفظِ انساب کا مسئلہ بیان فرماتے ہوئے مسئلہ کو ختم کر دیا...... اِسی طرح حضور ﷺ کے نسبی کمالات کو ظاہر فرما کر اربابِ شعوب و قبائل کو اہمیت نسب کی اطلاع فرمائی‘‘......

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ......

(کہ بیشک نسب و قبیلہ کی رو سے بزرگ تو اللہ کے نزدیک وہی ہے جو متقی ہے)

یعنی حضور ﷺ نے اسی آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا......جیسے طبرانی اور بیہقی میں بروایت حضرت عبداللہ ابن عباس

رضی اللہ عنہ، نقل فرمایا گیا ہے۔ مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔

فَاَنَا اَتْقٰى وُلْدِ اٰدَمَ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى

فَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ......(☆)

(اور میں ہی سب سے زیادہ متقی ہوں اور اولاد آدم (علیہ السلام) میں سے سب سے زیادہ اکرم (نسباً) ہوں اور اِسی لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے تمہاری شاخیں اور قبیلے بنائے تا کہ تم آپس میں پہچان رکھو)

اہل ایمان کی اولاد کو فائدہ:

آباؤ واجداد اگر اہلِ ایمان ہوں تو اُن کے اعمال صالحہ کا اُن کی اولاد کو کیا فائدہ ہوسکتا ہے...... ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ (سورہ طور)

(اور جو لوگ ایمان لائے اور ایمان لانے میں اُن کی اولاد نے بھی اُن کی پیروی کی تو ہم (آخرت میں) اُن کی اولاد کو اُن ہی کے ساتھ ملا دیں گے اور اُن کے اپنے اعمالِ صالحہ کے انعامات میں سے کوئی کمی بھی نہیں کریں گے)

آیت مبارکہ کے ضمن میں علامہ آلوسیؒ صاحبِ تفسیر روح المعانی نے متعدد محدثین ومفسرین کے حوالے سے ابنِ عباس رضی اللہ عنہ، کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ خداوندِ عالم مومن کی اولاد کو بہشت میں اُس کے

☆...... عترت رسول ﷺ (علامہ سید محمد یعقوب شاہ حیدری رحمہ اللہ) صفحہ ۱۷۳

Marfat.com

ہمراہ اُس کے درجہ ومقام میں رکھے گا تاکہ اُس مردِ مومن کی آنکھیں اپنی اولاد کو دیکھ کر ٹھنڈی ہوتی رہیں......

اربابِ فکرونظر...... بتائیے ایک صاحبِ ایمان جس کی اولاد بھی اہل ایمان میں سے ہو تو جنت میں جو درجہ باپ کو اپنے اعمال کی وجہ سے ملے گا اولاد کو صرف اُس کی ذرّیت ہونے کی وجہ سے مل جائے گا...... یہ قانون تمام اہلِ ایمان کی اولاد کے لیے ہے...... اُن کے آباواجداد کے کردار وعمل کا فائدہ اگر اولاد کو پہنچے گا......تو جن کے جدِ اعلیٰ مقصودِ کائنات ﷺ...... ایمان کی روح اور جان ہیں...... کیا اُن کے لیے اُن کے مورثِ اعلیٰ کی نسبت کوئی فائدہ نہ دے گی؟

آیتِ شرف نسب کے خلاف نہیں

چونکہ اِس آیت کریمہ کو وہ لوگ بطور دلیل استعمال کرتے ہیں جو شرفِ نسب کے خلاف زہرافشانی کرتے ہیں......

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ......

علامہ فیض احمد فیضؔ گولڑوی اپنی تالیف ''مہرِ منیر'' میں لکھتے ہیں کہ صاحبِ روح المعانی اس آیت کی تفسیر میں علامہ مناویؒ اور علامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمہم اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ یہ آیت نہ تو شرفِ نسب کے خلاف ہے اور نہ ہی وہ احادیث ہی اس مضمون کے منافی ہیں جن میں فخر کرنے سے منع فرمایا گیا ہے......البتہ ہنود و یہود کی طرح اپنی برتری نسب کا اظہار کرنا اور ازرہ تکبر دوسروں کو اپنے برابر کا انسان نہ

Marfat.com

سمجھنا بالکل نارواو نامناسب ہے...... ہاں تحدیثِ نعمت کے طور پر نسبِ ذاتی کا اظہارِ شرف تو خود سید الانام ﷺ نے بھی فرمایا ہے۔ (۲) ......تو پھر ان کی اولاد سے یہ حق کون چھین سکتا ہے؟۔

گزشتہ سطور میں احادیث مبارکہ اِس ضمن میں گزر چکی ہیں مثلاً حضرت عباس بن عبد المطلب کا فرمان ...... کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے برسرِ منبر ارشاد فرمایا...... اے لوگو! میں کون ہوں؟ ......تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا...... اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہ ......تو آپؐ نے فرمایا......

اَنَا مُحَمَّدُبْنُ عَبْدُاللّٰہِ بِنْ عَبْدَالْمُطَّلِبْ......

قارئین کرام ......خود فیصلہ فرمائیں کہ سید الانبیاء ﷺ کا یہ فرمان کس طرف رہنمائی فرما رہا ہے؟ کس کے موقف کی تائید ہوتی ہے...... غزوۂ حنین کے موقع پر حضور تاجدارِ کائنات ﷺ اعلان فرمارہے تھے......

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدَالْمُطَّلِبْ

خاندانی شرافت کی فضیلت:

ایسے افراد جن کا نظریہ شرف و فضیلت صرف ذاتی کمالات اور شخصی کردار ہے وہ نسب یعنی خاندانی شرافت کی اہمیت اور فضیلت کا انکار کرتے ہیں اور اُن کا اصل ہدف کوئی برادری یا خاندان نہیں ہوتا بلکہ براہ راست خاندان رسول کونین ﷺ کے فضائل و مناقب ہوتا ہے وہ یہاں اپنے پیش کردہ نقطۂ نظر کو بھی بھول جاتے ہیں کہ قبیلے تعارف اور

☆......مہر منیر......صفحہ۹۔

Marfat.com

پہچان کا ذریعہ ہوتے ہیں تو کیا اُن کے نزدیک خاندانِ رسول ﷺ کی ہی پہچان کی کوئی ضرورت نہیں ہے؟...... چودھری وڈیرے، جاگیردار، تو اپنی پہچان اور اپنے تعارف کے لیے مخصوص القاب اور الفاظ تو منتخب کیے رکھیں انہیں کبھی تکلیف محسوس نہ ہو لیکن جب آلِ نبیؐ، اولادِ زہراؑ و علیؑ کی پہچان اور اُن کے تعارف کا سلسلہ چل نکلے تو پھر یہ لوگ جہالت کی آخری حدود کو بھی پھلانگ جاتے ہیں۔ حالانکہ نسب کا شرف دیگر مذاہب میں بالعموم اور اسلام میں بالخصوص قابلِ احترام ہے...... نسب سے ہی نکاح میں کفو کا اعتبار ہے...... خلافت و امامت کے لیے اسلام میں قریشی ہونے کی شرط بھی شرفِ نسب کے باعث ہے...... آباء واجداد کی شرافت کے لیے دنیا و آخرت میں اعزاز و اکرام خود قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے مثلاً ......

باپ نیک تھا:

قرآن کریم میں سورہ کہف میں دو یتیم بچوں کی دیوار کا واقعہ جس کے نیچے اُن کا مال دفن تھا ان الفاظ میں بیان ہوا ہے......

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ☆

(وہ دیوار شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ بڑا نیک آدمی تھا)

☆ ...... سورۃ الکہف ...... پارہ ۱۶ آیت ۸۲۔

Marfat.com

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ محمد بن منکدر سے مروی ہے اللہ تعالیٰ اپنے ایک نیک بندے کی اصلاح و تقویٰ کی وجہ سے اس کی اولاد کی اولاد اور اس کے خاندان کی نگہبانی فرماتا ہے جب وہ نیک بندہ کسی جگہ پر سکونت اختیار فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پڑوسیوں کی بھی حفاظت فرماتا ہے۔ (۱)

علامہ سید محمود آلوسی حنفی بغدادی علیہ الرحمۃ تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ وہ صالح شخص اُن بچوں کی ساتویں یا دسویں پشت کے آباو اجداد میں گزرا تھا چنانچہ اُن بچوں کی دیوار کو بلا اُجرت تعمیر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ و خضر علیہما السلام کو بھیج دیا۔ اس کارِ خیر میں اللہ تعالیٰ کی جو عنایت اور رحمت کارفرما تھی اُس کا باعث قرآن مجید نے ......

كَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا

......یعنی ان کا باپ نیک آدمی تھا...... بیان فرمایا ہے گویا باپ دادا کے نیک اور شریف ہونے کا فائدہ اولاد کو پہنچا اور اِسی شرافت کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ان یتیم و یسیر بچوں کا لحاظ اور ان کے مفادات کو محفوظ فرمایا ہے......ثابت ہوا اگر عام نیک آدمی کی اولاد کو یہ شرف ملتا ہے...... تو پھر جن کے نانا سرورِ کونین ﷺ ...... باپ فاتح بدر وحنین...... جد اعلیٰ حسنؓ و حسینؓ اور والدہ مخدومہء کونینؓ ہیں...... اُن کا

☆......تفسیر خزائن العرفان (از صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ)

Marfat.com

لحاظ واحترام کیوں نہ ہوگا؟

امام حسن علیہ السلام کا استدلال:

اسی طرح روح المعانی میں امام عبد بن حمیدؒ اور ابن المندرؒ کے ذریعے حضرت وہبؓ سے نقل ہے کہ سبطِ رسولؐ حضرت امام حسن علیہ السلام نے ایک خارجی سے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ سورۂ کہف کے یتیموں کا مال اللہ تعالیٰ نے کیوں محفوظ رکھا؟ اُس نے کہا کہ صرف اُن کے باپ کی نیکوکاری اور تقویٰ و طہارت اور اعمالِ صالحہ کے باعث......تو سیدنا امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ بخدا میرے باپ یعنی مولائے کائنات علیؑ پاک اور میرے جدِّ اقدس حضور تاجدارِ کونین، احمد مجتبیٰ محمد عربی ﷺ کی صالحیت اور نیکی اُن یتیم بچّوں کے باپ دادا کی نیکیوں سے بدرجہا زیادہ اور بہتر تھی......

شہزادۂ رسول سبطِ نبیؐ امام حسن رضی اللہ عنہ نے دراصل یہاں خارجیوں کے اُن فاسد خیالات اور باطل نظریات کا ازروئے قرآن ردّ فرما دیا جو اُس وقت کے خوارج اور ان کے پیروکار آج بھی اہلِ بیت رسول اور ذُرّیت علیؑ و بتولؑ کے بارے میں رکھتے ہیں۔

اہلِ بیت رسول ﷺ کا تعلق اور خونی رشتہ تو براہِ راست اُس ذاتِ اطہر سے ہے جس پر ایمان لانے ہی سے کوئی مسلمان کہلا سکتا ہے تو پھر حقیقت یہ ہے کہ ان کے امتیاز واختصاص اور معاشرے میں تعارفی علامات کی مخالفت کے لیے گھڑے جانے والے مفروضے دشمنی رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ اور اُن کی آل اطہار سے بغض و عداوت کی ترجمانی کرتے ہیں ، یہ قطعاً خدمتِ دین نہیں ہے...... بلکہ نجات و بخشش اُن کی غلامی میں ہے، سرکار حسن رضاؒ فرماتے ہیں،

باغ جنت کے ہیں بہرے مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلبیت

علامتِ نسب پر اعتراضات:

چونکہ ہمارے ہاں لفظ ''سیّد'' بطور نسب استعمال ہوتا ہے اور یہ صرف اولادِ سیّدہ زہراء بتول علیہا السلام جن کو ابناءِ رسول ﷺ ہونے کا شرف حاصل ہے، اُنہی کی ذُرّیت پاک کے ناموں کے ساتھ بولا اور لکھا جاتا ہے اِس کے متعلق شرعی دلائل و ثبوت حضرات پنجتن پاک کو بارگاہِ مُصطفوی ﷺ سے اس لفظ کا بطور شرف و سعادت عطا ہونا ہے۔ وہ تمام احادیث جن میں اِس لفظ یعنی ''سیّد'' کو خصوصیت کے ساتھ اِن نفوس قدسیہ کے لیے بیان کیا گیا ہے گزشتہ اوراق میں بحوالہ نقل کر دی گئی ہیں لیکن بعض لوگوں کو یہ دیکھ کر کہ لفظ ''سیّد'' نسب کے معنوں میں بولا اور لکھا جاتا ہے اپنے اندر شدید تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور اس اضطراب کا اظہار مختلف طریقوں سے کرتے ہیں......سب سے پہلے بطورِ دلیل وہ فرمان رسول پیش کرتے ہیں جو لفظ ''سیّد'' کی تحقیق کے تحت علامہ ابوالفضل ابن منظور نے لسانُ العرب میں نقل کیا ہے......یعنی

کُلُّ بَنِی اٰدَمَ سَیِّدٌ

Marfat.com

(تمام اولادِ آدم سیّد ہے)

یہ حدیث شریف پیش کرنے والوں پر حیرت ہوتی ہے کہ اگر اِس حدیث کے مطابق تمہارے نزدیک تمام اولادِ آدم سیّد ہے تو پھر تمہاری فکر کے معروف و غیر معروف عناصر کو نسب بدلنے اور اللہ اور رسول ﷺ کی لعنت کا مستحق ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

مفہوم اور وضاحت:

درحقیقت حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے اس ارشاد عالی شان سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد یعنی تمام انسان دیگر تمام مخلوقِ خدا اجمادات و نباتات وحیوانات کی نسبت سیّد ہے یعنی تمام مخلوقات سے اعلیٰ و افضل ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ اُسی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے...... دینی معلومات رکھنے والا بنیادی طالب علم بھی اِس قاعدے سے باخبر ہُوگا لیکن بُرا ہو تعصب اور عناد کا جو اتنا غیر مُبہم مفہوم بھی دل و دماغ میں اُتارنے سے قاصر ہے......

جواب کیا ہوگا؟

اگر یہاں خوارج کے اِس اعتراض کو درست تسلیم کرلیا جائے اور انہی کے اخذ کردہ معنی اور مفہوم کو سامنے رکھا جائے تو پھر ان سے پوچھا جائے گا بتائیے کیا خود سیّد الانبیاء ﷺ اولادِ آدم میں سے نہیں ہیں اگر ہیں اور یقیناً ہیں تو کیا تمام اولادِ آدم کی سیادت میں حضور ﷺ بھی

Marfat.com

برابر طور پر شریک ہیں اگر ایسا ہی ہے تو پھر آپ ﷺ کے اس فرمان ذیشان ...... اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخَرَ ...... سے تطبیق کیسے ہوگی ...... یعنی اس کا مطلب یہ کہ ایک طرف تو آپ پوری نسْل انسانی کو سید فرما رہے ہیں اور دوسری جگہ خود کو اولادِ آدم کا (سیّد) سردار فرما رہے ہیں ...... لہٰذا اِس حدیث شریف کا مطلب ہوگا کہ اولادِ آدم دیگر تمام مخلوق کی نسبت جس میں جمادات' نباتات اور حیوانات شامل ہیں' سید ہے ہاں اگر اب بھی کوئی اِس حدیث کے ظاہری معنیٰ مراد لینے پر بضد ہو تو پھر اُس سے یہ سوال کیا جائے گا کہ اس حدیث کے مطابق ساری اولادِ آدم سید ہے تو اس میں کفار' مشرکین' ملحدین' انادیق' فاسق و فاجر' زانی' شرابی بھی تو اولادِ آدم ہی میں شمار ہوں گے تو کیا اُنہیں بھی سیّد کہا جائے گا؟ ...... ایسا تو تصور کرنا بھی کفر ہے ...... غور تو کریں اِس فرمانِ نبوی ﷺ کے یہی ظاہری مفہوم و معنیٰ جو آج کے خوارج سمجھتے ہیں مراد لے لیے جائیں تو پھر حضور سیّد عالم ﷺ نے خود کو الگ اور جُدا طور پر سیّد کیوں فرمایا؟ آپؐ اِسی پر اکتفا فرما دیتے کہ تمام اولادِ آدم سیّد ہے ...... جیسا کہ کہا گیا ہے ......

کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ سَیِّدٌ ......

اور آگے اپنی سیادت کا بطورِ خاص الگ ذکر فرمایا ہے جو بلاشُبہ سیادتِ عظمیٰ ہے اور یہ صرف آپ کے ساتھ مختص ہے۔ اِسی طرح نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا، مولائے

Marfat.com

کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ، اور حضرات حسنین کریمین علیہم السلام کو سیّد کے اعزاز سے نوازا یہ سیادت مطلقہ ہے جو ان صاحبانِ مودّت کے ساتھ خاص ہے۔

شرفِ انسانی کی مثال:

اِس حدیث پاک کے صحیح مفہوم تک رسائی حاصل کرنے کے لیے ایک اور مثال سے اِس پر غور کیا جا سکتا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو باقی تمام مخلوقات کی انواع و اقسام پر برتری و فضیلت حاصل ہے یہ حکم کسی ایک فرد کے لیے نہیں ہے...... اس لیے کہ مخلوقات میں انسان کے علاوہ...... خدا کا عرش عظیم...... کعبۃ اللہ...... بیت المقدس...... بیت المعمور...... بلکہ تمام ملائکہ بھی شامل ہیں، تو کیا کوئی بدکردار یا مشرک و زندیق انسان خود کو ان تمام مخلوقات سے افضل سمجھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں...... نہ تو سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی کہہ سکتا ہے...... اِس طرح...... کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ سَیِّدٌ...... سے مراد لے کر کوئی انسان انفرادی طور پر خود کو سیّد نہیں کہہ سکتا...... اس لیے کہ یہاں رسالت مآب ﷺ نے تمام اولادِ آدم کو مجموعی طور پر سیّد فرمایا ہے نہ کہ فرداً فرداً...... پس حدیث شریف کے مطابق انسان کی سیادت باقی مخلوقات کے مقابلے میں ہے۔

سیادت مُطلقہ:

حضور نبی کریم ﷺ نے اِسی وجہ سے بطورِ خاص سیدہ فاطمۃ

Marfat.com

الزہراء سلام اللہ علیہا ...... مولا علیؑ ...... امام حسن مجتبیٰ ...... اور مجموعی طور پر حسنین پاک ...... کو سیّدہ اور سیّد کے لقب سے نوازا ہے ...... بالفرض ......

کُلُّ بَنِی آدَمَ سَیِّدٌ ......

سے آپ کی مراد وہی سیادت ہوتی جس کا اظہار اپنی ذات کے لیے فرمایا ...... یا سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لیے اور حسنین کریمین علیہم السلام اور مولا علی کرم اللہ وجہہ، کے لیے تو پھر یہ سب کچھ الگ فرمانے کی کیا ضرورت تھی؟ ...... پھر تو ...... کل بنی آدم سیّد ...... میں آپ سمیت تمام افراد شامل بھی تھے جو کہ دائرہ انسانیت میں داخل ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ بنی نوع انسان کی سیادت کا معاملہ اور ہے آپ ﷺ اور آپ کے اہل بیت کی سیادت کی نوعیت اور مقام ہی کچھ اور ہے ...... اولادِ آدم کی سیادت دیگر مخلوقات کے مقابلہ میں ہے اور اہلِ بیت علیہم السلام کی سیادت دیگر تمام اُمت کے مقابلہ میں ہے ......

سیّد کہلوانے کا حق:

چونکہ سیّدہ کا لقب طاہرہؑ کائنات سلام اللہ علیہا اور جناب امام حسن اور امام حسین علیہم السلام اور آپ کے والد گرامی کو سیّد کا لقب بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے عطا ہوا ہے یہ آپ ﷺ کی زبانِ اطہر وانور کا معجزہ ہے کہ لفظ سیّد جو عرب میں مختلف معانی میں بولا جاتا تھا اور لکھا جاتا تھا ...... اب صدیوں سے آپ کی اولاد اطہار کے لیے علامتِ نسب کے

Marfat.com

طور پر بولا اور لکھا جاتا ہے۔

لفظ شریف:

بلاد عرب میں بھی اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب کے لیے بطور شناخت ہر دور میں مخصوص القاب کا تعین اور اہتمام ہوتا رہا ہے۔ آج کل اکثر و بیشتر عرب ممالک میں اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالخصوص ذرّیتِ زہراء بتول سلام اللہ علیہا یعنی حسنی اور حسینی افراد کو شریف کہا جاتا ہے کیونکہ لفظ سیّد عرب میں کثرت استعمال کی بنا پر ہر صاحب عزت و شرف کے لیے بولا اور لکھا جاتا ہے اس لیے وہاں اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی حسنی و حسینی سادات کرام کے لیے شریف کا لفظ خاص ہے اور بلاد عجم بالخصوص برصغیر پاک و ہند میں اولاد حسنؑ و حسینؑ کے لیے لفظ سیّد ہی مخصوص ہے اور یہ انہی کے نسب پاک کی علامت ہے......

اولاد فاطمہ سلام اللہ علیہا کا امتیاز:

چونکہ سیّدہ خاتونِ جنتؑ اور آپ کی عترتِ طاہرہ کے لیے سیادت کا شرف خاص طور پر قرآن واحادیث سے ثابت ہے اور سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی اولاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد شمار ہوتی ہے جیسا کہ حضرات حسنین کریمین علیہم السلام کو ابناء رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جاتا ہے ان کی اولاد اطہار کو سیّد کہہ کر پکارنا اور سیّد لکھنا تاکہ یہ خاص ذریّتِ رسولؐ سمجھے جائیں اور ان کا امتیاز اور شناخت ظاہر ہو، ضروری ہے۔

آل سے مراد:

لفظ آل اصل میں اہل سے نکلا ہے اور اہل کے معنی اقارب اور گھر والے ہیں...... لسان العرب میں علامہ ابن منظور لکھتے ہیں کہ......

اَهْلُ الرَّجُلِ...... عَشِيْرَتُهٗ وَذَوُوْ قُرْبَاهُ وَاَهْلُ بَيْتٍ...... سُكَّانُهٗ...... وَاَهْلُ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَزْوَاجُهٗ وَبَنَاتُهٗ وَصِهْرُهٗ اَعْنِيْ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ (☆)

(یعنی آدمی کی اہل سے مراد اس کے کنبہ کے افراد اور اس کے نسبی اقرباء ہیں اور اہلبیت سے مراد...... گھر میں رہنے والے ہیں اور حضور ﷺ کے اہلِ بیت سے مراد آپ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کی صاحبزادیاں اور آپ کے داماد یعنی علی علیہ السلام ہیں...... آل چونکہ اہلِ لغت کے نزدیک اہل سے نکلا ہے اور اہل میں کنبہ کے نسبی اقرباء بھی شامل ہیں)

لفظ آل عربی محاورات میں اپنے وسیع معنیٰ میں بھی بولا جاتا ہے لیکن ہمارے ہاں مجموعی طور پر یہ خاندانِ رسول ﷺ کے لیے ہی بولا جاتا ہے۔

آلِ محمد ﷺ کون؟:

آلِ رسول ﷺ کا لفظ حضور ﷺ کی اولاد اور گھر والوں کے لیے ہی بولا جاتا ہے آج کل کچھ فتنہ پرور جو کہیں نہ کہیں سے لغوی تاویلوں کے ساتھ اس لفظ کا بھی وقار و شرف مجروح کرنے کی سعی میں

☆...... لسان العرب (جلد دوئم) مطبوعہ قم (ایران)

رہتے ہیں اور وہ پورا زور اس بات پر لگاتے ہیں کہ آلِ محمد ﷺ سے مراد صرف خاندانِ رسول ﷺ کے صاحبِ شرف لوگ نہیں بلکہ اس میں پوری اُمّت کے افراد شامل ہیں اب چاہے وہ نیک ہوں یا بد' فاسق و فاجر...... بلکہ تمام وہ لوگ جن کو اُمّت میں شمار کیا جائے گا وہ سارے کے سارے آل میں داخل ہیں۔

حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ...... یہ استدلال عقل وفکر کے اُصولوں کے خلاف ہے اور پوری اُمت کے نیک و بد مراد لینے والے اربابِ تحقیق سخت غلطی پر ہیں۔

دُرود شریف میں شامل:

دُرودِ ابراہیمی میں آلِ ابراہیم (علیہ السلام) کے الفاظ موجود ہیں اور آلِ ابراہیم (علیہ السلام) میں پوری قوم بنی اسرائیل بھی شامل ہے جس میں یہود و نصاریٰ بھی ہیں۔ آل سے مراد پوری اُمت لینے والوں سے سوال کیا جاسکتا ہے کہ بتایئے آپ جب...... وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِیْمَ ...... پڑھتے ہیں...... تو کیا آپ یہودیوں پر بھی درود بھیجتے ہیں؟ (نعوذ باللہ) حالانکہ اِس پر قرآن پاک گواہ ہے......

اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(جب اُنہوں نے کہہ دیا اپنی قوم سے کہ، ہم بیزار ہیں تم سے اور اُن معبودوں سے جن کی تم اللہ کے سوا پُوجا کرتے ہو)

Marfat.com

یعنی قرآن سے ثابت ہو گیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے خود اپنی قوم کے بُرے ظالم و مشرک لوگوں کو اپنی آل سے خارج کر دیا...... یہاں دُرود شریف...... وعلیٰ آلِ ابراھیم ...... سے مراد وُہ انبیاء علیہم السلام ہیں، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے مبعوث ہوئے اور جن کی تعداد تقریباً ستر ہزار کے قریب ہے وہی اِس شرف کے مستحق ہیں پس ثابت ہوا کہ آل کے لفظ میں اولادِ نسبی بدرجۂ اولیٰ شامل ہے تو پھر آل محمد ﷺ میں بھی اولادِ زہراء، سلام اللہ علیہا اور ابناء رسول ﷺ حسنین کریمین علیہم السلام کی اولادِ پاک اور آئمہ اہلبیتِ اطہار علیہم السلام سمیت تا قیامت ان کی ذُرّیت کے تمام افراد شامل ہیں جو صاحب ایمان ہوں گے۔

آلؑ اور اَصحابؓ

بعض کم علم لوگ خارجیوں کی اس فکر سے پریشان ہو جاتے ہیں جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہر متقی شخص حضور کی آل میں شامل ہے اگر ایسے شخص سے یہ پوچھ لیا جائے کہ...... صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاَصْحَابِهٖ...... درود شریف میں اگر آل سے مراد سارے متقی شامل ہیں تو پھر اصحابہٖ علیحدہ کہنے کی زحمت کیوں اُٹھاتے ہو کیا (نعوذ باللہ) تم صحابہ کرام علیہم الرضوان کو متقی نہیں مانتے؟ ان رشد و ہدایت کے ستاروں سے زیادہ تقویٰ شعار کون ہو سکتا ہے جن کو قرآن پاک نے...... اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ...... کی سند عطا فرمائی ہے...... اگر متقیوں کے سردار صحابہ

کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین متقی ہونے کے باوجود آل میں شامل نہیں ہیں تو پھر کس قاعدے سے تم ہر کس و ناکس کو پکڑ دھکڑ کر کے آل میں شامل کرنے کی مذموم حرکتیں کرتے ہو؟ اصل میں یہ آلِ رسول ﷺ کے متعلق تمہارا خبثِ باطن ہے جس کا اظہار تمہارے نہ چاہنے کے باوجود بھی کسی نہ کسی صورت میں ہوتا رہتا ہے۔

حُبّ آلِ محمد ﷺ کا صلہ:

اب تک اِس ضد اور ہٹ دھرمی پر ڈٹے ہوئے لوگوں سے ہمارا یہ بھی سوال ہے کہ اگر آلِ محمد ﷺ سے مراد پوری اُمت کے نیک بد اور فاسق و فاجر ہیں ......تو اِس فرمان رسولِ کونین ﷺ کا جواب کیا ہو گا، جس میں ارشاد ہوا......

اَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِیْدًا (۱)

(سن لو! جو شخص آلِ محمد ﷺ کی محبت پر فوت ہوا وہ شہید کی موت مرا)

طویل ترین حدیث پاک کے اِس جملے کا مطلب کیا ہو گا...... کیا فاسق و فاجر کی محبت' چور، اُچکے، بدعتی، ظالم سب کی محبت میں مرنے کا یہ صلہ ہے؟ کوئی شخص کسی چور کی محبت میں مرا اور چور کسی بدعتی ظالم کی محبت میں مرا تو کیا اِس کا صلہ شہادت ہو گا؟ ہرگز یہ مفہوم و مطلب نہ ہو گا...... کیونکہ آلِ محمد ﷺ سے مراد وہی صاحبانِ شرف و مودّت ہیں جن پر نماز میں دُرود پڑھا جاتا ہے جن کی مودّت اور محبت اجرِ رسالت کے

☆......تفسیر کبیر (علامہ رازی) جلد ۲۷ صفحہ ۱۶۵، ۱۶۶، تفسیر روح البیان جلد ۸ صفحہ ۱۳۱۲ تفسیر ابن عربی صفحہ ۴۳۳

Marfat.com

طور پر قرآن میں طلب کی گئی ہے جس کے متعلق حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا،

اِنْ کَانَ الرِّفضُ حُبَّ آلِ مُحَمَّدٍ
فَلْیَشْهَدِ الثَّقَلَانُ اِنِّیْ رَافِضُ

آل اور اُمت:

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا...... اے عائشہ رضی اللہ عنہا چھری لاؤ۔ پھر فرمایا کہ اسے پتھر سے تیز کرو میں نے ایسا ہی کیا...... پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مینڈھے کو پکڑ کے اٹھایا اور چھری سے اسے ذبح فرمایا...... اس کے بعد یہ دُعا فرمائی......

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ
وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ☆

(اللہ کے نام سے (ذبح کرتا ہوں) اے اللہ قبول فرما...... محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اور آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اُمتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے)

اِس حدیثِ مبارکہ میں مذکور دُعا اُن لوگوں کو اپنے نظریے پر نظرثانی کی دعوت دیتی ہے جو فرمانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کرتے ہیں کہ...... کُلُّ تَقِیٍّ وَّنَقِیٍّ وَهُوَ اَهْلِیْ...... کہ ہر متقی و پرہیزگار میری اہل (یعنی آل) ہے...... اگر ہر ایک متقی آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شامل ہو

☆...... سنن ابی داؤد جلد دوئم صفحہ ۳۰۔

Marfat.com

جاتا......تو رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آلِ محمد فرمانے کے بعد...... وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ...... ہرگز نہ فرماتے...... جب ہر متقی پہلے سے ہی آل میں شامل ہے تو اُمت کا علیحدہ ذکر کرنا ہے مقصد ثابت ہوگا...... اس دُعائیہ کلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ واضح ہوگیا کہ آل اور اُمت میں فرق ہے......آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الگ ہے......اور اُمّتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الگ ہے......جو لوگ بلا تخصیص ہر ایک پرہیزگار متقی کو آل میں شامل کرتے ہیں، اِس فرمانِ رسول کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ان کی اِس فکر کی تردید ہوتی ہے۔

تجاہل یا تغافل:

ایسے الفاظ جن کا استعمال ''علم'' کے طور پر ہوتا ہے وُہ ایک خصوصیت اپنا لیتے ہیں روز مرّہ کی بول چال اور محاورات میں ان کے وہی مرادی معنی ہی سمجھے جاتے ہیں اگرچہ لغت میں ان کے معنی وہ نہیں ہوتے......مثال کے طور پر آپ لفظ......مدینہ......کو ہی لیں اس کے معنی تو مطلق شہر کے ہیں اور یہ لفظ قرآن پاک میں بھی اِنہی معنوں میں استعمال ہوا ہے......باوجود اِس کے کہ اہلِ عرب کو اِس کے لغوی معنوں سے خوب آشنائی ہے پھر بھی عرب وعجم دونوں کے ہاں جب بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے مراد اِس کے لغوی معنی نہیں لیے جاتے بلکہ یہ خاص ہے اُس سرزمین کے لیے جو شہرِ مسکنِ رسول کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

اِسی طرح دیگر ایسے بے شمار الفاظ جیسے......کلمہ طیبہ......قرآن، صلوٰۃ، مسجد، غوث، قطب، ابدال، غوث اعظم......داتا گنج بخش، ظہر، عصر،

Marfat.com

مغرب' عشاء' بخاری شریف' نسائی شریف' ترمذی شریف وغیرہ ان تمام سے مراد ان کے لفظی معنوں کی بجائے مخصوص کلمات' احکام' کتب' اور شخصیات کی پہچان ہوتی ہے، بعینہ یہ لفظ سید بھی اب نسبِ رسول ﷺ کی پہچان کے لیے مخصوص ہو چکا ہے، جس کو اِسی لیے ہی بولنا اور لکھنا چاہیے' علماء حق نے بھی فنون و اصطلاحات اور لغت کی کتابوں میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ جیسا کہ ''دستور العلماء'' اور ''جامِعُ العُلُوم فی اِصطلاحاتُ الفُنُون'' میں ہے......

لفظ السّید ...... بِفَتحِ الاَوّل وَالثَّانِی اَلمُشَدّد ...... الرّئِیس ...... کَمَا یُقَال سَیّدُ القَومِ ...... اَی رَئِیسُھُم ...... ثُمَّ غَلَبَ فِی مَن کَانَ مِن اَولَادِ نَبِیّنَا ﷺ

(ص ۱۳۹ جلد دوئم بحوالہ حُسام الحسنین ص ۲۹)

کہتے ہیں کہ لفظ سیّد (اوّل مفتوح اور دوئم مشدّد) ...... رئیس کے معنوں میں ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے قوم کا سردار' اِس کے معنی ان کے رئیس یعنی سردار کے ہیں ...... پھر یہ لفظ کثرت کے ساتھ ہمارے نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی اولادِ اطہار کے لیے بولا جاتا ہے۔

لغو استدلال:

دورِ حاضر کے بدنصیب خارجیوں نے ان تمام حقائق سے چشم پوشی کی وہ روش اختیار کر رکھی ہے جو ان کے اکابر و اصاغر نے امیر المومنین مولائے کائنات سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ان کی

Marfat.com

اولادِ اطہار کے ساتھ اُس وقت اپنائی ہوئی تھی جب سرِ عام منبروں پر براہ راست آلِ رسول ﷺ پر سب وشتم کیا جا رہا تھا اُسی قلبی عداوت کا اظہار آج بھی اُن خطیبوں کے کلام وزبان پر نمایاں ہے جو اہلِ حق کی مخالفت اوران خوارج کی ترجمانی کا بیڑا اُٹھائے ہُوئے ہیں۔ آئے روز جدید تحقیق کے نام پر نت نئے خود ساختہ مفروضے اور گمراہ کن نظریات پیش کرتے ہوئے اپنی علمی مفلسی اور حرماں نصیبی کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔ کفار کے حق میں نازل ہونے والی آیات کو آلِ رسول ﷺ پر چسپاں کرنا ان کا محبوب مشغلہ بن چکا ہے۔

ذیل میں نمونے کے طور پر وہ قرآنی آیات جس کو موضوعِ سخن بنا کر بے سروپا تاویلوں کے ذریعے گھنٹوں منبرِ رسول پر بیٹھ کر خارجیت کے وکیل اپنے خبثِ باطن کا اظہار کرتے دکھائی دیتے ہیں اور یہی آیت مبارکہ جس سے وہ نسبتِ رسول ﷺ کی توقیر وعظمت اور سیادت پر رکیک حملے کر کے لذت محسوس کرتے ہیں، آیئے یہاں ان کے اِس لغو استدلال اور شرمناک حرکت کا جائزہ لیتے ہیں...... آیت قرآنی یہ ہے......

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ○ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ○

(جس دن اُن کے منہ اُلٹ اُلٹ کر آگ میں تلے جائیں گے کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا ہوتا اور رسول ﷺ کا

Marfat.com

حکم مانا ہوتا اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو اُنہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا......)

(ترجمہ کنزالایمان) (پارہ ۲۲ سورہ احزاب آیت ۶۶ '۶۷)

سیاق وسباق کے حوالے سے صاف ظاہر ہے کہ یہ آیت مبارکہ کفار کے بارہ میں نازل ہُوئی ہے اور اس میں اُن کے کفر اور سرکشیوں، نافرمانیوں کی سزا کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ وہ جب اپنے انجام کو پہنچیں گے تو کہیں گے کہ......اے کاش ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے، اپنے وڈیروں کے کہنے پر نہ چلتے جنہوں نے ہمیں بہکا دیا ہے...... یہاں پر ''سادتنا'' سے وہ سردار مراد ہیں جن کی سرداری کو کفار نے تسلیم کر رکھا تھا۔ لفظ ''سادتنا'' سے خارجیوں کا شرمناک استدلال سنیے، کہتے ہیں کہ اس آیت میں یہ لفظ ''سادتنا'' سیّد کی جمع ہے...... یہ بطور خاندان عرف وعلم نہیں ہے بلکہ مشترک ہے جو خاندانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی بولا جاتا ہے اور جہنمیوں کے سرداروں کے لیے بھی آیا ہے لہٰذا اِس کے اشتراک کی وجہ سے......''سادۃ'' سے کوئی امتیاز نہ رہا ہے۔ اِن کی اِس سفا کی پر اور بھونڈے پراپیگنڈے پر علماء حق نے شدید گرفت فرمائی ہے، چنانچہ اِس پر مدلل تبصرہ کے لیے دیکھئے ''حسّام الحسنین علیٰ منحرِ الکاذبین اعنی به وقایة نیتلة نبی الحرمین''...... لکھتے ہیں یہ دلالتِ لفظی ہے اور علماءِ اُصول نے علوم قرآنی میں دلـلت اللفظ

Marfat.com

علی الاحکام کی چار قسمیں بیان کی ہیں۔

(۱)دلالت العبارۃ (۲)دلالت الاشارۃ

(۳)دلالت النص (۴) دلالت الاقتضاء

......یعنی الفاظِ قرآنیہ اپنے جن معانی و مقاصد پر دلالت کرتے ہیں وہ دلالت نصِ شرعی انہی چار قسموں پر منقسم ہے یعنی اگر دلالت مقصودہ ہو تو وہ عبارت قرآنیہ ہے تو یہ عبارۃ النص ہوئی اور اگر دلالت غیر مقصودہ ہو تو یہ اشارۃ القرآنیہ ہے اسے اشارۃ النص کہتے ہیں مذکورہ دونوں دلالت النص علی الحکم بالفظ نفسہ کی قسمیں ہیں اور لفظ سے فہم لغوی کے حال کی دلالت کو دلالت النص کہتے ہیں اور یہ علاّمہ تفتازانی کی تقریر التلویح علی التوضیح سے مستفاد ہے اور امام سرخسی حنفی علیہ الرحمۃ (صاحبِ مبسوط) نے بھی اپنے اصول میں اِسی کو مقرر کیا ہے......اربابِ ذی فہم کے سامنے علماء اُصول کی بحث نقل کرنے کے بعد اِن کا سوال اُن لوگوں سے ہے کہ جن کا یہ کہنا ہے کہ یہ لفظ سیّد مشترک ہے۔اس کا نسب کے لیے استعمال فضیلت کا باعث نہیں بلکہ جہنمیوں کے سرداروں کے لیے قرآن پاک میں آیا ہے۔

حضور والا!......آپ کی یہ دلالت استخراجاً کیا درجہ رکھتی ہے......اور اِس سے آپ نے جو حکم اخذ کیا کہ لفظ سید جہنمیوں کے بڑوں کے لیے بھی آیا اور اولاد فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، دونوں کا حال ایک جیسا ہے......اب جب آپ نے اپنے بیان کردہ اس نکتہ میں

Marfat.com

مجموعاً اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بھی لٹا رکھا ہے.....تو پھر کیا آپ کے اِس نظریہ میں حضور ﷺ کے مقرر کردہ اور بیان فرمائے ہُوئے.....سیّدَ اشبابِ اَھلَ الجَنّۃِ ..... کے سید بھی آ گئے کیونکہ آپ کے نزدیک دونوں جگہ ایک ہی ہے.....مراد بھی آپ ایک ہی لیتے ہیں.....اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا بیان کہ یہ جنتیوں کے سردار ہیں اور آپ کا بیان کہ..... ''لفظ ایک ہے کچھ فرق نہیں پڑتا''..... اِسی کتاب میں آگے مزید وضاحت طلب کرتے ہُوئے ان حضرات سے چند مثالوں کی صورت استفسار کیا گیا ہے..... جو صاحبان عقلِ سلیم کے لیے قابلِ توجہ ہے اور معترضین کے لیے تازیانہ عبرت بھی ہے۔

.....لکھتے ہیں جب لفظ سیّد ایک ہی ہے، اس طرف ہو یا اُس طرف..... کچھ فرق نہیں پڑتا اور حکم بھی دونوں کا ایک ہی ہے..... کیونکہ اشتراکِ لفظی ہے.....تو پھر میاں آپ کا جواب کیا ہوگا۔بَشَراً رَسُولاً .....اور آگے.....اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ ..... فَقَالُوا اَلْبَشَرُ یَھْدُوْنَنَا..... میں بھی لفظ بشر آیا ہے علاوہ ازیں آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کے لیے .....یعنی ذرّیتِ بنو آدم کے لیے چاہے وَہ مرد ہو یا عورت ، کافر ہو کہ مومن، مشرک ہو یا موّحد..... سب کو بشر ہی بولا گیا ہے..... بلکہ..... بشراً سویاً..... حضرت جبریل علیہ السّلام کے لیے بھی بولا گیا ہے،تو اِس اشتراکِ لفظی کی وجہ سے دلالۃ النص علی الحکم بھی ایک ہی ہے.....؟ یا پھر ہر ایک کی بشریت جُدا جُدا

Marfat.com

ہے......یعنی دلالۃ اللفظ علی الحکم پر مقام جُد اجُدا ہے۔
پس ثابت ہوا کہ......

حضرت کی ہرزہ لافی کچھ مستند نہیں ہے
کہنے کی ایک حد ہے بکنے کی حد نہیں ہے

درج بالا سطور جس دستاویز سے نقل کی جا رہی تھیں جن کا یہاں پر بیان کرنا ضمناً تھا تا کہ لفظ سیّد کی وضاحت جاننے میں آسانی ہو سکے دراصل یہ ایک واعظ کی تقریر کا ردِ عمل تھا۔ ہمارے ہاں ایسے واعظین بھی موجود ہیں جو صرف ذاتی منفعت کے حصول کے لیے اہلِ ثروت کی قصیدہ خوانی الاپنے میں حد درجہ غلو کرتے دکھائی دیتے ہیں ان کے خود ساختہ نسب پر ایسی دلآویز حاشیہ آرائی فرماتے ہیں جس کی بازگشت سے اہلِ حق کے دل لرزتے ہیں اور ان کی خدا کے خوف سے اِس بے نیازی کو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بے حیائی اور بدتمیزی کے اِس روّیے پر محراب و منبر بھی لاحول کا ورد کرتے سنائی دیتے ہیں۔ کسی کے علمی کارناموں اور دینی خدمات کا اعتراف ایک مستحسن عمل ہے لیکن کسی کا علم، تقویٰ، منصب طریقت اور خدماتِ دین اس کے نسب کی تبدیلی کا باعث تو ہرگز نہیں ہو سکتے...... بزرگ علماء کرام مبتدی علماء و خطبا کی حوصلہ افزائی اور اپنی وسیع الظرفی کے پیش نظر ان کے لیے القاب و خطابات کے انتخاب میں محبت کا اظہار کرتے ہوئے بڑی فیاضی سے کام لیتے ہیں اس سے ان کا مقصد صرف ان نوخیز خطباء و مدرسین کی تربیت اور

Marfat.com

دین سے وابستگی کے شوق میں مزید اضافے کی تمنا ہوتی ہے لیکن یہ معاملہ کچھ اور ہے اس کے برعکس کسی کو اُس کی دولت اور شہرت کے باعث نسبی اسناد تفویض کرنا سراسر ظلم اور ناہنجاری ہے اور اِس کو آلِ پیغمبر ﷺ کے ساتھ غداری کہا جاتا ہے۔

تبدیلی نسب حرام:

دُنیاوی عزت وشہرت کی خاطر نسب تبدیل کرنے والے خدا اور اُس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کے سوا کچھ نہیں حاصل کر سکتے۔ دنیا و آخرت میں ان کے لیے ذلت اور رسوائی ہے روزِ قیامت ایسے لوگوں کا کیا حال ہوگا جنھوں نے خود کو اولا درسول ﷺ کی طرف منسوب کیا اور یہ بہتان باندھا۔ اِن نفوس قدسیہ پر کہ وہ اپنے باپ کی بجائے ان کے نطفہ سے ہے۔ اِس پر بے شمار فرامین رسالت مآب ﷺ کا ذخیرہ کتب احادیث میں روایات کی کثرت کے ساتھ موجود ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ نا قابلِ معافی جرم ہے اس کا مدعی بد بخت لعنت کا سزاوار جہنمی اور مرتکب کفر ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

تاجدار انبیاءؑ سیّد المرسلین ﷺ کا ارشادِ پاک جو بخاری و مسلم میں موجود ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے،

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ

Marfat.com

يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرُاَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ۔

(بخاری شریف جلد سوئم' کتاب الفرائض)

(فرماتے ہیں کہ میں نے خود نبی ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جس نے کسی غیر کو اپنا باپ بنایا اور وہ جانتا ہو کہ یہ اس کا باپ نہیں ہے تو ایسے شخص پر جنت حرام ہے)

بخاری شریف میں ہے کہ اِس حدیث کو جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا گیا......

فَذَكَرْتُهٗ لِاَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهٗ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِىْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

تو آپ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے اس حدیث کو سنا اور اپنے آقا کریم ﷺ سے سن کر اِس کو اپنے دِل میں محفوظ بھی رکھا ہے۔

نسب بدلنا کفر ہے:

بخاری شریف میں دوسری روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا......

قَالَ لَاتَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ وَهُوَ كُفْرٌ

(بخاری شریف کتاب الفرائض باب من ادعی الی غیر ابیہ)

(آقا کریم ﷺ) فرمایا تم اپنے باپ دادوں سے منحرف نہ ہو

Marfat.com

(دوسروں کو اپنا باپ نہ بناؤ) جس شخص نے اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کو باپ بنایا اُس نے کفر کیا۔

حضرت ابوذرؓ کی روایت:

بخاری و مسلم میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،

اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ مِنْ رَجُلٍ اِدَّعٰی لِغَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُہٗ اِلَّا کَفَرَ (بخاری و مسلم)

(حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرے تو اس نے کفر کیا۔)

نسب بدلنے والا ملعون ہے:

بخاری و مسلم میں حضرت یزید بن شریک سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اِس طویل حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں،

وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوِانْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَایَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔

(بخاری و مسلم بحوالہ ریاض الصالحین ص ۳۷۳ (عربی)

Marfat.com

جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرے یا غلام اپنے آقا کے سوا کسی دوسرے کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرے تو اس پر بھی لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اور قیامت کے دِن اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا اور نہ کوئی فدیہ......

ایسے عاقبت نا اندیش لوگوں کی ہمارے دور میں آئے روز ایک بھرمار دیکھنے میں آ رہی ہے جو شہرت اور عزت کی ہوس میں اپنے نسب کو بدلنے کا کھلے بندوں ارتکاب کرتے ہُوئے بھی کچھ شرم محسوس نہیں کرتے کیونکہ وہ بے شرم ہیں اگرچہ ان کی خواہش کے مطابق ان کو معاشرے میں عزت کی بجائے ذلت اور رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

خود کو نسب بدل کر سیّد کہلوانے کا شوق بالخصوص ان خاندانوں میں زیادہ فروغ پا رہا ہے جن کے آبا واجداد کا تعلق تصوف و طریقت اور خانقاہوں سے تھا چونکہ انہوں نے اپنے کردار، محنت، عبادت، ریاضت اور تقویٰ کی بناء پر لوگوں کے دلوں میں ایک مقام حاصل کیا اور قدر و منزلت حاصل کی تاہم بعد میں اُن کی ناخلف اولاد علمی اور عملی طور پر بالکل کورا ہونے کے سبب وہ مرتبہ تو حاصل نہ کر سکی مگر یہ ترقی ضرور حاصل کر لی کہ خود کو سید کہلوانا شروع کر دیا تاکہ لوگوں سے اس طرح عزت کروا سکیں۔ ایسے کذاب لوگوں کا یہ عالم ہے کہ بعض پیشہ ور، وعظ فروش مولویوں، نام نہاد خطیبوں، بے علم مقتدیوں کے روّیوں سے ستائے ہوئے چند ائمہ مساجد کو اپنے گرد جمع کیے ہوئے ہیں اور ان سے اپنی سیادت کے

Marfat.com

جھوٹے قصیدے سنتے ہیں اور پھر ان مفلس و مسکین لوگوں پر اپنے انعام و اکرام کے دروازے کھول دیتے ہیں کیونکہ ان کی حرام کی کمائی کا مصرف ایسے حرام کاموں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

وہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ سیادت اگر دولت سے خریدی جا سکتی یا حکومتی تاج و تخت کے باعث اس کا حصول ممکن ہوتا تو فرعون اور یزید کو ضرور حاصل ہوتی مگر یہ حقیقت ہے کہ ایسا ہرگز نہ ہوسکا۔ تختِ شام پر بیٹھے یزید لعین اور اُس کے تنخواہ دار مدّاح ابنِ زیاد' مروان' خولی' شمر' حرمل وغیرہ کو سوائے لعنت کے کچھ نہ ملا جبکہ دشتِ غربت میں کئی دنوں سے بھوکے پیاسے، کٹے پھٹے لاشوں میں صداقت کا علم اُٹھائے خدا کی بے نیازی' قرآن کی عظمت' مصطفیٰ کریم ﷺ کی رسالت، آلِ محمد کی طہارت کا خطبہ دینے والے خطیبِ نیزہ اور اِن کے بچوں کو یہ شرف حاصل ہُوا کہ اُمت کی حقیقی سیادت و سرداری اِن کا مقدر بن گئی۔ ایسے لوگ آلِ پیغمبر کے دشمن ہیں، خاندان زہراء سلام اللہ علیہا کے باغی ہیں اور شہرت اور دولت کے یہ پجاری دین کے سوداگر ہیں۔

انہوں نے دُنیاوی حرص و ہوس میں دین اور ایمان کو بیچ ڈالا ہے۔ یہ یزید اور مروان کے خاندانی قصیدہ گو، ازلی و ابدی بدبخت ہیں' ان کو اللہ کے آخری رسول ﷺ کے فرامین کا کچھ بھی پاس نہیں ہے اور بلا شبہ ایسے لوگ بروزِ حشر شفاعتِ رسول سے محروم رہیں گے۔ ایسے شخص کی بیعت حرام اور اُس کی اقتداء میں نماز باطل ہے...... بلکہ سچ تو یہ ہے کہ،

Marfat.com

رکھتا ہے دل میں بغض جو آلِ رسولؐ سے
ایسے فقیہہ شہر کی تعظیم چھوڑ دو
جو شہر و بابِ علم سے رکھتی ہے دُور، دُور
اُس درس گاہِ کفر کی تعلیم چھوڑ دو

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کا فرمان:

سیادت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کے بارے میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان علامہ شبلنجی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب نور الابصار میں نقل فرمایا ہے، آپ کا ارشاد ہے،

مَنِ ادَّعٰی الشَّرْفُ كَاذِبًا يُضْرَبُ ضَرْبًا وَجِيْعًا ثُمَّ يُشْهَرُ وَيُحْبَسُ طَوِيْلًا حَتّٰى يَظْهَرَ لَنَا تَوْبَتُهٗ لِاَنَّ ذَالِكَ اسْتِخْفَافٌ مِنْهُ بِحَقِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

جو شخص سیّد ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے اُسے سخت مارا جائے اُس کی تشہیر کرائی جائے اور کافی عرصہ قید میں ڈالا جائے یہاں تک کہ ہمارے سامنے اُس کی توبہ واضح ہو جائے ...... کیونکہ اُس کی طرف سے یہ بات رسول پاک ﷺ کے بارے میں گستاخی پر مبنی ہے......

آگے علامہ شبلنجی لکھتے ہیں......

وَمَعَ ذَالِكَ كَانَ يَعَظِّمُ مَنْ طُعِنَ فِىْ نَسَبِهٖ وَيَقُوْلُ لَعَلَّهٗ شَرِيْفٌ فِىْ نَفْسِ الْاَمْرِ (۱)

☆......نور الابصار فی مناقب اہل بیت النبی المختار صفحہ ۱۱۷ (مطبوعہ مصر)

اس کے باوجود وہ ایسے سادات کی تعظیم بھی کیا کرتے تھے جن کے نسب پر اعتراض کیا جاتا تھا اور فرماتے تھے کہ شاید وہ حقیقت میں سیّد ہی ہو۔

احترام سادات:

علامہ شیخ شبلنجی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ابوبکر بن عیاش علیہ الرحمۃ کا فرمان ہے کہ میں نے حضرت علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرمایا کرتے تھے،

یَقُوْلُ مِنْ حَقِّ الشَّرِیْفِ عَلَیْنَا اَنْ نَفْدِیَہٗ بِاَرْوَاحِنَا السِّرِیَانِ لَحْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَدَمِہٖ اَکْرِیْمَیْنِ فِیْہِ فَھُوَ بِضْعَۃٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلِلْبَعْضِ فِی الْاَجْلَالِ وَالتَّعْظِیْمِ وَالتَّوْقِیْرِ مَا لِلْکُلِّ وَحُرْمَۃُ جُزْئِہٖ بَعْدَ مَوْتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَحُرْمَۃِ جُزْئِہٖ حَیًّا عَلٰی حَدٍّ سَوَاءٍ (☆)

شریف یعنی سیّد کا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم اُس پر اپنی جانیں فدا کریں کہ اُسے رسالت مآب ﷺ کے جسم اقدس کا رشتہ انتساب نصیب ہے اور حسنین کریمین علیہم السلام کا خون اُس کے رو ریشہ میں گردش کر رہا ہے۔ وہ آپ کا جگر گوشہ ہے۔ احترام و تعظیم کا حکم جزو کے لیے بھی کل کے مانند ہے' کیونکہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد جد اطہر کے جزو کا احترام بالکل اُسی طرح ہے' جس طرح حیات مبارکہ میں اُس جزو کی عزت و توقیر تھی۔

☆..... نور الابصار (فی مناقب اہل بیت النبی المختار) صفحہ ۱۱۷

Marfat.com

اِس سے آگے مزید لکھتے ہیں کہ بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ،

وَمِنْ حُقُوقِ الشُّرَفَاءِ عَلَيْنَا وَإِنْ بَعُدُوا فِي النَّسَبِ اَنْ نُؤْثِرَ رِضَاهُمْ عَلٰى اَهْوَائِنَا وَشَهْوَاتِنَا وَنُعَظِّمَهُمْ وَنُوَقِّرَهُمْ وَلَا نَجْلِسُ فَوْقَ سَرِيْرٍ وَهُمْ عَلَى الْاَرْضِ (نورالابصار صفحہ ۱۱۷)

(سادات کا یہ حق ہے (اگرچہ وہ نسب میں بعید بھی ہوں اس کے باوجود) ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنی آرزوؤں اور خواہشات پر اُن کی رضا کو مقدّم سمجھیں اور اُن کی تعظیم وتوقیر بجالائیں اور جب وہ زمین پر بیٹھے ہوں تو ہم چارپائیوں پر نہ بیٹھیں۔)

نسب رسول ﷺ کی حفاظت لازم ہے

علامہ ابن حجر الہیتمی المکی رحمۃ اللہ علیہ نسب رسول ﷺ کی حفاظت کے متعلق لکھتے ہیں کہ اِس مسئلہ میں تمام مسلمانوں کو غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے خاص توجہ دینی چاہئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں......

يَنْبَغِيْ لِكُلِّ اَحَدٍ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ غَيْرَةٌ عَلٰى هٰذَا النَّسَبِ الشَّرِيْفِ وَضَبْطِهٖ حَتّٰى لَا يَنْتَسِبَ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اِلَّا بِحَقٍّ وَلَمْ تَزَلْ اَنْسَابُ اَهْلِ الْبَيْتِ النَّبَوِيِّ مَضْبُوْطَةً عَلٰى تَطَاوُلِ الْاَيَّامِ وَاَحْسَابُهُمُ الَّتِيْ بِهَا يَتَمَيَّزُوْنَ مَحْفُوْظَةً عَنْ اَنْ يَدَّعِيْهَا الْجُهَّالُ......

(الصواعق المحرقہ ص ۱۱۳ مطبوعہ مصر)

Marfat.com

(ہر انسان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے نسبِ پاک اور اس کے انضباط پر غیرت کا مظاہرہ کرے تاکہ بغیر استحقاق کے کوئی فرد رسالت مآب ﷺ سے اپنا رشتہ منسوب نہ کر سکے یہی وجہ ہے کہ فسادات زمانہ کے باوجود حضور ﷺ کے انساب درست چلے آ رہے ہیں اور جن کمالات کے باعث وہ ممتاز ہیں اِس بات سے محفوظ ہیں کہ جاہل اور پست فطرت لوگ اُن کے مُدّعی ہو سکیں۔)

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کا قرآنی استدلال:

حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو عارفین وارثِ علوم خفی وجلی تسلیم کرتے ہیں۔ آپ علم وعرفان میں مینارۂ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ملتان شریف میں کسی شخص نے آپ سے یہ سوال کیا کہ ہمارے ہاں سادات کی نسبت زیادہ تعظیم وتکریم کی جاتی ہے اور اس کا سبب اُن کا نسب پاک کہا جاتا ہے، کیا اِس کا ثبوت قرآنِ مجید کی کسی آیت یعنی نص سے ثابت ہے، تو آپ نے ایسا خوبصورت استدلال پیش فرمایا کہ جس نے سوال کرنے والے کو بالکل خاموش اور لاجواب کر دیا۔ احترام سادات کے متعلق آپ نے قرآن مجید کی اِس آیہ کریمہ کو بطور حجت پیش کیا......

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ

(سورہ الزخرف آیت ۸۱)

(یارسول اللہ ﷺ) آپ فرمادیجیے کہ اگر خداوند کریم کا کوئی بیٹا

Marfat.com

ہوتا تو میں سب سے پہلے اُس کی عبادت کرتا۔ یعنی بیٹے کی عبادت کا سبب اُس کا نسب ہوتا۔"

(ملفوظاتِ مہریہ ص ۴۵ و نام و نسب ص ۱۹)

کیونکہ بیٹا یعنی اولاد اپنے باپ کے گوشت اور خون کا جز ہوتا ہے اور جز کا وہی حکم ہوتا ہے جو کل کا ہوتا ہے، جیسے قرآن پاک کی آیت قرآن مقدس کا جز یعنی حصّہ ہیں اور کسی ایک آیت کی توہین یا انکار پُورے قرآن کی توہین اور انکار تصور کیا جائے گا لہٰذا اولادِ رسول ﷺ خونِ رسولؐ ہے اور آپ کے جسم اطہر کے اجزاء مبارک ہیں لہٰذا ان کے احترام و مرتبت کا لحاظ ہر مسلمان کے ایمان کی سلامتی کے لیے ضروری ہے۔ سادات کے نسب پاک کی تحقیر توہین رسالت کے ضمن میں آئے گی ...... یہاں اُن لوگوں کو بھی ہوش کے ناخن لینا چاہئیں جو ہر ایسے ویسے کو سیّد کہہ دیتے ہیں تو ایسے حضرات سے بھی پوچھا جائے گا کہ کیا سیّد یعنی اولادِ رسولؐ اجزاء رسول ﷺ نہیں ہیں ......؟ اور اگر واقعی ہیں اور فی الحقیقت ہیں ...... اور یہ بھی کہ جز کا انکار کل کا انکار ہوگا، جیسے کہ اوپر بیان ہوا کہ قرآن کریم کی آیت جز ہیں اور اگر ایک آیت کا کوئی فرد انکار کرے تو پورے قرآن کا انکار ہوگا اسی طرح اگر آیاتِ قرآنیہ میں کوئی ایک آیت اپنی طرف سے شامل کر لی جائے جو اِس کا جز نہ ہو تو یہ بھی صریحاً کفر ہے۔ اسی طرح جو اولادِ رسولؐ نہیں وہ جزوِ رسولؐ ...... نہیں اور جو جز نہیں اُس کو جز میں شامل کرنا اور یہ کہنا کہ یہ ذُرّیتِ پیغمبر

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے دراصل بہت بڑا کفر ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کا جواب:

علامہ شبلنجی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ عباسی خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے پوچھا کہ آپ کس طرح خود کو اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں کیونکہ آپ تو اولاد علی کرم اللہ وجہہ، ہیں اور نسب ہمیشہ باپ سے چلتا ہے نہ کہ ماں کی طرف سے۔

اِس سوال کو سنتے ہی آپ نے فوراً پڑھا......

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ وَمُوْسٰی وَھٰرُوْنَ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ ○ ....(القرآن)

اور اُس کی اولاد یعنی حضرت ابراہیم علیہ السّلام میں سے داوٗدؑ سلیمانؑ ایوبؑ یوسفؑ موسیٰ اور ہارون علیہم السّلام کو (ہدایت عطا کی) اور ہم نیکوکار بندوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اور ذکریاؑ یحیٰی، عیسیٰ اور الیاس علیہم السّلام کو بھی۔

اِس آیت کریمہ کو بطور دلیل پیش فرما کر مسکت جواب دیا کہ وہ خاموش ہوگیا، آپ نے فرمایا......

وَلَا لِعِیْسٰی اَبٌ وَاِنَّمَا اُلْحِقَ بِذُرِّیَّۃِ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قِبَلِ

Marfat.com

اِمِّہٖ کَذٰلِکَ اَلْحَقْنَا بِذُرِّیَّۃِ النَّبِیِّ مِنْ قِبَلِ اُمِّنَا فَاطِمَۃَ۔ (۱)

(...... کہ عیسیٰ علیہ السّلام کے باپ نہیں تھے اس لیے جس طرح اُن کے نسب کو اُن کی والدہ ماجدہ سیّدہ مریم سلام اللہ علیہا کی جانب سے انبیاء کے ساتھ ملا دیا گیا ہے اسی طرح ہمارا نسب ہماری والدہ ماجدہ سیّدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ملتا ہے۔)

ہارون الرشید کے اِس معقول قسم کے عقلی سوال کا جواب ایک لمحہ کے اندر قرآن کریم کی آیت سے استدلال کی صورت میں پیش کر کے لاجواب کرنا وارثِ علومِ نبوّت کا ہی کمال ہے۔ عباسی خلیفہ کا یہ اعتراض کرنا کہ آپ اولادِ علی کرم اللہ وجہہ، تو کہلا سکتے ہیں مگر اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لیے نہیں کہلا سکتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے دادا نہیں، نانا ہیں اور نسب کبھی نانا سے نہیں چلتا۔ اِس پر آپ کا قرآن مجید کی اِس آیت سے استدلال فرمانا جس کا مفہوم یہ تھا کہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے داؤد' سلیمان' ایوب' یوسف' موسیٰ' ہارون' ذکریا' یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس علیہم السلام ہیں ...... آپ نے فرمایا کہ اِس آیت پر غور کرو کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر اُن انبیاء کی صف میں کیوں ہُوا جن کے باپ تھے؟ حالانکہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہ تھا ...... اِس اعتبار سے تو آپ کا ذکر اس صف میں نہیں آنا چاہئے تھا، اب ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو باپ کا مقام دے کر ہی عیسیٰ علیہ السلام کا نام باپ دادا والے

☆ ......نور الابصار فی مناقب نبی المختار (مطبوعہ مصر) صفحہ ۱۳۴

Marfat.com

انبیاءِ عظام میں رکھا گیا اور حضرت سیّدہ مریم سلام اللہ علیہا کو ''اُبُوّة'' کا درجہ اس لیے دیا گیا کہ وہ صرف حضرت ذکریا علیہ السلام کی کفالت میں رہیں...... اُن کی حقیقی بیٹی تو نہ تھیں۔ قوم بنی اسرائیل کی ایک نیک و پارسا خاتون جو اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی (حضرت داؤد علیہ السلام) کی کفالت میں رہیں ان کا تو یہ مقام ہو سکتا ہے کہ اُنہیں اپنے بن باپ کے بیٹے کے باپ کے درجہ پر فائز کر دیا گیا تو اُس خاتون کے متعلق تمہاری کیا رائے ہو گی جو سید الانبیاء کی حقیقی صاحبزادی ہوں...... اُنہیں باپ کا درجہ کیوں اور کیسے نہیں دیا جا سکتا؟

عقلی جواب:

اپنی مشہور زمانہ تصنیف ''شرافتِ سادات'' میں حضرت محدث ہزاروی علیہ الرحمۃ نے کتابِ اتحاف مطبوعہ مصر کے حوالے سے لکھا ہے کہ معروف عباسی خلیفہ ہارون الرشید نے مذکورہ بالا سوال کرتے ہوئے سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ آپ قرآنی دلیل دینے سے پہلے مجھے عقلاً ایسی برہان پیش کریں جس سے واضح ہو سکے کہ واقعی اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا اولادِ رسول ﷺ ہے...... آپ نے برجستہ اُسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا...... تم کچھ دیر کے لیے تصور کر لو کہ حضور ﷺ ظاہری طور پر بحیاتِ عنصری تشریف فرما ہیں...... ایسی صورت میں اگر تم سے آپ ﷺ تمہاری بیٹی کا رشتہ خود اپنے لیے طلب فرمائیں تو کیا تم دو گے؟ ...... ہارون بولا بخدا ضرور دوں گا اور ایسا ہونے پر عرب و

Marfat.com

عجم پر فخر کروں گا...... امام نے فرمایا ایک بار پھر سوچ کر اقرار کرو کہنے لگا...... ہاں بالکل اقرار ہے...... بس پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا تم خود اِس بات کا فیصلہ دے چکے ہو کہ ہم اولاد فاطمۃ الزہراء ہی اولادِ رسول ﷺ ہیں تم اولادِ رسول نہیں ...... کیونکہ تم سے سرکارِ رسالت مآب ﷺ اپنے لیے رشتہ طلب فرما سکتے ہیں اور تم دے سکتے ہو جبکہ ہمارے متعلق ایسا تصور کرنا بھی جائز نہیں خلیفہ ہارون بولا کیوں؟ فرمایا...... لِاَنَّہٗ وَلَدَنَا وَلَمْ یَلِدْکُمْ ...... ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیٹی کی اولاد ہیں اور اولاد کی اولاد ہمیشہ اولاد ہی ہوتی ہے تو اپنی اولاد کے متعلق ایسا تصور کرنا بھی ناجائز ہے تم چونکہ آپ ﷺ کی صُلبی اولاد نہیں بلکہ آپ ﷺ کے چچا کی اولاد ہو...... لہٰذا اسی ضابطے اور قانون کے مطابق ہم اولادِ رسول ﷺ ہیں لیکن تم ہرگز اولادِ رسول ﷺ نہیں کہلا سکتے ...... اِس عقلی اور قطعی جواب کو سن کر خلیفہ ہارون الرشید مبہوت رہ گیا......

اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا جزوِ رسول (ﷺ) ہونا

علماء حق نے وہ حدیث مبارکہ جس میں سیدۃ النساء العلمین حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کو حضور نبی مکرم ﷺ نے......

فاطمۃ بضعۃ منّی (فاطمہ میرے وجود اطہر کا جزو ہے)

فرمایا ہے۔ اِس فرمان نبوی کی تشریح میں لکھا ہے......

شَامِلٌ لَھَا وَلِاَوْلَادِھَا فَیَکُوْنُوْنَ بِوَاسِطَتِھَا بَضْعَۃً مِنْہُ ﷺ

Marfat.com

یعنی حضور ﷺ کا یہ فرمان کہ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) میرے وجود اطہر کا حصہ ہیں، سیدہ پاک (سلام اللہ علیہا) کی ساری اولاد اس ارشاد پاک میں شامل ہے اور اسی بناء پر ان کی اولاد بھی جزوِ رسول ﷺ کا درجہ رکھتی ہے۔ (۱) نیز یہ بھی لکھا ہے کہ

فمن اذا شریفاً فکانما اذا رسول اللّٰہ و من کفر شریفاً فکانما کفر عضواً من رسول اللہ ﷺ: (۲)

یعنی جس نے کسی بھی سیّد اور اولادِ رسول ﷺ کو اذیت پہنچائی تو اس نے حضور ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے اور جس نے اولاد رسول ﷺ کی تکفیر کی گویا کہ اُس نے رسول پاک ﷺ کے کسی عضوِ مبارک کی تکفیر کر دی۔ (معاذ اللہ)......

علاوہ ازیں اِس حدیث پاک کی تشریح ان الفاظ میں بھی علماء نے بیان فرمائی ہے،

وَقَدْثَبَتَ هٰذَالْحُكْمُ لِفَاطِمَةَ ثُمَّ هُوَلِذُرِّيَّتِهَا مِنْ بَعْدِهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (۳)

اور یہ حکم (جزو رسولؐ ہونا) سیّدہ فاطمہؓ کے لیے ثابت ہو چکا ہے اور اِسی طرح ان کے بعد آپؓ کی تمام اولاد کے لیے قیامت تک یہی حکم ہے۔

اولاد کا جُزو ہونا:

گزشتہ سطور میں بھی اِس کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ کسی آدمی

☆۱......غایۃ تلخیص المراد بحاشیہ بغیۃ المسترشدین (مطبوعہ مصر) صفحہ ۲۹۶ بحوالہ شرافت سادات صفحہ ۸۔ ☆۲......ایضا ☆۳......عہود و مواثیق۔ بحوالہ شرافت سادات صفحہ ۹

Marfat.com

کی اولاد اُس کا جز و ہوتی ہے اِس کا ثبوت قرآن مجید میں بھی موجود ہے جیسا کہ مشرکینِ عرب نے ملائکہ کو خُدا کی بیٹیاں کہا تو ان کے متعلق یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی......

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا

......اور اُنہوں نے اس کے بندوں (ملائکہ) سے اس کے جز بنا دیئے۔

چونکہ مشرکین ملائکہ کو خدا تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے تھے لہٰذا قرآن مجید نے مشرکین کے اس عقیدے کی یوں وضاحت فرمائی کہ ان کا فرشتوں کو خُدا کی بیٹیاں کہنا (خُدا تعالیٰ کی اولاد تصور کرنا) ایسے ہی ہے جیسے خُدا تعالیٰ کے الگ الگ اجزاء ماننا اور اُن کی عبادت کرنا ہے۔

لہٰذا اس آیت سے اِس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اولاد جز کے حکم میں ہوتی ہے۔ اِسی طرح فقہ کی مشہور نصابی کتاب ''ہدایہ'' میں ہے۔

وَجُزْءُ الْمَرْءِ فِيْ مَعْنٰى نَفْسِهٖ ☆

......اور آدمی کا جز اس کی ذات و نفس کے حکم اور معنی میں ہوتا ہے۔

حضرت بُو علی قلندر رحمہ اللہ اور تعظیم آلِ رسول ﷺ:

مولانا فیض احمد گولڑوی ''مہر منیر'' میں لکھتے ہیں کہ حضرت بو علی قلندر رحمہ اللہ پانی پتی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بیوہ سیّد زادی کی شکایت پر اُنہوں نے مندرجہ ذیل رُباعی سلطان علاؤ الدین خلجی

☆......ہدایہ شریف بحوالہ شرافت سادات صفحہ ۹۔

Marfat.com

کو لکھ کر بھیجی تھی، وہ یہ ہے،

سادات افضل اند و بود وصفِ شاں جلی
اولادِ مرتضیٰؓ و جگرِ گوشۂ نبیؐ
بر فعل شان نظر مکُن اے خَر ز جاہلی
اَلصَّالِحُوْنَ لِلّٰہِ وَالطَّالِحُوْنَ لِی

(سادات کرام افضل ہیں اور اُن کی شان بڑی واضح ہے کیونکہ وہ اولاد علی المرتضیٰ شیرِ خدا بھی ہیں اور نبی کریم ﷺ کا خونِ اطہر بھی ہیں اُن کے افعال کو مت دیکھ اے گدھے! ......تو جاہل ہے نبی پاک ﷺ کا فرمان سن...... آپؐ نے فرمایا: اَلصَّالِحُوْنَ لِلّٰہِ وَالطَّالِحُوْنَ لِی ...... میری اولاد میں جو اچھے ہوں گے ان کی عزت اللہ کے لیے کرو کیونکہ وہ اللہ کے نیک صالح بندے ہیں جو اُن میں بُرے ہوں میری وجہ سے ان کی عزت کرو کیونکہ آخر وہ میرا خون ہیں)

درحقیقت یہ عقیدت اور محبت کے وہ پاکیزہ جذبات ہیں جن کو اہلِ معرفت اور سچی نسبتوں سے منسلک افراد ہی جان سکتے ہیں یہی وہ عشقِ حقیقی ہے جو ایک صاحبِ ایمان کا اثاثہ ہے آلِ نبی ﷺ اولادِ علی کرم اللہ وجہہٗ سے محبت ہی کامل ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغاوت وعداوت جہالت بھی ہے اور کفر بھی۔ کتنے ناداں ہیں وہ لوگ جو ان ایمانی جذبوں کو کم فہمی کہہ دیتے ہیں نہیں بلکہ

یہ میری فراست ہے نہ کہ ہے یہ نادانی
حُبّ اولادِ علیؑ ہے شرطِ مُسلمانی

Marfat.com

امیر المومنین سیّدنا علی کرم اللہ وجہہٗ

کعبۂ دل، قبلۂ جان، طاقِ ابروئے علیؓ
ہو بہو قرآن ناطق، مصحفِ روئے علیؓ
اے صبا کیا یاد فرمایا ہے مولا نے مجھے
آج میرا دل کھنچا جاتا ہے کیوں سوئے علیؓ

ولادتِ پاک سے پہلے:

مناقب مرتضوی میں علامہ سیّد محمد صالح کشفی، ترمذی، سنی، حنفی لکھتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا مولانا علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت مبارک سے پہلے آقائے دو جہاں ﷺ اپنے تایا حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہٗ کے خانہ اقدس میں اکثر تشریف فرما ہوتے امیر المومنین مولائے کائنات کی والدہ محترمہ حضور علیہ السلام کی تائی جن کو حضور ''امّی'' کہا کرتے تھے ایام حمل میں جب آپ کے شکم اطہر میں مولائے کائنات ابھی ولادت سے قبل موجود تھے، آپ ﷺ بطنِ مادر کے قریب حضرت علی کرم اللہ وجہہ، سے باتیں کرتے...... آپ کی والدہ گرامی حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا نے اِس حال وقال کی حقیقت کو حضرت ابوطالب کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے حیران ہوکر نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔ آپ کس سے کلام کرتے ہیں؟...... تو آپؐ نے فرمایا میں اپنے بھائی سے

Marfat.com

بطنِ مادر میں کلام کرتا ہوں جو میرا وصی بھی ہے۔

پوچھا...... آپ کا بھائی کون ہے؟

فرمایا وہ اولیاء کا پیشوا ہے ہم دونوں ایک نور تھے جبکہ نہ عرش تھا نہ کرسی اور نہ آسمان نہ زمین، ہم دونوں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابو طالب جان گئے کہ یہ دونوں بھائی مشعل راہِ ہدایت ہیں ایک مسندِ رسالت پر جلوہ گر ہوگا اور دوسرا منصبِ ولایت پائے گا۔

(مناقب مرتضوی ص ۲۴۸)

ظہور ولادت:

روضۃ الشہداء اور دیگر کتبِ سیر میں منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت واقعہ فیل کے تیس سال بعد تیرہ رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک بیت اللہ شریف کے اندر ہوئی۔

مفسر قرآن علامہ سید ابو الحسنات محمد احمد قادری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''اوراقِ غم'' میں بشائر المصطفیٰ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ' چند لوگوں کے ہمراہ بیت الحرام میں موجود تھے کہ بنتِ اسد نے دورانِ طواف دردِ زہ کی شدت کو محسوس کیا تو پکاریں...... اے ربِ کعبہ...... اس ولادت کو مجھ پر آسان فرمادے...... یک لخت دیوارِ کعبہ شق ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہا کعبے کے اندر تشریف لے گئیں...... فرماتے ہیں ہم نے اندرونِ کعبہ آپ کو تلاش کیا مگر نہ ملیں اور چوتھے روز آپ اِسی کعبہ سے باہر تشریف لائیں تو

Marfat.com

حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کو گود میں لیے ہوئے تھیں۔

نیز امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ اَسَدٍ وَلَدَتْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ جَوْفِ الْکَعْبَۃِ (☆)

بے گماں یہ اخبار تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہے کہ حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، کو کعبہ شریف میں جنم دیا۔

یہاں بعض خارجی سوچ رکھنے والے لوگوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کی کعبہ میں ولادت کے بارے میں اہلِ دین کو ورغلانے کی بہت کوشش کی مگر اس میں وہ ابھی تک کامیاب نہ ہوسکے اور کچھ لوگوں نے تو درجن سے زائد لوگوں کی کعبہ میں ولادت کی فہرست جاری کردی ہے۔ یہ تمام تر لغو حرکات بیان کرنے کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ اس میں علی کرم اللہ وجہہ، کی کیا فضیلت ہے؟ مگر حقیقت پھر حقیقت ہوتی ہے فسانہ پھر فسانہ ہوتا ہے، بقول حضرت سعدی شیرازی،

کسے را میسر نہ شُد ایں سعادت

بکعبہ ولادت بمسجد شہادت

چہرۂ والضحیٰ دیکھنا:

بنتِ اسد نے اپنے نومولود فرزند کو اِس حال میں جب دیکھا کہ

☆......(مستدرک حاکم جلد سوئم ص ۴۸۳)

Marfat.com

بار بار آنکھیں کوشش کرنے کے باوجود نہیں کھلتیں تو پشیمان ہوگئیں چنانچہ بحکم خُداوندی رسول کریم ﷺ اپنے چند احباب کے ہمراہ تشریف لائے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو ماں کی گود سے اُٹھا کر اپنے دستِ رحمت پہ اُٹھایا تو خوشبوئے رسالت پاتے ہی فوراً آپ نے جمالِ جہاں آرا کی زیارت کے لیے آنکھیں کھول دیں اور چہرۂ والضحیٰ دیکھنا شروع کر دیا۔ حضور ﷺ نے خود آپ کی آنکھوں میں سرمہ لگایا۔(۱)

اسمِ مبارک:

بعد از اں حضور نبی اقدس وانور ﷺ نے پوچھا اس بچے کا کیا نام رکھا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا...... باپ نے ''زید'' اور ماں نے ''اسد'' رکھا ہے۔ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا اس کا نام علی رکھنا چاہیے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنتِ اسد کہنے لگیں خدا کی قسم میں نے بھی کعبہ کے اندر ایک ہاتف غیبی کو سنا جو کہہ رہا تھا کہ اِس بچے کا نام علی رکھو...... میں نے اس کو راز خیال کر کے چھپائے ہوئے تھی۔ ایک اور روایت کے مطابق آپ کی والدہ ماجدہ نے کعبہ کی چھت سے آنے والی آواز میں یہ شعر سنا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا۔

فَاسْمُہٗ مِنْ شَامِخٍ عَلِیّ
عَلِیٌّ اُشْتُقَّ مِنَ الْعُلٰی (۲)

☆۱......مناقب مرتضوی (مترجم)

☆۲......مناقب مرتضوی (مترجم)

Marfat.com

(پس اس کا نام بلند چوٹی سے علیؓ ہے اور علیؓ علٰی سے مشتق ہے)

سیّد الاولیاء، زوج خیر النساء

گوہرِ کبریا، مولا مشکل کُشاء

جس کی تلوار نے ٹکڑے مرحب کیا

اُس کی تیغِ جلالت کی کیا بات ہے

تذکرۃ الخواص الائمہ میں علامہ سبط ابن جوزی نے جناب عطاء کے حوالے سے لکھا ہے۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا نے آپ کا نام حیدر رکھا تھا اور اسکی دلیل یہ دیتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے روز آپ نے مرحب کے جواب میں اپنے رجز میں فرمایا تھا۔

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَۃ (۱)

(میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے)

امام رازیؒ اور اہلِ بیتؓ

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ پانچ فضیلتیں ایسی ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوائے اُن کے اہلِ بیت کے کوئی دوسرا شریک نہیں اور ان پانچ اُمور میں اہلِ بیت کا رسول کریم ﷺ کے ساتھ مساوی ہونا ثابت ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۲۵ ص ۱۶۲) میں فرماتے ہیں۔

اَنَّ اَھْلَ بَیْتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

☆......مناقب مرتضوی (مترجم)

Marfat.com

یُسَاوُوْنَہٗ فِیْ خَمْسَۃِ اَشْیَاءَ

(حضور ﷺ کے اہلِ بیت پانچ باتوں میں آپ ﷺ کے مساوی ہیں)

آیئے اب ذرا اِن اُمور کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

1-......سلام میں:

جیسا کہ فرمایا......اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ......سلام ہو آپ پر اے نبی ﷺ اور اہلِ بیت کے بارے میں قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے......سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ...... پارہ ۲۳ سورہ صفّت آیت ۱۳۰ اِس آیت میں مفسرین کے نزدیک حضرت الیاس علیہ السلام مراد ہیں لیکن نافع ابن عامر اور یعقوب کے نزدیک اِس کی قرأت......آلِ یَاسِیْن (علیہ السلام) ہے یہاں پر امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ......آلُ یَاسِیْنَ آلُ مُحَمَّدٍ......آلِ یاسینؑ آلِ محمد ﷺ ہیں۔

چنانچہ علامہ ابنِ حجر مکی نے بھی اپنی کتاب الصواعق المحرقہ میں لکھا ہے کہ مفسرین کی ایک جماعت نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

اَنَّ الْمُرَادَ بِذَالِکَ سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَکَذَا قَالَہُ الْکَلْبِیْ (۱)

کہ اس سے مراد آلِ محمد ﷺ پر سلام پڑھنا ہے اور کلبی نے بھی یہی کہا ہے۔ اسی لیے علامہ امام رازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ سلام میں حضور کی آل بھی آپ کے مساوی ہے جس طرح آپ علیہ کی ذات

☆......الصواعق محرقہ صفحہ ۱۴۸

اقدس پر سلام پیش کیا جائے گا اسی طرح سے آپؐ کی آلِ اقدس پر بھی سلام ہو گا۔

آل کو علیہ السلام کہنا:

چونکہ فکریات کی دُنیا میں نت نئے فتنے جنم لے رہے ہیں جن کے خود ساختہ نظریات سے آئے روز اُمت میں افتراق و انتشار کی فضا نے مسائل کو الجھا کے رکھ دیا ہے۔ آج تک محدثین علماء خاندان آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بالخصوص ائمہ اہلبیت اِطہار (علیہم السلام) کے اسماء مبارکہ کے ساتھ لفظ علیہ السلام کا استعمال کرتے چلے آئے ہیں جبکہ آج کچھ لوگ یہ فہم پیدا کر رہے ہیں کہ لفظ علیہ السّلام صرف انبیاء اکرام کے ساتھ مخصوص ہے۔ لہٰذا اِس کا استعمال کسی اور ہستی کے ساتھ نہ کیا جائے جس کی کچھ حقیقت نہ ہے۔ دراصل یہ مولائے کائنات اور ان کی اولادِ پاک سے مخالفت کی تحریک (جس کی تاریخ صدیوں پرانی ہے) کے خوشہ چینوں کی سوچ کا نتیجہ ہے اہلسنت کے اکابرین کا مسلک ہرگز نہ ہے۔ اہل سنت کا مسلک یہی ہے کہ اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین کے ساتھ علیہ السلام لکھا اور پُکارا جانا بالکل جائز ہے۔

علیہ السّلام کہنے کا جواز:

چنانچہ آیئے دیکھیں کہ برصغیر میں عالم اسلام کی مشہور شخصیت اہلِ سنت نظریات کے نامور مبلغ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ اِس ضمن میں اہل سنت کا نظریہ پیش فرماتے ہیں کہ لفظ سلام غیر انبیاء کی شان میں کہہ سکتے ہیں اس کی سند یہ ہے کہ اہل سنت کی کتب قدیمہ حدیث میں علی الخصوص' ابوداؤد وصحیح بخاری میں حضرت علیؓ، حضرات حسنینؓ وحضرت فاطمہؓ وحضرت خدیجہؓ، حضرت عباسؓ کے ذکر مبارک کے ساتھ لفظ علیہ السلام کا مذکور ہے البتہ بعض علماء ماوراء النہر نے شیعہ کی مشابہت کے لحاظ سے اِس کو منع لکھا ہے لیکن فی الواقع مشابہت بدوں کی امر خیر میں منع نہیں اور یہ بھی ثابت ہے کہ پہلی کتاب اُصول حنفیہ کی شاشی ہے اِس میں نفس خطبہ میں بعد حمد وصلوٰۃ کے لکھا ہے......وَالسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَحْبَابِہٖ یعنی سلام نازل ہو حضرت ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ اور آپ کے احباب پر اور ظاہر ہے کہ مرتبہ حضرات موصوفین کا جن کا نام نامی اُوپر مذکور ہوا ہے حضرت امام اعظم کے مرتبہ سے کم نہیں ......لہٰذا معلوم ہوا کہ اہل سنت کے نزدیک بھی لفظ سلام کا اطلاق ان بزرگوں کی شان میں بہتر ہے اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہے......عَلَیْہِ السَّلَامَ تَحِیَّۃَ الْمَوْتیٰ یعنی اموات کی شان میں علیہ السلام کہنا ان کے لیے تحفہ ہے تو اہل اسلام میں غیر انبیاء کی شان میں بھی علیہ السلام کہنا شرعاً ثابت ہے۔

(فتاویٰ عزیزی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۶۱)

دلائل و براہین کی روشنی میں یہ موقف اہل سنت و جماعت کا ہے جس کو حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بیان فرمایا ہے۔ اِن شواہد کے بعد یقیناً کسی اور ثبوت کی ضرورت نہ ہے البتہ اِس مسئلہ میں اہلِ سنت

Marfat.com

وجماعت کے اکابرین کی لاتعداد تصانیف قابلِ مطالعہ ہیں جن میں غزالی زماں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمہ اللہ کا فتویٰ بنام ''اہلبیت اطہار پر مستقلاً سلام کا جواز'' بھی ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ علماء نے اِس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ یہ انبیاء کرام کی تخصیص نہیں کیونکہ قرآن پاک میں ہے...... وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ...... سلام ہو اس پر جس نے راہ ہدایت کو اختیار کیا۔ از روئے قرآن کریم یہاں انبیاء کی تخصیص اِس مسئلہ میں ختم ہو جاتی ہے اِس طرح نماز میں بھی ...... اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْن ...... کے الفاظ میں بھی اِس بات کا بین ثبوت ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کو پھیلاؤ اِسی وجہ سے ہر مسلمان بوقت ملاقات یہ تحفہ پیش کرتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ......

جس کا مطلب ہے کہ تم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات بھی لہٰذا اگر انبیاء کے لیے یہ لفظ خاص ہوتا تو ہر فرد پر بولنے کا کبھی حکم نہ ہوتا۔

اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ

اِس مسئلہ میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ کی فکر بھی اِن نظریات کے لوگوں کے خلاف جو یہ کہتے ہیں کہ علیہ السلام آل اطہار پر کہنا جائز نہ ہے، آپ فرماتے ہیں،

Marfat.com

سیدہ ساجدہ طیّبہ طاہرہ جان احمدؐ کی راحت پہ لاکھوں سلام

شیرِ شمشیر زن شاہِ خیبر شکن پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

انکے اصحاب وعترت پر بے حد درود اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام

بلکہ یوں فرماتے ہیں......شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام......

2-طہارت میں:

دوسرا اشرفِ شراکت طہارت ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے،طٰہٰ......
اے طاہر......طٰہٰ حضور ﷺ کا اسمِ شریف ہے جس کا معنی ہے......اے طاہر و پاک اور دوسری جگہ قرآن مقدس میں اہل بیت کے متعلق فرمایا
وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا......تمہیں پوری طرح پاک وصاف کر دے......جس طرح حضور ﷺ کی طہارت کا بیان فرمایا اِسی طرح آپ کی اہل بیت کی طہارت کو بھی بیان فرمایا: اِسی موقع پر مولانا حسن رضا بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں،

اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان
آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت

طہارت میں مساوی ہونا حدیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے ارجح المطالب میں مولانا عبید اللہ امرتسری بیہقیؒ اور طبرانیؒ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ جناب اُم المؤمنین، اُم سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا،

Marfat.com

اَلَا اِنَّ مَسْجِدِیْ حَرَامٌ عَلٰی کُلِّ حَائِضٍ
مِنَ النِّسَاءِ وَجنب مِنَ الرِّجَالِ اِلَّا عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ
وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ۔ (۱)

غور سے سن لو کہ یہ میری مسجد حیض لی عورت اور جُنبی مرد پر حرام ہے مگر محمد ﷺ پر اور ان کی اہلِ بیت علی او فاطمہ و حسنین (علیہم السّلام) پر (یہ حکم) نہیں ......

3- حرمتِ صدقہ:

صدقہ کا حکم جو نبی ﷺ کی ذات پاک کے لیے ہے وہی حکم آپؐ کی آلِ پاک کے لیے بھی ہے صدقہ آپ پر حرام ہے۔ اسی طرح آپؐ کی آل پر بھی صدقہ حرام ہے۔

صدقہ آلِ محمد ﷺ پر حرام ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر فرمایا کرتے تھے،

اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّھَا لَاتَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَالِاٰلِ مُحَمَّدٍ (۲)

کہ یہ (صدقہ) لوگوں کی میل کچیل ہے اور یہ محمد و آلِ محمد ﷺ کے لیے

☆۱...... ارجح المطالب صفحہ ۵٦۱

☆۲...... الشرف المؤبد لآل محمدؐ صفحہ ۳۴، مسلم شریف جلد اول صفحہ ۳۴۵ نسائی شریف جلد اول صفحہ ۳٦٦

Marfat.com

حلال نہیں ہے۔

صدقہ کو نبی کریم ﷺ نے اِس لیے اپنے لیے اور اپنی آل کے لیے حرام قرار دیدیا کہ یہ لوگوں کو نجاستوں، گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک کرتا ہے اور اُن کے اموال ونفوس کو صاف کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ سرکار ﷺ نے اپنی اولاد اور اپنے آپ کے لیے حرام فرمایا حتیٰ کہ آپ نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو بھی صدقہ لینے سے منع فرمایا......

4- محبت میں:

محبت میں بھی اہل بیت حضور ﷺ کے مساوی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضور ﷺ کی محبت فرض ہے، آپؐ کی آل کی بھی محبت خداوند تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے......

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ (۱)

(اے محبوبؐ) آپ فرمائیے اگر تم محبت کرتے ہو اللہ سے تو میری پیروی کرو (پھر) اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمانے لگے گا۔

اور دوسری جگہ اہل بیت کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے......

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی (۲)

☆۱......سورۃ آل عمران آیت ۳۱

☆۲......سورۃ شوریٰ آیت ۔۲۳

Marfat.com

(اے محبوب کریم ﷺ) آپ فرمائیے نہیں مانگتا اس (دعوتِ حق) پر کوئی معاوضہ سوائے قرابت کی محبت کے۔

آل محمد ﷺ کی محبت ایمان اور بغض کفر:

شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی نے اپنی تفسیر میں امام فخر الدین رازی، علامہ اسماعیل حقی، علامہ زمخشری نے اپنی تفاسیر میں علامہ شبلنجی نے نور الابصار میں، علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی نے الشرف المؤبد میں سرکار عالم ﷺ کی ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں سے دو جز نقل کرتا ہوں...... ارشاد فرمایا......

اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَّاتَ مُؤْمِنًا مُسْتَکْمِلَ الْاِیْمَانِ۔ ☆

جان لو جو شخص آل محمد ﷺ کی محبت پر فوت ہوا وہ مومن مکمل ایمان کے ساتھ فوت ہوا۔

اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ کَافِرًا

غور سے سن لو جو شخص آلِ محمد ﷺ کے بغض پر مرا وہ کافر مرا۔

5- درود شریف میں:

پانچواں مقام مساوات کا درود شریف ہے۔ نماز میں درود ابراہیمی

☆...... تفسیر ابن عربی جلد دوئم صفحہ ۴۳۳ مطبوعہ بیروت، تفسیر کبیر (رازی) جلد ۲۷ صفحہ ۱۶۵، ۱۶۶ تفسیر روح البیان جلد ہشتم صفحہ ۳۱۲، نور الابصار صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵ مطبوعہ مصر، الشرف المؤبد لآل محمد صفحہ ۷۴

Marfat.com

ہے جس میں حضور ﷺ کے ساتھ آپ کی اولاد بھی شریک ہے۔ جس طرح حضور ﷺ پر درود شریف کے بغیر نماز نہیں ہوتی اِسی طرح آپ ؐ کی آلِ پاک پر بھی بغیر درودد پڑھے نماز نہیں ہوتی۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی صَلَاۃً وَّلَمْ تُصَلِّ فِیْھَا عَلَیَّ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِیْ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ(۱)

جس شخص نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔

صلوٰۃ بتراء نہ پڑھو:

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر صلوٰۃ تبراء نہ بھیجا کرو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

لَا تُصَلُّوْا عَلَیَّ صَلٰوۃَ الْبَتْرَاء

تم مجھ پر صلوٰۃ بتراء نہ پڑھا کرو۔ چنانچہ صحابہ ؓ نے عرض کیا صلوٰۃ بتراء کیا ہے تو سرکار ﷺ نے فرمایا تم کہتے ہو......

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ...... اور رُک جاتے ہو...... بلکہ تم کہا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ...... اے اللہ رحمت و برکت بھیج محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ پر۔ (۲)

امام رازی علیہ الرحمۃ نے اِسی وجہ سے بیان کیا ہے کہ آلِ رسول

☆...... الصواعق المحرقہ صفحہ ۲۳۳ ☆۲...... الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۴۶

Marfat.com

ﷺ درود شریف میں بھی مساوی ہیں اگر ان پر درود نہ پڑھا جائے، سلام نہ بھیجا جائے تو یہ سب کچھ نامکمل ہو کر رہ جائے گا نماز بھی اِس کے بغیر کامل نہ ہوگی جب تک آپ کی آل کو بھی درود شریف میں شامل نہ کیا جائے گا۔ اِسی وجہ سے تو عاشق اہلِ بیت حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

يَا اَهْلَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ حُبُّكُمْ فَرْضٌ مِّنَ اللّٰهِ فِي الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَهٗ كَفَاكُمْ مِّنْ عَظِيْمِ الْقَدْرِ اَنَّكُمْ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ (☆)

اے اہل بیت رسولؐ! تمہاری محبت اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قرآن پاک میں فرض قرار دی گئی ہے۔ تمہارے عظیم المرتبت ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ جو تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

بُغض آلِ رسول ﷺ سینوں میں رکھ کر نمازیں اور مسجدیں آباد کرنے والے امام رازی علیہ الرحمۃ کے اِس فرمان اور اُس کی وضاحت فرامین رسول کی روشنی میں بار بار بغور پڑھیں اور اپنے افکار و نظریات کا بھی جائزہ لیں،

نہیں نماز وہ منظورِ بارگاہِ خُدا
کہ جس میں ہو نہ ثنائے نبیؐ و آلِ نبیؐ
نہیں جو ان سے تعلق تو فیض کچھ بھی نہیں
کہ دین اِن کے سوا ہے تمام بولہبی

☆......دیوان الشافعی مطبوعہ مکتبۃ الکلیات الازہریۃ القاہرہ (مصر)

Marfat.com

حرامی آل نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر سلام نہیں بھیجتا:

اہلسنت کے عظیم محدث اور ترجمان' علامہ زماں پیر سید مراتب علی شاہ سجادہ نشین سلہو کی شریف نے بیان فرمایا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا جس کا رنگ سیاہ (سانولا) تھا جبکہ ماں باپ دونوں کی رنگت سفید تھی۔ عورت کا خاوند اِس شک میں مبتلا ہو گیا کہ آخر ایسا کیوں ہے، کہیں اِس کی منکوحہ نے خیانت نہ کی ہو لہٰذا اُس کے دل کے پنہاں خانہ میں ہمیشہ یہ امر گردش کرتا رہتا تھا چنانچہ یہ گمان جب شدت اختیار کر گیا تو اس کے اظہار کی صورت میں دونوں کے مابین تنازع کھڑا ہو گیا۔ اِس دوران بچے کی عمر چھ سات سال کی ہو چکی تھی گھر میں آئے روز اس بات پر جھگڑا ہوتا آخر ایک دن بیوی نے اپنے خاوند سے کہا ایک عرصے سے تم میری طرف سے دی جانے والی صفائی پر مطمئن نہیں تو یہ فیصلہ ہم اپنے آقا مخبرِ صادق حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے کرا لیتے ہیں کیونکہ اُن کا یہ عقیدہ تھا......

جو پردوں میں پنہاں چشم بینا دیکھ لیتی ہے
زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

دونوں جب حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اِس تنازع کے متعلق عرض کیا۔ خاوند کے اعتراض کے بعد بیوی اپنی طرف سے اپنے اوپر لگائے جانے والے الزام کی تردید میں کچھ کہہ رہی تھی اور وہ بچہ بھی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ اقدس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک

Marfat.com

نواسہ رسول حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو دیکھتے ہی وہ بچہ تعظیم کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا اور سر جھکا کر شہزادۂ رسول ﷺ سے عرض کرتا ہے،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاابْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

(اے ابنِ رسول ﷺ آپ پر میرا سلام ہو)

عورت کی بات ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ آقا کریم ﷺ نے فرمایا اے عورت خاموش ہو جا...... یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ خاوند نے پوچھا آقا بتائیے کیا فیصلہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ بچہ حرام زادہ نہیں حلال زادہ ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ میرے نواسے کی آمد پر یہ تعظیماً کھڑا بھی ہوا اور میری آل پر سلام بھی بھیجا۔ حضور ﷺ نے فرمایا...... یہ علامت ہے اس بات کی کہ یہ بچہ حلالی ہے کیونکہ حرامی کبھی بھی میری اولاد پر سلام نہیں بھیجتا اور نہ ہی تعظیم کرتا ہے۔ (۱)

اس ایمان افروز بیان سے ثابت ہوا کہ اولاد رسول ﷺ عترتِ نبوت کی تعظیم وتقدیس ایسا اعزاز ہے جو انسان کے خون کے پاک ہونے کا ثبوت فراہم کرتا ہے اُن رسوائے زمانہ لوگوں کی بھرمار دیکھنے میں آئی ہے جن کے سامنے آلِ رسول ﷺ پر اگر علیہ السلام کہہ دیا جائے یا خاندان پیغمبر ﷺ کی تعظیم کا کوئی واقعہ بیان ہو جائے تو آسمان سر پر اُٹھا لیتے ہیں اور اپنے فتوؤں کی بوچھاڑ کر دیتے ہیں نہ جانے پھر اپنی زبان

☆...... یکے از ملفوظات پیر سید مراتب علی شاہ چشتی نظامی سیالوی دامت برکاتہم (مناظر اعظم وخلیفہ پیر سیال)

آتش بیان سے ایسے محبت اہلبیت خطباء کے متعلق وہ دشنام طرازی کرتے ہیں کہ ایک باہوش آدمی سر پکڑ کر یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ان کا خونی تعلق حرمل، خولی یا شمر سے ہی ہو سکتا ہے۔

اِن لوگوں کے چہروں کو ایسی صورت میں اگر آپ دیکھیں گے تو مکمل طور پر ابنِ ملجم کا حلیہ ذہن میں گردش کرنے لگتا ہے۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ (جو چھٹی صدی ہجری کے مشہور صوفیاء میں سے ہیں) ایسے لوگوں کے مزاج و حال کو بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

از لسانم خارجی در کاوش است
جائے اُو آخر درون آتش است
پائمال ایں سگاں ایں جاشدم
پیش ظاہر بیں بسے رسوا شرم
جمع گشتہ خلق بہر قتل ما
از برائے حُبّ آلِ مرتضیٰؓ

میرے کلام سے (جو مولا علی کی شان میں ہے) خارجی بہت جلتے کڑھتے ہیں (مجھے یقین ہے) آخر کار وہ جہنم میں جھونک دیے جائینگے۔
ان (خارجی) کتوں نے اِس جگہ مجھے کچل کے رکھ دیا ہے اور ظاہر بین لوگوں کی نگاہوں میں مجھے بہت زیادہ بے عزت کر دیا ہے۔
(یہاں تک کہ) حضرت مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ کی آل سے محبت رکھنے کے باعث لوگ ہمارے قتل پر جمع ہو گئے ہیں۔

Marfat.com

بغض علیؑ رکھنے والا حرامی ہے:

آخر میں شیخ عطارؒ نے وہی فیصلہ فرمایا ان لوگوں کے متعلق جو احادیث رسول کا نچوڑ اور خلاصہ ہے فراتے ہیں،

بغض حیدرؓ، ہر کہ د. دل کرد جا

بے شکم دانم ورا' ما. خطاء (۱)

جو شخص دل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کینہ رکھتا ہے یقیناً اُس کی ماں سے جرم سرزد ہوا تھا (یعنی وہ نطفہ ءناتحقیق ہے)

جس کیفیت اور کرب سے شیخ عطار علیہ الرحمہ گزرے ہیں صدیاں بیت گئیں آج بھی ان لوگوں نے اپنے رویوں کے اندر ٹھہراؤ پیدا نہیں کیا بلکہ مسلسل جو بھی آلِ علیؑ یا سادات کے نسب اطہر کا بیان کرتا ہے خوارج کا یہ گروہ ایک منظّم انداز میں اُن کا حلقہ تنگ کرنے کی سازش کے جال بُننا شروع کر دیتا ہے۔ میرے اساتذہ و مشائخ اور میری فکر رکھنے والے بے شمار علماء کرام وخطباء وواعظین اہلسنت ان کی عف عف سے نہ بچ سکے بلکہ تاریخ اِس بات کی شاہد ہے کہ کسی دور میں بھی آلِ رسول ﷺ کی مدحت سرائی کرنے والے محدثین علماء اور ائمہ کرام بھی اِن کے بے رحم فتوؤں کی زد سے محفوظ نہ رہے لیکن حقیقت تو یہ ہے......

جو بھی اہلبیت کا دشمن شدید ہوتا ہے

وہ کسی دور میں بھی ہو، یزید ہوتا ہے

☆......لسان الغیب مطبوعہ نولکشور پریس لکھنو (بھارت) صفحہ ۱۳ تا ۱۵ بحوالہ نوائے صوفیاء (لاہور)

Marfat.com

ہمیں ایسے لوگوں کے ہفوات کی کچھ پرواہ نہیں ہے اور اِس بات پر فخر ہے کہ ہمارا عقیدہ صحابہ کرام علیہم الرضوان ائمہ مجتہدین، محدثین اولیاء کاملین اور اکابر اہلسنت کے نظریات وفکریات اور تحقیقات کے مطابق ہے ہم عزم کے پکے اور عقیدے کے سچے لوگ ہیں۔ گرچہ......

لشکر میرے پیچھے ہے یزیدانِ جہاں کا
ہے ارضِ نجف دشتِ بلا ہا میرے آگے
لوں گا سدا نام میں شہیدانِ وفا کا
جا ساری بلاؤں کو بُلا لا میرے آگے

مرحب نے خواب دیکھا:

علامہ حافظ برہان الدین علی حلبی شافعی علیہ الرحمہ نے سیرتِ حلبیہ میں لکھا ہے کہ امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے رجز میں اپنے آپ کو حیدر اس لیے کہا تھا کہ آپ کو کشف کے ذریعے یہ معلوم ہو گیا تھا......

فَاِنَّ مَرْحَبًا كَانَ رَاٰى فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ فِی الْمَنَامِ اَنَّ اَسَدًا اِفْتَرَسَهٗ فَذَكَرَهٗ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ بِذَالِكَ لِیُخِیْفَهٗ وَیُضْعِفَ نَفْسَهٗ (۱)

کہ اسی رات مرحب نے خواب دیکھا تھا کہ اس کو ایک شیر نے پھاڑ ڈالا ہے پس حضرت مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ نے اس کو خوف دلانے

☆......سیرت حلبیہ جلد سوئم صفحہ ۳۸

Marfat.com

کے لیے اِس بات کا ذکر کیا کہ وہ شیر میں ہی ہوں جسے تو نے خواب میں دیکھا ہے۔

'مناقب مرتضوی' میں ہے کہ جب مرحب میدان میں آیا اور اُس نے رجز پڑھا تو آپ نے اُس کے جواب میں جب پہلا مصرع پڑھا،

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَہ (۱)

یعنی وہ شیر (حیدر) میں ہوں میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے تو مرحب کو اپنے خواب کی تعبیر معلوم ہوگئی لیکن قضائے الٰہی اَب نہ ٹل سکی۔

خضرِ ملت فرماتے ہیں۔

عنتر سے پوچھ یا مرحبِ سرکش سے پوچھ لے
جاتا ہے رن میں کس طرح بن کر قضا علیؓ

کنیت:

آپؓ کی مشہور کنیتیں یہ ہیں،

اَبُوالْحَسَنِ...... اَبُوالْحُسَیْنِ...... اَبُوْمُحَمَّدٍ
اَبُوالرَّیحانَتَیْنِ...... اَبُوالسِّبْطَیْنِ...... اَبُوتُرَابٍ

وجہ تسمیہ:

اَبُوالْحَسَنِ... بارگاہ رسول کونین سے ملنے والی کنیت کی وجہ تسمیہ سرکار دو جہاں ﷺ کا یہ فرمان ہے جس کے راوی حضرت عبد اللہ ابن

☆۱...... اس شعر کا دوسرا مصرعہ یوں ہے ضرغام اجام ولیت قسورہ

☆۲...... اخرجہ الدیلمی بحوالہ ارجح المطالب صفحہ ۲۳

عباس رضی اللہ عنہ، ہیں......

لَوْکَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا وَّالْاَشْجَارُ اَقْلَامًا وَالْاِنْسُ کِتَابًا وَالْجِنُّ حِسَابًا مَا اَحْصُوْا فَضَائِلَكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ (۲)

اگر تمام دریا سیاہی بن جائیں اور تمام درخت قلمیں بن جائیں اور تمام انسان لکھنے پر مامور ہوں اور تمام جن گنتی کرنا شروع کر دیں تو اے ابوالحسن! تیرے فضائل کو شمار نہ کر سکیں گے۔

اَبُوالْحُسَیْن:...... مولا کائنات فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی ظاہر زندگی میں سیدنا حسن علیہ السلام مجھ کو اَبُوالْحُسَیْن......اور سیدنا امام حسینؓ اَبُوالْحَسَن...... کہا کرتے تھے۔ (۱)

اَبُوْمُحَمَّد:...... آپ کے بیٹے محمد بن حنفیہؒ ہیں جن کا نام ''محمد'' تھا جن کی ولادت کی خوشخبری حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی اِسی وجہ سے آپ کی کنیت ابو محمد بھی ہے۔

اَبُوالرَّیْحَانَتَیْن:...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے وصال مبارک سے تین روز قبل مولا علیؓ سے ارشاد فرمایا......

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ يَا اَبَا الرَّيْحَانَتَيْن (۲)

(سلام ہو تجھ پر اے ابو ریحانتین)

اَبُوتُرَاب:...... یہ کنیت مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ کو بے حد پسند تھی۔

☆......اخرجہ الخوارزمی فی المناقب بحوالہ ارجح المطالب صفحہ ۲۴

☆۲......ارجح المطالب: صفحہ ۲۴

Marfat.com

صحیح مسلم شریف باب مناقب علیؑ میں ہے امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ، مسجد نبوی شریف میں لیٹے ہوئے تھے نبی کریم ﷺ تشریف لائے دیکھا کہ جسم اقدس پر مٹی لگی ہے۔ آقا علیہ السلام بڑے پیار سے مٹی صاف کررہے تھے اور فرمارہے تھے،

قُمْ اَبَا التُّرَابِ...... قُمْ اَبَا التُّرَابِ (اُٹھ کے) بیٹھ اے ابوتراب)

اَبُوالسِّبْطَیْنِ:...... حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ سرکار دو جہاں ﷺ نے منبر پر دوران خطبہ آپ کے مناقب کا ذکر فرمایا اُن میں یہ بھی ارشاد فرمایا......

هٰذَا اَبُوالسِّبْطَیْنِ هُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ
سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ......

(یہ ابوالسبطین امام حسن وحسین (علیہم السلام) کے والد ہیں
جو اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں)

القاب:

آپؑ کے محامد ومحاسن اور کمالات کی بنا پر آپؑ بے شمار القابات سے پکارے جاتے ہیں، جن میں سے مشہور یہ ہیں:

☆......امیر المومنین ☆......امام المتقین ☆......سید الصادقین
☆......سید العرب ☆......قائد الغرالمحجلین ☆......یعسوب المومنین
☆......فاروق الاعظم ☆...... حجۃ اللہ ☆......امام الاولیاء
☆......کاسر الاصنام اور اسدُ اللہ......وغیرہ

Marfat.com

مناقب فی القرآن:

علامہ محمد بن علی حبّان علیہ الرحمۃ الرحمٰن نے ابنِ عساکر کے حوالہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد نقل فرمایا ہے......

مَانَزَلَ فِیْ اَحَدٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَانَزَلَ فِیْ عَلِیٍّ (۱)

''جتنی آیات اللہ تعالیٰ کی کتاب میں حضرت علیؓ کی شان میں نازل ہوئیں اتنی کسی اور (اُمتی) کے بارے میں نازل نہیں ہوئیں۔''

نیز فرماتے ہیں......

نَزَلَ فِیْ عَلِیٍّ ثَلَاثُمِائَۃَ آیَۃٍ (۲)

حضرت علی کی شان میں تین سو آیات نازل ہوئی ہیں۔

علامہ شبلنجی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

لَیْسَ اٰیَۃٌ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِلَّا عَلِیٌّ اَوَّلُھَا وَشَرِیْفُھَا (۳)

قرآن کریم میں جو بھی آیت اس طرح مذکور ہے ''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' اس کے اوّل امیر اور شرافت والے مولا علی رضی اللہ ہیں۔

بلکہ حضرت نظام الدین اولیاء جنہیں سلطان المشائخ محبوب الٰہی کے

☆۱......اسعاف الراغبین علی یامش نور الابصار صفحہ ۲۔

☆۲......ایضاً

☆۳......اخبار شیراز (۸ صفر ۱۳۷۴ھ) صفحہ: ۲ بحوالہ نوائے صوفیہ صفحہ ۱۲۶

Marfat.com

لقب سے پُکارا جاتا ہے، یوں فرماتے ہیں……

امام حق کسے باشد کہ اندر جملۂ قرآں

بہ ہر آیت کہ برخوانی دراں مدح وثنا باشد

(علیؓ وہ) امام برحق ہیں کہ سارے قرآن پاک میں جو آیت بھی پڑھی جائے اس میں آپ کی ہی تعریف نکلے گی۔

ولایت علی کرم اللہ وجہہٗ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ……الخ

(پارہ نمبر ۶ سورہ مائدہ آیت: ۵۵)

(تمہارا مددگار تو صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا رسول ﷺ ہے اور ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں حالت رکوع میں، زکوٰۃ دیتے ہیں۔

علامہ سید محمد صالح کشفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اِس کی تفسیر میں لکھتے ہیں…… کہ جمہور مفسرین متفق ہیں کہ آیت مذکورہ امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کی شان میں نازل ہوئی، فرماتے ہیں…… یہ واقعہ اِس طرح ہے کہ ایک روز ایک سائل نے مسجد نبوی شریف میں آکر خیرات طلب کی اور کسی شخص نے اس کو کچھ نہ دیا۔ سائل نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یوں عرض کی…… یا الٰہی! تو گواہ رہنا کہ میں نے تیرے رسول ﷺ کی مسجد میں آکر سوال کیا……اور اب میں محروم واپس جا رہا ہوں…… اِس

Marfat.com

وقت امیر المومنین، حضور سید عالم ﷺ کے ساتھ نماز میں حالت رکوع میں پہنچے ہوئے تھے۔ سائل کو چھوٹی انگلی سے اشارہ کیا سائل نے آ کر امیر المومنین کی چھنگلی سے انگوٹھی نکال لی ...... اِسی اثناء میں حضور ﷺ پر وحی کے آثار نمودار ہوئے اور حضرت جبرائیل یہ آیت کریمہ ......

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

لے کر بارگاہ نبوت پناہ میں حاضر ہوئے۔

انگوٹھی کیا تھی؟

علامہ کشفی لکھتے ہیں اُس انگشتری کا وزن چار مثقال تھا اور اس کا نگینہ جو یاقوتِ سُرخ کا تھا...... وہ پانچ مثقال تھا۔ اور اُس کی قیمت مملکت شام کا خراج تھا۔ اور شام کا خراج تین سو اُونٹ کا بوجھ چاندی اور چار اُونٹ کا بوجھ سونا تھا...... اور وہ انگوٹھی طوفق بن حران کی تھی۔ امیر المومنین اُس کو قتل کر کے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لائے تھے اور آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو وہ انگوٹھی بطور انعام عطا فرمائی تھی[1]۔ ثابت ہوا کہ یہ کوئی عام قسم کی معمولی قیمت کی انگوٹھی نہ تھی جیسا آج کل کچھ لوگ سمجھ بیٹھے ہیں، نہ ہی یہ واقعہ عام سخاوت سے تعلق رکھتا ہے۔ اِسی لیے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، جیسے بارگاہِ نبوی ﷺ کے شاعر نے بھی اِس کا تذکرہ مولا کائنات کی منقبت کی صورت میں کیا

☆۱...... مناقب مرتضوی (مترجم)

☆۲...... مناقب مرتضوی (مترجم)

ہے۔(۲)

فَاَنْتَ الَّذِیْ اَعْطَیْتَ وَکُنْتَ رَاکِعًا

فَذَالِكَ نَفْسُ الْقَوْمِ یَاخَیْرَ رَاکِعِ

خلافتِ بلا فصل:

روح المعانی میں علامہ سید محمود آلوسی حنفی بغدادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ آیت محدثین کے نزدیک جناب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے بارے میں نازل ہوئی ہے...... اِس سلسلہ میں طویل بحث کرتے ہیں...... یہاں اُس کا وہ خلاصہ کلام بیان کرتا ہوں جو خضر ملت پیر سید خضر حسین چشتی مدظلہ، نے نقل کیا ہے...... وہ یہ کہ صوفیائے عظام کی کثیر تعداد نے آپ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافتِ بلا فصل کی طرف اشارہ فرمایا ہے......

اِلَّا اِنَّ تِلْكَ خَلَافَةَ عِنْدَهُمْ هِیَ الْخَلَافَةُ الْبَاطِنَةُ الَّتِیْ هِیَ خِلَافَةُ الْاِرْشَادِ وَالتَّرْبِیَّةِ وَالْاِمْدَادِ وَالتَّصَرُّفِ الرُّوْحَانِیْ......

مگر ان کے نزدیک یہ خلافت باطنی خلافت ہے جو ہدایت اور اخلاقی تربیت، امداد، اعانت اور روحانی تصرّف سے عبارت ہے۔ اور بر خلافت صوری نہیں...... جس کا مطلب...... حدود قائم کرنا...... لشکر تیار کرنا...... اسلام کی حفاظت کی غرض سے اس کے دشمنوں کے ساتھ تلوار و نیزہ سے جنگ کرنا ہے۔

صوفیاء کے ہاں اُسی ترتیب کی خلافت ہے جو ابھی بیان

Marfat.com

ہوئی ...... جس طرح کہ اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے......

دو خلافتیں:

صوفیاء کے نزدیک دو خلافتیں ہیں...... صرف فرق اتنا ہے:

كَالْفَرْقِ بَيْنَ الْقِشْرِ وَاللُّبِّ فَالْخِلَافَةُ الْبَاطِنِيَّةُ
لُبُّ الْخِلَافَةِ الظَّاهِرَةِ وَبِهَا يُذَبُّ عَنْ حَقِيْقَةِ الْاِسْلَامِ

جتنا فرق چھلکے اور گودے کے درمیان ہوتا ہے باطنی خلافت ظاہری خلافت کا مغز اور اصل ہے...... اور اِسی کے ذریعے اسلام کی حقیقت تک پہنچا جا سکتا ہے...... علامہ آلوسی سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آگے چل کر لکھتے ہیں کہ...... ظاہری خلافت کے ذریعے اسلام کی ظاہری حفاظت مقصود ہوتی ہے فرماتے ہیں کہ کبھی خلافتِ روحانی اور خلافت ظاہری دونوں جمع ہو جاتی ہیں...... جس طرح حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی حکومت کا زمانہ پاک تھا...... اور جس طرح یہ دونوں خلافتیں امام مہدی علیہ السلام کے زمانۂ ظہور میں جمع ہوں گی...... مزید آگے فرماتے ہیں...... کہ نبوت اور باطنی خلافت دونوں ایک ہی مرکز کا حصہ ہیں...... اور اِسی کی طرف اشارہ ہے حضور ﷺ کے اس فرمان مقدس کا......

خُلِقْتُ اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ وَكَانَتْ هٰذِهِ الْخِلَافَةُ
كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهٗ عَلَی الْوَجْهِ الْاَتَمِّ (۱)

(میری اور علی (کرم اللہ وجہہ) کی تخلیق ایک ہی نور سے ہوئی ہے

☆...... تفسیر روح المعانی الجزء السادس صفحہ ۱۸۶ تا ۱۸۷ (مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان (خلاصہ کلام بحوالہ آل رسول ﷺ)

Marfat.com

خلافتِ (باطنی) علی المرتضٰی میں بدرجہ اُتم پائی جاتی ہے)

علامہ آلوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں...... کہ اِسی وجہ سے اللہ والوں کے تمام سلاسل کا اختتام آپؑ کی ذاتِ گرامی پر ہوتا ہے......

تطبیق:

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی علیہ الرحمہ اِس ضمن میں مزید لکھتے ہیں کہ...... خلافت کو ان دو قسموں میں تقسیم کے ساتھ ساتھ بعض صوفیاء اور عارفین نے...... اُن احادیث کو جو حضرات خلفائے ثلاثہ (رضی اللہ تعالٰی عنہم) کی ظاہری ترتیبِ خلافت کے بارے میں وارد ہوئی ہیں...... اور اُن احادیث کو...... جو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی خلافت بلا فصل کے بارے میں منقول ہیں کے درمیان تطبیق قائم کی ہے...... لکھتے ہیں:

وَبَيْنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُشْعِرَةِ اَوِالْمُصَرِّحَةِ بِخَلَافَةِ الْاَمِيْرِ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ بَعْدَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامِ بِلَافَصْلٍ فَحَمَلَ الْاَحَادِيْثَ الْوَارِدَةَ فِيْ خِلَافَةِ الْخُلَفَاءِ الثَّلَاثَةِ عَلَى الْخَلَافَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْاَحَادِيْثُ الْوَارِدَةُ خِلَافَةُ الْاَمِيْرِ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَلَى الْخَلَافَةِ الْبَاطِنِيَّةِ

(ان احادیث کے درمیان جو جناب علی امیر المومنین کی خلافتِ بلا فصل کے بارے میں وارد ہوئیں (ان میں یوں تطبیق قائم کی ہے کہ) اُن احادیث کو خلفائے ثلاثہ کی خلافت ظاہری پر محمول کیا ہے...... اور جو

Marfat.com

احادیث حضرت علی المرتضیٰؑ کی خلافتِ بلافصل کے بارے میں مروی ہیں اُن کو خلافتِ باطنی پر محمول کیا جائے گا......

یاد رہے کہ علامہ سید محمود آلوسی بغدادی علیہ الرحمہ حنفی المسلک ہیں......انہوں نے نظریہ احناف کی ترجمانی کرتے ہوئے اِن لوگوں کا رد کیا ہے جو اس آیت سے ظاہری خلافتِ بلافصل کا استدلال کرتے ہوئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کا انکار کرتے ہیں اور اُنہوں نے صوفیائے کرام کے حوالے سے مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی باطنی خلافتِ بلافصل کے روحانی نظریہ کی حمایت کی ہے اور جناب مولائے علیؑ کو منبع ولایت قرار دیا ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن جامی نقشبندی رحمہ اللہ (کافیہ' نحو کی شرح کے مصنف) نویں صدی ہجری کے صوفی اور بلند پایہ عالم فرماتے ہیں......

علیؑ شاہ عالم اماماً کبیرا
کہ بعد از نبی شُد بشیراً نذیراً
زمین و آسمان' عرش و کرسی بحکمش
علیؑ داں علیٰ کل شیٔ قدیراً

علامہ کشفی علیہ الرحمۃ نے بھی خلافت کی دو قسمیں لکھی ہیں یعنی ......خلافت کبریٰ......خلافت صغریٰ......اور خلافت کبریٰ سے مراد باطنی خلافت لی ہے جس کی پیشوائی مولائے کائنات کی ذات اقدس کو عطاء فرمائی گئی ہے......جبکہ دوسری خلافت ظاہری کی پیشوائی کا فریضہ حضرت ابوبکر

Marfat.com

صدیق رضی اللہ عنہ کو عطا ہوا۔ (خلاصہ کلام مناقب مرتضوی)

فیضانِ خلافت کی تقسیم:

دورحاضر کے معروف سکالر علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے حضور نبی اکرم ﷺ کے فیضانِ خلافت کی تقسیم اپنی کتاب ''السیف الجلی علیٰ منکر ولایت علیؑ'' میں یوں بیان کی ہے، لکھتے ہیں: اس کی تین اقسام ہیں...... (۱) خلافتِ ولایت (۲) خلافتِ سلطنت (۳) خلافتِ ہدایت۔ فرماتے ہیں (خلافت ولایت) یعنی خلافت باطنی کی روحانی وراثت اہلِ بیت اطہار کے نفوسِ طیبہ کو عطا ہوئی...... (خلافت سلطنت) خلافتِ ظاہری کی سیاسی وراثت خلفائے راشدین کی ذواتِ مقدسہ کو عطا ہوئی...... (خلافتِ ہدایت) خلافتِ دینی کی عام وراثت بقیہ صحابہ وتابعین کو عطا ہوئی۔ (۱)

علامہ طاہر القادری صاحب نے اِس تقسیم خلافت کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے حوالہ سے یوں بیان کیا ہے کہ آپ اپنی کتاب ''التفہیمات الالٰھیہ'' میں فرماتے ہیں...... حضور نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے حاملین تین طرح کے ہیں۔

ایک وہ جنہوں نے آپؐ سے حکمت وعصمت اور قطبیتِ باطنی کا فیض حاصل کیا اور وہ آپ ﷺ کے اہل بیت اور خواص ہیں۔

دوسرا طبقہ وہ ہے جنہوں نے آپ ﷺ سے حفظ وتلقین اور رشد و

☆...... السیف الجلی علیٰ منکر ولایت علیؑ صفحہ ۱۸ (از علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ)

ہدایت سے متصف قطبیت ظاہری کا فیض حاصل کیا وہ آپ ﷺ کے کبار صحابہ کرام علیہم الرضوان جیسے خلفائے اربعہ اور عشرہ مبشرہ ہیں۔

تیسرا طبقہ وہ ہے جنہوں نے انفرادی عنایات اور علم وتقویٰ کا فیض حاصل کیا یہ وہ اصحاب ہیں جو احسان کے وصف سے متصف ہوئے ...... جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ دیگر متاخرین یہ تینوں معراج حضور نبی اکرم ﷺ کے کمالِ ختم رسالت سے جاری ہوئے۔(۱)

مزید لکھتے ہیں ......لہٰذا سیاسی وراثت کے فردِ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوئے، روحانی وراثت کے فرد اول حضرت علی المرتضیٰ ہوئے اور علمی وعملی وراثت کے اولین حاملین جملہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہوئے ......سو یہ سب وارثین وحاملین اپنے اپنے دائرہ میں بلافصل خلفاء ہوئے ایک کا دوسرے کے ساتھ کوئی تضاد یا تعارض نہیں ہے، دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان مناصب کی حقیقت بھی ایک دوسرے سے کئی اُمور میں مختلف ہے۔

انتخاب کا عمل:

لکھتے ہیں خلافتِ ظاہر دین اسلام کا سیاسی منصب ہے، خلافتِ باطنی خالصتاً روحانی منصب ہے۔یہی وجہ ہے کہ پہلے خلیفہ راشد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، کا انتخاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، کی تجویز

☆......التفہیمات الالٰہیہ جلد دوئم صفحہ ۸ بحوالہ السیف الجلی علیٰ منکر ولایت علی ' صفحہ ۹

Marfat.com

اور رائے عامہ کی اکثریتی تائید سے عمل میں آیا۔ مگر پہلے امام ولایت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، کے انتخاب میں کسی کی تجویز مطلوب ہوئی نہ کسی کی تائید...... خلافت میں جمہوریت مطلوب تھی اِس لیے حضور ﷺ نے اِس کا اعلان نہیں فرمایا ولایت میں ماموریت مقصود تھی اس لیے حضور ﷺ نے وادیٔ غدیر خم کے مقام پر اِس کا اعلان فرمادیا۔

حضرت علامہ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے مزید لکھتے ہیں...... جان لینا چاہیے کہ جس طرح خلافت ظاہری، خلفاء راشدین سے شروع ہوئی اور اِس کا فیض حسبِ حال اُمت کے صالح حکام اور عادل امراء کو منتقل ہوتا چلا گیا اسی طرح خلافت باطنی بھی سیدنا علی المرتضیٰؓ سے شروع ہوئی اور اس کا فیض حسب حال ائمہ اطہار اہل بیت اور اُمت کے اولیاء کاملین کو منتقل ہوتا چلا گیا۔ حضور فاتح وخاتم ﷺ نے فرمایا......

مَن کُنتَ مَولاہُ فَھٰذَا عَلِیٌ مَولاہُ

جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اور......

عَلِیَ وَلِیُّکُم مِن بَعدِی

میرے بعد تمہارا ولی علی ہے

کے اعلان کے ذریعے حضرت علی رضی اللہ عنہ، کو اُمت میں ولایت کا فاتح اوّل قرار دیا ہے۔(۱)

باب ولایت میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے الفاظ

☆......السیف الجلی علیٰ منکر ولایت علیٰ' صفحہ ۱۰

Marfat.com

ملاحظہ ہوں……

وفاتح اوّل ازیں اُمتِ مرحومہ حضرت علی مرتضٰی است کرم اللہ وجہہ

(اِس اُمت مرحوم میں (فاتح اول) ولایت کا دروازہ سب سے پہلے کھولنے والے فرد حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ ہیں)

وسر حضرت امیر کرم اللہ وجہہ دراولاد کرام ایشان سرایت کرد

حضرت (مولا علی) امیر کا رازِ ولایت آپ کی اولاد کرام میں سرایت کرگیا……

چنانچہ کسی از اولیاء امت نیست الا بخاندان حضرت مرتضٰی رضی اللہ عنہ مرتبسط است بوجہی از وجوہ……

چنانچہ اولیائے اُمت میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جو کسی نہ کسی طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خاندانِ امامت سے (اکتساب ولایت کے لیے) وابستہ نہ ہو……(۱)

امامتِ علی کرم اللہ وجہہ

حضرت امیر المومنین مولائے کائنات سید علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ اوّل امامِ برحق ہیں اور بے شمار فضائل و کمالات محامد' محاسن کا مرقع ہیں آپ ہی کے توسل اور ربط سے ہدایت کے چشمے تاحشر جاری ہوتے رہیں گے۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ کی امامت کے تقرر میں رضائے حق تعالٰی ہی موجود تھی……

امام المتقین:

☆……التفہیمات الالٰہیہ صفحہ ۱۰۳،۱۰۴ بحوالہ 'السیف الجلی علی منکر ولایت علی' صفحہ ۱۱

Marfat.com

یہ حدیث کنز العمال میں بھی موجود ہے اور ارجح المطالب میں فردوس دیلمی کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا......

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَوْحٰی اِلَیَّ فِیْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ (۱)

(بیشک پروردگار نے مجھ کو علیؑ کے بارے وحی بھیجی ہے کہ وہ تمام متقیوں کا امام ہے)

تین لقب:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے......

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَوْحٰی اِلَیَّ فِیْ عَلِیٍّ ثَلَاثَۃَ اَشْیَاءَ لَیْلَۃَ اَسْرٰی بِیْ اَنَّہٗ سَیِّدُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ (۲)

(بے شک شب معراج میں پروردگار نے علیؑ کے تین لقب میری طرف وحی فرمائے تھے کہ وہ مومنوں کا سردار ہے اور متقیوں کا اِمام اور سفید ہاتھ اور چہرے والوں کا پیشوا ہے)

امام الاولیاء:

☆ ۱......کنز العمال جلد دوئم صفحہ ۱۵۷، ارجح المطالب صفحہ ۳۵

☆ ۲......اخرجہ الدیلمی بحوالہ مناقب مرتضوی صفحہ ۳۷۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابو برزہ ؓ سے فرمایا......

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَرْزَۃَ
اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ عَہِدَ اِلَیَّ فِیْ عَلِیٍّ
اَنَّہٗ رَایَۃُ الْھُدٰی وَمِنَارُ الْاِیْمَانِ
وَاِمَامُ الْاَوْلِیَاءِ (☆)

(بیشک اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے متعلق میرے ساتھ یہ عہد کیا ہے
کہ علیؑ ہدایت کا علم (جھنڈا) اور ایمان کا منارہ اور
اولیاء کا امام ہے)

احادیث کثیرہ جو بطور تصدیق آپ کی امامت و پیشوائی سے متعلق ہیں ان کی تعداد کا تعین کرنا ناممکن ہے ایسے اوصاف جلیلہ و جمیلہ صد ہا جو آپ ہی کی ذات گرامی سے مختص ہوئے ہیں کسی اور کی صفات کا نہ تو حصہ بنے ہیں اور نہ ہی اُن پر آج تک کوئی فائز ہو سکا ہے، عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ لیکن یہاں جاہل قسم کے نامعقول ناصبی اور خارجی فطرت کے لوگ اِن احادیث و روایات کی کثرت جب کتب میں ملاحظہ کرتے ہیں یا محبان اہل بیت کی زبانی سنتے ہیں تو اور کوئی بس نہیں چلتا بے خودی کے عالم میں بہکی بہکی حاشیہ آرائی کرتے دکھائی دیتے ہیں دراصل یہ اُن کے اندر کا شیطانی آتش دان بھڑک اُٹھتا ہے اور اُس کا بدبودار دھواں اُن کے دماغی

☆......اخرجہ ابنِ مردویہ بحوالہ ارجع المطالب صفحہ ۶۳

ماحول میں ایسا تعفن پیدا کرتا ہے کہ وہ پھر چمنستانِ کرم کی پُر کیف بہاروں سے میلوں دَور بیٹھے اپنی حرماں نصیبی کا ماتم کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اِن کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ یہ تمام تر روایات اور احادیث وضعی ہیں (نعوذ باللہ) اور شیعہ راویوں نے ان کو گھڑ کر کے کتب میں شامل کر دیا۔

یہ شرمناک تاویلات کرنے والوں سے اگر یہ پوچھ لیا جائے کہ ایسا کب ممکن ہوا...... آخر کون سا وہ دور ہے جب لوگوں کو کھل کر مولائے کائنات کے مناقب بیان کرنے کا موقع میسر آیا تھا......؟ تو اُن کے خالی دامن اور خانہ جہالت میں اِس بات کا کوئی جواب نہیں بن سکے گا...... کیونکہ خلافتِ راشدہ کے فوراً بعد جو دور شروع ہوا وہ بنواُمیہ کا دور تھا، تاریخی حوالے سے اُس کی خصوصیات میں سے نمایاں بات یہی سامنے آئی ہے کہ اَسّی سالہ اُموی دورِ حکومت میں فضائل علیؑ کو جمع کرنا، لکھنا، لکھوانا تو درکنار امیر المومنین مولا علیؑ کا نام بھی زبان سے نکالنا ناقابلِ معافی جرم قرار دیا گیا تھا۔ ایسے ظالمانہ اور بے رحم طریقوں سے موالیانِ حیدر کرار و اہل بیت اطہار (علیہم السلام) کا قتلِ عام ہوا اُن کو اظہار محبت کے جرم میں سرعام زندہ جلایا جانے لگا یا دیواروں میں چنوا دیا گیا۔ محبانِ علیؑ کے لیے خُدا کی زمین کو تنگ سمجھا جانے لگا۔ اولادِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق رکھنے والے افراد غیر معروف بستیوں میں پناہیں تلاش کرتے رہے اور اپنی جان اور عزت کی خاطر اولاد زہراء (سلام اللہ علیہا) عرب سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیئے گئے کھلے عام منبروں پر سب وشتم کا سرکاری

حکم جاری ہو چکا تھا۔ کیا اس طرح کے حالات میں کوئی عقلِ سلیم رکھنے والا یہ سوچ سکتا ہے کہ ہزاروں احادیث اور روایات فضائلِ مولاعلیؑ میں وضع کر کے پھر اُنہیں کتب احادیث میں شامل کیا جا سکے؟

ہم جانتے ہیں کہ یہ فکر کن نظریات کی ترجمانی کے لیے پھیلائی جا رہی ہے اور ان لوگوں کا تانا بانا کہاں ملتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ آج بھی مسلکِ حقہ اہل سنت و جماعت کی کتب احادیث میں ہزاروں کی تعداد پھیلے ہُوئے خاندانِ رسالت اور مولاعلیؑ کے فضائل و مناقب اور اُن کے کارہائے زندگی کے عظمت نشاں تذکرے موجود رہنا ہی اُن کے فضائل اور حقانیت کی دلیل ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جہاں حکومتوں نے ان نفوس طاہرہ کے فضائل کا استیصال کرنے میں اپنا خون پانی ایک کر دیا تھا باوجود اِس کے فضائل و مناقب کے تذکروں کا چاردانگ عالم میں شہرہ ہونا اور اولادِ رسول ﷺ کا زندہ بچ نکلنا اعجازِ نبوت ہے۔ یاد رہے کہ مذکورہ احادیث اِس بات پر نص ہیں کہ آپ امام برحق ہیں۔ اولیاء کاملین کے رہبر و رہنما ہیں، ہدایت کا علم بھی آپ ہیں اور عظمتوں کا مینار آپ ہی کا وجودِ اقدس ہے۔ صد حیف اُن لوگوں کے افکار پر جو آپ کی امامت میں شکوک و شبہات میں گرفتار رہتے ہیں، خُدا جانے کہ اُنہیں کیسے امام چاہئیں اور کس طرح کے قائد کی وہ ضرورت محسوس کر رہے ہیں؟

خُدا تعالیٰ کی زمین اور کل مخلوق کے متقیوں، ولیوں کی پیشوائی کا تاج روزِ ازل سے تا قیامت دامادِ رسول ﷺ اور زوج بتول سلام اللہ علیہا

Marfat.com

، والد حسنین کریمین علیہم السلام، فاتح بدر و حنین حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ! اور اُن کی آل و عترت کا حق ہے...... چونکہ وہ پیشوائے اولیاء ہیں اس لیے تمام کمالات بدرجہ اتم ان میں موجود ہیں اُن کی ذات تمام تر خوبیوں کا مرقع ہے...... میر تقی میر کے بقول۔

ہادی علیؑ ، امام علیؑ ، رہ نما علیؑ
یاور علیؑ ، رفیق علیؑ ، آشنا علیؑ
مرشد علیؑ ، کفیل علیؑ ، پیشواء علیؑ
مقصد علیؑ ، مراد علیؑ ، مدعا علیؑ
جو کچھ کہو سو اپنے تو یاں مرتضٰی علیؑ
قبلہ علیؑ ، امام علیؑ ، مقتداء علیؑ
مولا علی، وکیل علیؑ ، بادشاہ علیؑ
مرتے ہوئے ہمارے دلوں میں رہا علیؑ
خِلقت تو دیکھ کعبے میں پیدا ہوا علیؑ
تھا جانشین ختم الرسلؐ کا بجا علیؑ
شایانِ حمد و قابل ہے صلِّ علیؑ علیؑ

☆☆☆☆

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

غوثِ اعظمؒ ،محمدؐ کا محبوب ہے،غوث اعظمؒ زمانے کا سلطان ہے
غوث اعظمؒ کی ہر جا مچی دھوم ہے،غوث اعظمؒ کا گھر گھر میں فیضان ہے

نام وکنیت: آپؒ کا پیدائشی نام عبدالقادر اور کنیت ابو محمد ہے۔

القاب: آپ کے مشہور القابات میں محی الدین ،محبوب سبحانی ،قطب ربّانی ،غوث الثقلین ،غوث الوریٰ ،غوث الاعظم ،حضرتِ میراں ،پیرانِ پیر ،دستگیر ہیں۔

ولادتِ پاک: آپ کی ولادت باسعادت یکم رمضان المبارک 470ھ بوقت صبح صادق ہوئی۔

نسبِ پاک: حضور سیدنا غوث اعظمؒ نسب کے لحاظ سے نجیب الطرفین سید ہیں۔والد گرامی کی طرف سے حسنی اور والدۂ ماجدہ کی طرف سے حسینی ہیں۔

شجرۂ نسب والد مکرم: سیدنا عبدالقادر بن سیدنا ابو صالح بن سیدنا یحیٰ زاہد بن سیدنا موسیٰ ثانی بن سیدنا عبداللہ صالح بن سیدنا موسیٰ الجون بن سیدنا عبداللہ المحض بن سیدنا حسن مثنیٰ بن سیدنا امام حسن بن سیدنا حضرت علی المرتضٰی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

شجرہ نسب والدہ ماجدہ: سیدنا عبدالقادر بن سیدہ ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت سیدنا عبداللہ صومعی بن سیدنا ابو جمال بن سیدنا محمد بن سیدنا محمود بن سیدنا ابوالعطاء عبداللہ بن سیدنا کمال الدین عیسیٰ بن سیدنا ابوعلاؤالدین محمد جواد بن سیدنا علی رضا بن سیدنا امام موسیٰ کاظم بن سیدنا امام محمد جعفر صادق بن سیدنا امام محمد باقر بن سیدنا

Marfat.com

امام زین العابدین بن سیدنا امام حسین بن سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا۔

وطن مالوف: آپ کا وطن گیل ہے جس کو گیلان بھی کہتے ہیں۔ اہل عرب اسی کو جیلان کہہ دیتے ہیں۔ یہ علاقہ طبرستان میں بغداد سے سات دن کی پیدل مسافت پر واقع ہے جس کے ایک گاؤں 'نیف' میں پیرانِ پیر حضرت غوث اعظمؒ کی ولادت ہوئی۔ یاد رہے کہ بغداد اور مدائن کے قریب بھی جیل یا گیل نامی گاؤں ہیں لیکن ان دونوں مقامات کو حضور غوث اعظمؒ کا مولد سمجھنا درست نہیں کیونکہ یہ ملک عراق سے متعلق ہیں اور حضور غوث پاکؒ کا عجمی ہونا محقق ہے۔

(سفینۃ الاولیاء، انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا، الروض الظاہرہ)

والدین کا تقدس: حضور غوث اعظمؒ کے والد گرامی حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمہ اللہ نہایت متقی، پرہیز گار، بلند اخلاق اور رموزِ حقیقت سے واقفیت رکھتے تھے۔ ریاضت و مجاہد ہمیں خاص شہرت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ پر فاقے کا تیسرا دن تھا۔ دریا کے کنارے تشریف فرما تھے اتفاق سے دریا میں ایک خوشنما سیب بہتا ہوا نظر آیا جسے آپ نے نکال کر کھا لیا۔ تھوڑی دیر بعد خیال آیا کہ خدا جانے یہ سیب میرے لیے حلال تھا بھی یا نہیں چنانچہ فکر مند ہوئے اور سیب کے مالک کی تلاش میں دریا کے کنارے اس طرح چلے جدھر سے سیب بہتا ہوا آیا تھا۔ اسی فکر میں ایک لمبا سفر طے کیا بالآخر دریا کے کنارے ایک بڑی عمارت اور باغ نظر آیا جس میں دوسرے درختوں کے علاوہ سیب کے درخت بھی تھے جبکہ سیب کے ایک درخت کی شاخیں سیبوں سے لدی دریا کے کنارے تک پہنچی ہوئی تھیں چنانچہ آپ کو یقین ہو گیا کہ وہ سیب اسی درخت سے ٹوٹ کر پانی میں گرا ہو گا۔ الغرض باغ کے مالک کا پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ شاندار باغ اور اس سے ملحق محل

Marfat.com

حضرت سید عبداللہ صومعی رحمہ اللہ کی ملکیت ہے، آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بلا اجازت سیب کھا لینے پر نہایت ادب سے معافی کے خواستگار ہوئے۔ حضرت سید عبداللہ صومعی رحمہ اللہ چونکہ خود خاصانِ حق میں سے تھے سمجھ گئے کہ یہ کوئی نہایت نیک، پارسا اور صالح نوجوان ہے چنانچہ آپ نے ایک حیلہ کے تحت معافی کیلئے کچھ عرصہ تک باغ کی رکھوالی کی شرط رکھی اور فرمایا کہ جوان! کچھ مدت تک یہ خدمت انجام دو اس کے بعد تمہاری معافی کی درخواست پر غور کیا جائیگا۔ الغرض آپ نے سر تسلیم خم کرتے ہوئے نہایت ایمانداری اور جانفشانی سے یہ خدمت سرانجام دی اور مقررہ بدت کے بعد حضرت صومعی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مفای کے طالب ہوئے تو سید عبداللہ صومعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بیٹا! ابھی ایک اور شرط باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ میری ایک ہی بیٹی ہے جو آنکھوں سے اندھی، پاؤں سے لنگڑی اور کانوں سے بہری ہے اگر تم اسے اپنے نکاح میں قبول کرلو تو تمہاری معافی ہو جائیگی۔ حضرت ابو صالح رحمہ اللہ نے بخوشی اس شرط کو بھی قبول کرلیا چنانچہ بعد از نکاح جب آپ خلوت میں اپنی بیوی کے پاس گئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ تو تمام ظاہری عیوب سے پاک ہیں جن کا ذکر حضرت صومعی رحمہ اللہ نے کیا تھا بلکہ یہ تو اس کے بالعکس حسن و خوبصورتی کا مرقع ہیں پھر خیال آیا کہ شائد یہ کوئی اور لڑکی ہے...... یہی سوچتے ہوئے الٹے قدموں حجلہ عروسی سے باہر نکل گئے۔ اگلی صبح جب آپ حضرت عبداللہ صومعی رحمہ اللہ کے سامنے گئے تو وہ اپنی باطنی فراست سے حضرت ابو صالح کی قلبی پریشانی کو بھانپ گئے چنانچہ فرمایا کہ بیٹا! میں نے اپنی بیٹی کی جو صفات تم سے بیان کیں وہ بالکل درست ہیں، تفصیل ان کی یوں ہے کہ اس نے آج تک کسی غیر محرم کو نہیں

Marfat.com

دیکھا اس لیے وہ اندھی ہے، اس نے کبھی خلاف حق بات نہیں سنی اس لیے بہری ہے اور اس نے اپنے ہاتھ پاؤں سے کبھی خلاف شریعت کوئی کام نہیں کیا لہذا وہ لنجی ولنگڑی ہے۔،، الغرض اپنے خسر محترم کی زبانی اپنی نیک و پارسا بی بی کی بابت یہ وضاحت اور تفصیل جان کر حضرت ابو صالح از حد مسرور ہوئے، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اپنی بیوی کی قدر و منزلت اور محبت ان کے دل میں اور زیادہ بڑھ گئی۔ انہی دو نیک و پاکباز ہستیوں کی اولاد حضور غوث اعظمؒ ہیں۔

بچپن: حضور سیدنا غوث اعظمؒ مادرزاد ولی اللہ تھے۔ یکم رمضان المبارک کی شب آپ اس دنیا میں تشریف لائے چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ سحری سے افطاری تک آپ نے دودھ نہیں پیا اور پھر پورے رمضان المبارک میں یہی کیفیت رہی۔ آپ کی والدہ ماجدہ سے منقول ہے کہ عبدالقادر کے زمانہ رضاعت میں دو رمضان المبارک گزرے چنانچہ دونوں رمضان المبارک میں سحری سے افطاری تک آپ نے میرا دودھ نہیں پیا بلکہ روزہ سے رہتے تھے۔ حضور غوث اعظمؒ کے والد گرامی حضرت ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمہ اللہ آپ کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد ہی اس عالم فانی سے دارلبقاء کی جانب کوچ کر گئے تھے اس لیے آپ نے اپنے نانا جان حضرت عبداللہ صومعی رحمہ اللہ کے سایہ عاطفت میں ہوش سنبھالا۔ ابھی آپ کا بچپن ہی تھا کہ شفیق نانا بھی راہی ملک بقاء ہو گئے جس کے بعد آپ کی پرورش و پرداخت کا سارا بوجھ آپ کی نیک سیرت و پاک طینت والدہ گرامی کے کندھوں پر آ گیا جنہوں نے آپ کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی چنانچہ آپ کی پیاری والدہ ماجدہ نے عرفان و تصوف اور فیضانِ باطنی سے آپ کو خوب سیراب فرمایا۔ (تفریح الخاطر، قلائد الجواہر، بہجۃ الاسرار، سفینۃ الاولیاء،)

Marfat.com

غیبی آواز: حضور سیدنا غوث اعظمؓ خود فرماتے ہیں میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو غیب سے آواز آتی "اے برکت والے...... میری طرف آ" تو میں فوراً والدہ گرامی کی گود میں چلا جاتا۔ آپ جب پانچ برس کے ہوئے تو آپ کو ایک مقامی مکتب میں داخلہ دلوایا گیا۔ آپ کا اپنا ارشاد ہے کہ جب میں بارہ برس کا تھا تو شہر کے مدرسہ کو جاتے ہوئے اپنے ارد گرد فرشتوں کو چلتے دیکھتا تھا اور جب میں مدرسہ پہنچتا تو انہیں یہ کہتے سنتا کہ "اللہ تعالیٰ کے ولی کیلئے جگہ خالی کردو۔" (تحفہ قادریہ، بہجۃ الاسرار، اخبار الاخیار فارسی، قلائد الجواہر)

تعلیمی سفر: حضور سیدنا غوث اعظمؓ خود بیان فرماتے ہیں کہ اٹھارہ برس کی عمر میں ایک مرتبہ 9 ذی الحجہ کو خاص عرفہ کے دن مجھے جنگل کی طرف جانے کا اتفاق ہوا میں ایک بیل کے پیچھے چل رہا تھا چنانچہ بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا...... "یا عبدالقادر! ما لهذا خلقت۔ (اے عبدالقادر! تو اس کام کیلئے پیدا نہیں کیا گیا) میں یہ سن کر گھبرا کر گھر لوٹا اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں کے سامنے سے حجابات اٹھا دیئے اور میں نے میدانِ عرفات میں حاجیوں کے اجتماع کو دیکھا، اس کے بعد میں نے اپنی پوری سرگزشت والدہ ماجدہ سے بیان کی اور عرض کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیں اور علم دین حاصل کرنے کیلئے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ والدہ محترمہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ اسّی دینار جو میرے والد گرامی کی میراث تھے ان میں سے چالیس دینار میری صدری میں سی دیئے اور مجھے ہر حال میں راست گوئی اور سچائی کو اپنانے کی تاکید فرماتے ہوئے بغداد جانے کی اجازت دیدی نیز فرمایا

Marfat.com

کہ اے میرے پیارے فرزندِ ارجمند، میں تجھے محض اللہ تعالیٰ کی راہ اور خوشنودی کیلئے اپنے پاس سے جدا کرتی ہوں اور اب مجھے تمہارا منہ قیامت کو ہی دیکھنا نصیب ہوگا۔

حضور غوث اعظمؒ 488ھ میں ایک قافلہ کے ساتھ بغداد کی جانب روانہ ہوئے، جب آپ کا قافلہ ہمدان سے آگے پہنچا تو ڈاکوؤں نے اس قافلہ پر حملہ کر دیا اور لوگوں کو لوٹ لیا، دریں اثنا ایک ڈاکو آپ کے پاس آیا اور پوچھا اے نوجوان! تیرے پاس بھی کچھ مال وزر ہے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں، میرے پاس خداوند قدوس کا دیا سب کچھ ہے اور چالیس دینار بھی ہیں۔ اس ڈاکو نے خیال کیا کہ یہ نوجوان ہم سے دل لگی کر رہا ہے اگر اس کے پاس دینار ہوتے تو بھلا وہ مجھ ایسے کو کیوں بتاتا چنانچہ وہ ڈاکو آپ کو ہمراہ لے کر اپنے سردار کے پاس پہنچا جس کا نام احمد بدوی تھا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ سردار نے آپ سے پوچھا کہ تمہارے پاس جو چالیس دینار ہیں وہ کہاں ہیں؟ تو آپ نے اپنی صدری کی جانب اشارہ کیا کہ اس میں سلے ہوئے ہیں، چنانچہ ڈاکوؤں کے سردار کے حکم پر آپ کی صدری کو ادھیڑا گیا تو اس میں سے واقعی چالیس دینار برآمد ہوئے۔ آپ کی اس راست گوئی پر سردار حیران رہ گیا اور آپ سے استفسار کیا کہ اے صالح نوجوان! وہ کون سی بات یا راز ہے کہ جس نے تمہیں اس طرح بے دریغ سچ بولنے پر مجبور کیا ہے حالانکہ تمہیں یہ معلوم ہی ہے کہ اس کی پاداش میں تم اپنے سارے اثاثے سے محروم ہونے جا رہے ہو؟...... تو آپ نے فرمایا کہ گھر سے چلتے وقت میری والدہ گرامی نے مجھے ہر حال میں سچ بولنے کی تلقین فرمائی تھی اس لیے چاہے جو بھی نقصان ہو میں اپنی والدہ گرامی کی نصیحت کو فراموش نہیں کرسکتا تھا سردار آپ

Marfat.com

کی اس صدق بیانی سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے اور وہ تاسف آمیز چیخ مار کر بولا کہ......افسوس یہ صالح نوجوان تو اپنی والدہ سے بندھے عہد کو توڑنے سے ڈرتا ہے جبکہ میں سالہا سال سے اپنے رب کریم کے عہد کو توڑ رہا ہوں اور یہ کہتے ہوئے وہ دیوانہ وار آپ کے قدموں میں گر پڑا اور صدق دل سے توبہ کر لی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے تمام ساتھیوں نے بھی توبہ کر لی...... قافلہ والوں کا لوٹا ہوا تمام مال واسباب واپس کر دیا گیا اور احمد بدوی اور ان کے تمام ساتھی عبادت وریاضت میں مشغول ہو گئے اور وقت آیا کہ وہ اپنے دور کے بہترین صالحین میں شمار ہونے لگے۔ (نغمات الانس)

ورودِ بغداد: حضور غوث اعظمؒ چار سو میل سے زائد کا خطرناک سفر طے کرنے کے بعد صفر المظفر 488 ہجری میں بغداد شریف میں فروکش ہوئے۔ آپ نے حافظ ابو طالب بن یوسف سے قرآن پاک کے حفظ کی تکمیل کی، علم فقہ، اصول فقہ آپ نے مختلف اساتذہ کرام کی خدمت میں رہ کر سیکھا۔ آپ کے بعض اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

☆......ابوالوفا علی بن عقیل حنبلی رحمہ اللہ

☆......ابوالحسن محمد بن قاضی ابو یعلیٰ رحمہ اللہ

☆......ابوالخطاب المحفوظ الکلوفرائی الحنبلی رحمہ اللہ

☆......محمد بن حسین بن محمد فرا حنبلی رحمہ اللہ

☆......قاضی ابوسعید مبارک بن علی مخزومی حنبلی رحمہ اللہ

جن اساتذہ کرام سے آپ نے علم حدیث میں استفادہ کیا ان میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

Marfat.com

☆......ابو طالب عبد القادر بن محمد یوسف رحمہ اللہ

☆......ابوالحسن بن مبارک رحمہ اللہ

☆......ابو طاہر عبد الرحمٰن بن احمد رحمہ اللہ

☆......ابوالبرکات ہبۃ اللہ بن مبارک رحمہ اللہ

☆......ابو غالب محمد بن حسن الباقلانی رحمہ اللہ

☆......محمد بن علی بن میمون انوسی رحمہ اللہ

☆......ابو عنان اسماعیل بن محمد الاصبجانی رحمہ اللہ

حضرت علامہ ابو زکریا یحیٰ بن علی تبریزی رحمہ اللہ سے آپ نے علم و ادب میں استفادہ فرمایا۔ الغرض اپنے وقت کے جید اساتذہ کرام سے اس قدر عرق ریزی اور محنت شاقہ سے علم حاصل کیا کہ خود آپ کا ارشاد ہے کہ:

درست العلم حتیٰ صرتُ قطباً

ونِلتُ السّعدَ من مّولیَ الموالی

(میں علم پڑھتے پڑھتے قطب ہو گیا اور میں نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے سعادت کو پالیا)

(بحوالہ: قلائد الجواہر، بہجۃ الاسرار)

مصائب و آلام: حضور سیدنا غوث اعظمؓ کو تحصیل علوم میں سخت مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ خود فرماتے ہیں کہ میں ابتدائی دور میں کئی کئی روز تک بھوکا، پیاسا رہا۔ ایک دفعہ بیس روز تک کچھ میسر نہ آیا۔ کھانے کو کوئی چیز ملی اور نہ ہی کوئی مباح چیز ہاتھ آئی۔ تنگ آ کر میں ایوانِ کسریٰ کے ویرانہ کی جانب چلا گیا کہ شائد کوئی مباح چیز ملے مگر میں نے وہاں ستر ولیوں کو دیکھا جو سب کے سب میری طرح پیٹ کے مباحات کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ میں نے دل میں خیال کیا

Marfat.com

کہ ان کے کام میں دخل دینا اچھا نہیں ، اس لیے میں بغداد میں واپس لوٹ آیا۔ راستہ میں مجھے اپنے وطن کا ایک شخص ملا جس نے مجھے سونے کا ایک ٹکڑا دیا اور کہا کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے یہ آپ کیلئے بھیجا ہے، میں اسے لے کر جلد ویرانہ کی طرف گیا اور اس میں سے کسی قدر اپنے لیے رکھ لیا اور باقی ان ستر ولیوں میں تقسیم کر دیا پھر واپس آیا اور جو میرے پاس تھا اس کے عوض کھانا لیا اور فقیروں کو آواز دی، پس وہ کھانا ہم سب نے مل کر کھایا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

آغازِ تعلیم سے تکمیل کی آٹھ سالہ مدت میں ایسے سینکڑوں زہرہ گداز واقعات پیش آئے جن کو سن کر پتھر کا کلیجہ بھی شق ہوتا ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسی ایسی ہولناک سختیاں اور مصیبتیں برداشت کی ہیں کہ اگر وہ پہاڑ پر گرتیں تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتا، نیز فرماتے ہیں کہ جب مصائب و تکالیف کی مجھ پر ہر طرف سے یلغار ہو جاتی تھی تو میں تنگ آ کر زمین پر لیٹ جاتا اور اس آیہ مبارکہ کا ورد شروع کر دیتا۔

فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسراً

(بلاشبہ تنگی کے بعد فراخی اور فراخی کے بعد تنگی وابستہ ہے)

اس آیہ کریمہ کے تکرار سے مجھے تسکین حاصل ہو جاتی اور جب زمین سے اٹھتا تو سب رنج و کرب دور ہو چکا ہوتا۔

حضور غوث اعظمؒ فرماتے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں اسباق سے فارغ ہو کر میں جنگل بیابان کی طرف نکل جاتا تھا اور شہر کی بجائے انہی ویرانوں میں رات بسر کرتا۔ زمین میرا بچھونا ہوتی، اینٹ یا پتھر تکیہ، بارش، آندھی، جھکڑ، سردی و گرمی ہر چیز سے بے نیاز ہو کر برہنہ پا رات کی تنہائیوں اور تاریکیوں میں اپنے

Marfat.com

خالق و مالک کی تسبیح وتہلیل میں محو رہتا۔ لباس اور غذا کی کیفیت یہ کہ میرے سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ اور صوف کا ایک جبہ زیب تن ہوتا۔ خودرو بوٹیاں اور درختوں کے پتے، ساگ، کونپلیں اور سبزیاں جو عام طور پر دریائے دجلہ کے کنارے مل جاتی تھیں انہیں توڑ توڑ کر کھاتا۔ یہ سب جانکاہ مصائب وآلام مجھے اس تسکین کے مقابلہ میں ہیچ معلوم ہوتے تھے جو مجھے تحصیل علم میں حاصل ہوتی تھی۔ ایسی تکلیف اور دشواریوں کا مجھے سامنا کرنا پڑا کہ کسی دیگر شخص کو پیش آتیں تو وہ اپنا ذہنی توازن ہی برقرار نہ رکھ پاتا۔

مندرجہ بالا واقعات اور حالات سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے آپ ہر طرح کی مشکلات ومصائب کو کس خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی جناب سے آپ کو علوم ظاہری وباطنی میں وہ مقام عطاء ہوا کہ علماء بغداد کیا علماءِ زمانہ سے آپ سبقت لے گئے۔ 496 ہجری میں آپ نے تمام علوم متداولہ کی تکمیلی سند حاصل کر لی۔

غوثِ اعظمؓ امام التقیٰ والنقیٰ
چشمہ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام

(نفحات الانس، قلائد الجواہر، اذکار الابرار)

عبادت وریاضت: حضرت سیدنا غوث اعظمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ریاضت اور مجاہدہ کا کوئی ایسا طریقہ نہیں چھوڑا جس کو اپنے لئے نہ اپنایا ہو اور اس پر قائم نہ رہا ہوں۔ حضرت ابوالفتح ہروی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا غوث اعظمؓ کی خدمت میں چالیس سال تک رہا اور میں نے آپ کو اس مدت میں ہمیشہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ پندرہ سال رات بھر میں ایک قرآن

پاک ختم فرماتے رہے۔اور ہر روز ایک ہزار نفل ادا فرماتے۔میرے شیخ طریقت جولقمہ میرے منہ میں ڈالتے تھے،ہر ایک لقمہ میرے سینے کونورِ معرفت سے بھر دیتا تھا۔(جامع کرامات الاولیاء،نفحات الانس،طبقات الکبریٰ،قلائد الجواہر،تفریح الخاطر)

پھر حضرت شیخ قاضی ابوسعید مبارک مخزومی رحمہ اللہ نے آپ کوخرقہ خلافت پہنایا اور فرمایا...... اے عبدالقادر! یہ خرقہ حضور سرورِ کونین ﷺ نے حضرت علیؓ کو عطاء فرمایا ان سے حضرت خواجہ حسن بصری رحمہ اللہ کو ملا پھر ان سے دست بدست مجھ تک پہنچا، اوراب میں یہ تمہیں دے رہا ہوں۔ یہ خرقہ پہننے کے بعد حضور سیدنا غوث اعظمؒ پر برکات وتجلیات اور بے شمار انوارِ الٰہیہ کا نزول ہوا۔(قلائدالجواہر)

آپ کے علم کا امتحان: حضور سیدنا غوث الاعظمؒ کے علم وعرفان کی دھوم جب عرب وعجم میں ہوئی تو بغداد شریف کے جلیل القدر فقہاء میں سے ایک سو فقہاء آپ کے علم کا امتحان لینے کیلئے حاضر ہوئے اوران فقہاء میں سے ہر ایک فقیہہ بہت سے پیچیدہ اور علمی مسائل وسوالات کی تیاری کر کے آیا۔جب وہ سب فقہاء آپ کی محفل میں بیٹھ گئے تو آپ نے گردن مبارک جھکا لی اور آپ کے سینہ مبارک سے نور کی ایک کرن ظاہر ہوئی جوان سب فقہاء کے سینوں پر پڑی جس سے ان کے دل میں جو سوالات تھے وہ سلب ہو گئے۔ چنانچہ اس صورت حال سے وہ سب پریشان ومضطرب ہو گئےاور سب نے مل کر زور سے چیخ ماری اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔اپنی پگڑیاں اتار کر پھینک دیں۔حضور سیدنا غوث اعظمؒ اس کے بعد اپنی مسند پر جلوہ افروز ہوئے اوران میں سے ایک ایک کے سوالات جو وہ اپنے دلوں میں لے کر آئے تھے، کے جوابات ارشاد فرمائے

Marfat.com

۔جس پر ان فقہا نے آپ کے علمی کمالات کا برملا اعتراف کیا اور آپ کے نیاز مند ہو گئے۔

(جامع کرامات الاولیاء، نزہتہ الخاطر، تحفہ قادریہ، قلائد الجواہر، طبقات الکبریٰ، تفریح الخاطر)

فتاویٰ نویسی: حضور سیدنا غوث اعظمؓ کے صاحبزادے سیدنا عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ نے 528 و 561ھ (تینتیس سال) درس و تدریس اور فتاویٰ نویسی کے فرائض انجام دیئے۔علماءِ عراق و حجاز مقدس اور دنیا کے کونے کونے سے آپ کے پاس فتوے آتے تو سیدنا غوث اعظمؓ بغیر مطالعہ تفکر و غور و حوض کے جواب باصواب دے دیتے۔حاذق علماء اور بہت بڑے فضلاء میں سے کسی کو بھی آپ کے فتوے کے خلاف کلام کرنے کی کبھی جسارت نہ ہوئی۔

علامہ عبدالوہاب سیرانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ علماءِ عراق کے سامنے آپ کے فتاویٰ جات پیش ہوتے تو ان کو آپ کی علمی قابلیت پر سخت تعجب ہوتا تھا اور وہ بے ساختہ پکار اٹھتے تھے......سبحان من انعم علیہ......پاک ہے وہ ذات جس نے آپ کو ایسی علمی نعمت سے نوازا ہے۔

حضور سیدنا غوث اعظمؓ کی خدمت مِن بلاد عجم سے ایک دفعہ سوال پیش ہوا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طرح کھائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہو گا، لوگوں میں سے کوئی شخص بھی وہ عبادت نہ کرتا ہو گا، اور اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔تو اس صورت میں اسے کون سی عبادت کرنی چاہیے۔علماء عراق اس سوال سے حیران و ششدر رہ گئے اور اس کا جواب نہ

Marfat.com

دے سکے اور انہوں نے اس سوال کو حضور سیدنا غوث اعظمؓ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو آپ نے بلاتوقف اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کر کے اپنی قسم کو پورا کرے پس اس شافی جواب سے علماء کرام کو نہایت ہی تعجب ہوا کیونکہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے۔

(اخبار الاخیار، قلائد الجواہر، تحفہ قادریہ، طبقات الکبریٰ)

تیرے عرفان کا شہرہ ہے افلاک پر
تیری شانِ اولیٰ مرحبا غوث الاعظمؓ

ابتداء وعظ: حضور سیدنا غوث اعظمؓ فرماتے ہیں کہ میں حالت بیداری میں ایک دن نماز ظہر سے قبل حضور سرورِ کونین رحمت عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو حضور سید عالم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ...... اے میرے بیٹے! تم وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے؟ میں نے مودبانہ عرض کیا کہ میرے آقا و مولیٰ ﷺ میں ایک عجمی شخص ہوں، فصحاءِ بغداد کے سامنے کس طرح وعظ کروں۔ اس پر حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ بیٹا اپنا منہ کھولو، میں نے حضور اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک کی تعمیل کی تو حضور نبی رحمت ﷺ نے اپنا لعاب مبارک سات مرتبہ میرے منہ میں ڈالا اور حکم فرمایا کہ جاؤ اور قوم کو وعظ و نصیحت کرو اور ان کو اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف بلاؤ۔ اس کے بعد نماز ظہر سے فارغ ہوا ہی تھا کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، تشریف لائے اور بڑی شفقت و محبت سے فرمایا کہ بیٹا اپنا منہ کھولو میں نے منہ کھولا تو تاجدارِ شجاعت حضرت علی المرتضیٰ کرام اللہ وجہہ، نے چھ مرتبہ اپنا لعاب مبارک میرے منہ میں ڈالا جس پر میں نے نیازمندانہ عرض کی کہ میرے آقا،

Marfat.com

آپ نے چھ مرتبہ اپنا لعاب مبارک میرے منہ میں ڈالا، سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا تو سیدنا علی المرتضیٰؓ نے ارشاد فرمایا:

ادباً مع رسول اللہ ﷺ (رسول اللہ ﷺ کے ادب کے پیش نظر)

حضور سیدنا غوث اعظمؒ فرماتے ہیں کہ پھر فیوض و برکات مصطفویؐ و مرتضویؓ کا مجھ پر یہ اثر ہوا کہ میں نے تمام حقائق و معارف کو جان لیا، میرا حلقہ اردت وسیع ہو گیا، میرے ارادتمند اور متوسلین عبادت و اطاعت خداوندی کی طرف مائل ہو گئے اور انہوں نے اپنے گھروں کو ذکرِ الٰہی سے آباد کرنا شروع کر دیا۔

شیخ عبداللہ الجبائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور سیدنا غوث اعظمؒ نے بتایا کہ میرے حلقہ درس میں (عموماً) دو تین آدمی ہی بیٹھا کرتے تھے لیکن جب حضور سید عالم ﷺ اور سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ، نے اپنے فیوض و برکات سے نوازا اور میں نے وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کیا تو میرے اردگرد لوگوں کا ایک ہجوم رہنے لگا۔ ان دنوں میں بغداد کے محلّہ حلبہ کی عیدگاہ میں بیٹھا کرتا تھا لوگ رات کو جوق در جوق مشعلیں اور شمعدان لے کر آتے اور اتنا اجتماع رہنے لگا کہ یہ وسیع و عریض عیدگاہ بھی کم پڑ گئی چنانچہ حسب ضرورت شہر کے باہر بڑی عیدگاہ میں منبر رکھا گیا۔ لوگ دور دراز سے کثیر تعداد میں گھوڑوں، خچروں، گدھوں اور اونٹوں پر سوار ہو کر آتے اور بسا اوقات مجمع وعظ میں شرکاء کی تعداد ستر ہزار تک پہنچ جاتی۔ عوام کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں علماء کرام، فقہاء اور مشائخ عظام بھی آپ کی مجلس وعظ میں شریک ہوتے اور آپ کی مجلس مبارکہ میں افاضل علماء کی تعداد اکثر چار سو ہوتی جو قلم دوات لے کر حاضر ہوتے اور آپ کا وعظ ہو بہو نقل کرتے چلے جاتے۔

Marfat.com

حضرت شیخ عمر ایکمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث اعظمؒ کی مجالس شریفہ میں لوگوں پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور آپ کی کوئی مجلس بھی ایسی نہ ہوتی تھی کہ جس میں یہود و نصاریٰ نے اسلام قبول نہ کیا ہو یا کسی ڈاکو، قاتل اور مفسد و بداعتقاد نے آپ کے دستِ حق پرست پر توبہ نہ کی ہو۔

حضور سیدنا غوث اعظمؒ نے ہفتہ میں تین دن یعنی جمعتہ المبارک، منگل اور بدھ وعظ و نصیحت کیلئے مقرر فرما رکھے تھے۔

جامعہ نظامیہ: حضرت سیدنا قاضی ابوسعید مبارک مخزومی رحمہ اللہ کا بغداد شریف میں ایک مدرسہ تھا جس میں وعظ و ارشاد کے ساتھ طلباء کو درس بھی دیتے تھے۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ نے جب حضور سیدنا غوث اعظمؒ کے فضل و کمال اور تبحر علمی کا اندازہ بخوبی طور پر کر لیا تو 521ھ میں اپنا مدرسہ آپ کے ہی سپرد کر دیا چنانچہ آپ اس مدرسہ کے صدر المدرسین قرار پائے۔

اسی سال سے آپ نے باقاعدہ درس و تدریس کا کام بھی شروع فرمایا چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے علمی فیوض و برکات اور درس و تدریس میں جانفشانی سے پڑھانے کا شہرہ ہر طرف ہو گیا تو لوگ اس کثرت سے حصول علم کیلئے آپ کے پاس آنے لگے کہ مدرسہ میں جگہ نہ رہی تو لوگ مدرسہ کی دیوار کے باہر سڑک اور سرائے کے دروازہ پر بیٹھے ہوتے۔

528ھ میں طلباء اور درس سننے والوں کی کثرت تعداد کے پیش نظر قرب و جوار کے رہائشی مکانات خرید کر مدرسہ عالیہ کی عمارت کو وسیع کیا گیا چنانچہ آپ کی قائم کردہ اسی جامعہ سے دینی علوم حاصل کر کے آپ کے شاگردانِ رشید نے عرب و عجم میں دینی علوم کی روشنی پھیلائی اس طرح ایک خلق کثیر آپ کے علمی و روحانی

فیوض و برکات سے فیض یاب ہونے لگی۔

حضور سیدنا غوث اعظم اس مدرسہ میں 521ھ تا 561ھ تقریباً چالیس سال کا عرصہ درس و تدریس اور فتاویٰ نویسی کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ کے حلقہ درس و تدریس اور مجالس وعظ میں اگرچہ لوگوں کا ہجوم بہت زیادہ ہوتا تھا لیکن آپ کی آواز مبارک میں اللہ تعالیٰ نے یہ قوت و طاقت رکھی ہوئی تھی کہ جتنا نزدیک والوں کو سنائی دیتا تھا اتنا ہی دور والے مستفید ہوتے تھے۔

اخلاق عالیہ: حافظ ابو سعید عبد الکریم السمعانی، مفتی عراق ابو عبد اللہ محمد البغدادی، شیخ ابو عبد محمد بن یوسف الاشبلی، شیخ معمر جرادہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث اعظمؓ نہایت رقیق القلب، خلیق، وسیع حوصلہ، شیریں زبان، رحمدل، حد درجہ خدا ترس، سخی، مہمان نواز، غریب پرور، بامروّت اور پابند قول و قرار تھے۔ آپ کی ذات والا صفات حقیقتاً مجمع البرکات، صفات جمیلہ اور خصائل حمیدہ کی جامع تصویر تھی۔

شیخ عبد اللہ جبائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین میراں محی الدین حضور سیدنا غوث اعظمؓ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک کھانا کھلانا اور حسن اخلاق افضل و اکمل ہیں۔ مفتی عراق فرماتے ہیں حضور سیدنا غوث اعظمؓ کی بارگاہ بیکس پناہ سے کبھی کوئی محتاج خالی ہاتھ نہ لوٹتا تھا۔ حضور سیدنا غوث اعظمؓ روزانہ بڑی تعداد میں روٹیاں پکوا کر غرباء و فقراء میں تقسیم کرواتے اور جو کچھ بچ جاتا مغرب کے بعد آپ کا خادم مظفر نامی یہ روٹیاں لے کر آستانہ عالیہ کے دروازے پر کھڑا ہو جاتا اور بآواز بلند اعلان کرتا کہ جس کسی کو روٹی کی حاجت ہے وہ روٹی لے جائے اور اگر کوئی مسافر

Marfat.com

کھانا کھا کر رات بسر کرنا چاہتا ہے تو وہ یہاں رات بسر کر سکتا ہے۔

حضور سیدنا غوث اعظمؒ کی خدمت میں ہدیئے، نذرانے، اور تحائف اس کثرت سے آتے تھے کہ جن کا شمار ممکن نہیں مگر آپ ان نذرانوں کو ہاتھ تک نہیں لگاتے تھے، نذرانہ پیش کرنے والا آپ کے مصلیٰ کے نیچے رکھ دیتا تھا جن میں کچھ نذرانے آپ غرباء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے اور جو کچھ بچ رہتا اس کے بارہ میں اپنے خادم کو فرماتے کہ ان سے مہمانوں کی خاطر تواضع اور کھانے کا اہتمام کریں۔

غریب پروری: حضور سیدنا غوث اعظمؒ روزانہ رات کو دستر خوان بچھواتے جس پر اپنے مہمانوں کے ہمراہ کھانا تناول فرماتے۔ غرباء و مساکین کے ساتھ آپ زیادہ بیٹھا کرتے اور ان سے نہایت شفقت و محبت فرماتے، ان کے حالات سے اگاہی حاصل فرماتے اور ان کے مسائل کو حل فرماتے تھے۔

حضور سیدنا غوث اعظمؒ کے فرزند ارجمند سیدنا عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ سفر حج پر تشریف لے گئے۔ کثیر تعداد میں خدام آپ کے ہمراہ تھے۔ راستہ میں ایک گاؤں حلّہ نامی میں جو بغداد کے قریب ہی تھا ٹھہرے تو آپ نے خدام کو حکم دیا کہ اس بستی میں جا کر سب سے زیادہ مفلس اور نادار گھر تلاش کریں۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ ایک گھر بہت نادار اور مفلوک الحال لوگوں کا ہے جس میں دو بوڑھے محتاج مرد و عورت اور ایک بچی رہتے ہیں، حضور سیدنا غوث اعظمؒ اس مکان پہ خود تشریف لے گئے اور ان لوگوں سے پوچھا کہ ہم تمہارے مکان پر ٹھہرنا چاہتے ہیں انہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔ اس پر اہل خانہ نے کہا کہ حضور آپ بسر و چشم تشریف فرما ہوئیے۔ آپ کی آمد تو ہمارے لئے

موجب خیر و برکت ہے پس آپ نے خدام کے ہمارہ وہاں قیام فرمایا تو اس بستی کے مشائخ اور عقیدتمند آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ سرکار یہاں بے آرامی سے رات بسر کرنی کی بجائے ہمارے ہاں تشریف لے چلیں اور آرام فرمائیں مگر آپ نے ان لوگوں کے اصرار کے باوجود اسی گھر میں مقیم ہونا پسند فرمایا۔ بہرحال لوگوں نے اس موقع پر آپ کی خدمت جو بیش بہا نذرانے پیش کیے ان میں بھیڑ بکریوں کے ریوڑ سمیت نقدی اور دیگر اشیاء کا بھی ایک انبار موجود تھا اگلے روز روانگی کے وقت آپ نے یہ سب چیزیں ان بوڑھے اور مسکین اہل خانہ کو ہدیہ فرما دیں اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے قدوم ممینت لزوم کی برکت سے ان مساکین کو مالا مال فرما دیا۔

حضور سیدنا غوث اعظمؓ کا غریبوں، مسکینوں اور یتیموں سے محبت فرمانا اس حقیقت کی واضح دلیل ہے کہ آپ میں کسی قسم کا تکبر اور غرور نہیں تھا بلکہ آپ سراپا عجز وانکساری کا پیکر تھے (قلائد الجواہر، تحفہ قادریہ، اخبار الاخیار)

اس ظفر کا بجز آپ کے، کون ہے؟

مونس وہمدم وآسرا، غوث اعظمؓ!

ازدواجی زندگی: حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا غوث اعظمؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ کہ حضرت! آپ نے اب نکاح کیوں فرمایا جبکہ پہلے آپ اس سلسلہ میں خاموش تھے، تو آپ نے جو بارشاد فرمایا کہ بے شک میں نکاح نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن حضور سرورِ کونین ﷺ نے مجھے فرمایا کہ تم شادی کرو...... حضور سیدنا غوث اعظمؓ فرماتے ہیں کہ میں نکاح کرنے کا ارادہ تو رکھتا تھا مگر سوچتا تھا کہ اس سے میرے اوقات و معمولات میں کمی پیدا ہو

Marfat.com

جائیگی، عرصہ تک میں اسی سوچ بچار میں رہا لیکن...... کل امر مرھون باوقتھا ...... یعنی ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے، کے مصداق جب وہ وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے مجھے چار بیویاں عنایت فرمائیں جن میں سے ہر ایک مجھ سے کامل محبت رکھتی تھی۔

آپ کی ازواج مطہرات کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں۔

☆۔بی بی مدینہ ☆......بی بی صادقہ ☆......بی بی مومنہ

اور ☆......بی بی محبوبہ (رحمہا اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

یہ چاروں پاک دامن بی بیاں آپ کی روحانی تربیت اور فیوض و برکات سے فیض یاب ہو کر اہل کرامات بنیں اور اللہ تعالیٰ ان چاروں کے بطن سے آپ کو صالح اولاد سے بھی نوازا۔ چنانچہ حضور سیدنا غوث اعظمؒ کے فرزند ارجمند سیدنا عبدالجبار رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ میری والدہ ماجدہ کی یہ کرامت تھی کہ جب وہ کسی اندھیرے گھر میں داخل ہوتی تھیں تو گھر خود بخود روشن ہو جاتا تھا۔

(عوارف المعارف، قلائد الجواہر)

اولاد اطہار: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور سیدنا غوث اعظمؒ کے ہاں بیس صاحبزادے اور انتیس صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ آپ نے اپنی اولاد و احفاد کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی اسی وجہ سے ان میں سے اکثر آسمان علم و فضل پر آفتاب و مہتاب بن کر چمکے۔ ان میں چند مشاہیر کے اسمائے مبارک یہ ہیں۔

☆......حضرت سید عبدالوہابؒ ☆......حضرت سید عبدالرزاقؒ

☆......حضرت سید عبدالعزیزؒ ☆......حضرت سید محمد یحییٰؒ

☆......حضرت سید محمد عبداللہؒ ☆......حضرت سید عبدالجبارؒ

☆......حضرت سید محمد موسیٰؒ ☆......حضرت سید محمد عیسیٰؒ

☆......حضرت سید محمد ابراہیمؒ ☆......حضرت سید محمد (رحمہم اللہ تعالیٰ)

ان میں سب سے مشہور حضرت سید عبدالرزاق رحمہ اللہ ہیں۔(بہجۃ الاسرار)

آخری وصیت: حضور سیدنا غوث اعظمؓ 11 شوال المکرّم 561 ہجری میں علیل ہوئے، علالت کے دوران آپ کے فرزند ارجمند حضرت سید عبدالوہاب نے آپ کی خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ حضور والا مجھے کچھ نصیحتیں ارشاد فرمائیں جن پر آپ کے وصال کے بعد عمل کروں، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اے برخوردار! اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور اس کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم کرو۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، اور نہ کسی سے کوئی طمع رکھو، توحید باری تعالیٰ کو لازم پکڑو کہ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ پھر فرمایا کہ جب قلب اللہ تعالیٰ کے ساتھ درست ہو جائے تو اس سے کوئی چیز خالی نہیں رہتی اور اس کے احاطہ علم سے کوئی چیز باہر نہیں نکلتی۔ (کتاب المجالس، بہجۃ الاسرار)

آخری لمحات: حضور سیدنا غوث اعظمؓ نے آخری وصیت کے بعد ارشاد فرمایا کہ میرے، پاس سے ہٹ جاؤ کیونکہ میں ظاہراً تمہارے ساتھ (سامنے) ہوں مگر باطناً تمہارے سوا کے (یعنی اللہ کریم کے ساتھ) ہوں اور فرمایا کہ میرے پاس تمہارے علاوہ کچھ اور حضرات بھی تشریف لائے ہوئے ہیں، ان کیلئے جگہ کشادہ کرو دو اور ان کے ساتھ ادب کے ساتھ پیش آؤ۔ اور بار بار ہاتھ مبارک اٹھاتے اور ان کو دراز فرماتے اور زبان مبارک مبارک سے فرماتے......وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ......یعنی ملائکہ کی جماعت اور ارواح مقربین کی آمد پر ان کے سلام کا

جواب بار بار دیتے تھے۔ایک دن اور ایک رات یہی کیفیت رہی (بہجۃ الاسرار)
وصال شریف: 11 ربیع الآخر 561 ہجری بوقت شام آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری ہوئے...... استغیث بلا الہ الا اللّٰہ سبحانہ و تعالیٰ و الحی الذی لا یموت ولا یخشیٰ سبحان من تعذذ بالقدرۃ و قہر العباد ابلموت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللّٰہ......آخر میں آپ نے اللّٰہ، اللّٰہ، اللّٰہ کہا، پھر آپ کی آواز مبارک مخفی ہوگئی اور جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنا للّٰہ و اِنا الیہ راجعون۔
نماز جنازہ: حضور سیدنا غوث اعظمؓ کی نماز جنازہ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت سیدنا عبدالوہاب رحمہ اللہ نے پڑہائی، آپ کا مزار پر انوار بغداد شریف (عراق) میں مرجع خلائق ہے۔ (بہجۃ الاسرار، کتاب المجالس)

☆☆☆☆☆

تعارفِ مؤلف

پیران پیر حضور غوثِ پاک سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذرّیت طاہرہ کا وجودِ سعید بغداد شریف (عراق) سے پاک و ہند میں اوچ شریف، حجرہ شاہ مقیم، ملتان پھر خطہ پوٹھوہار میں کلیام سیداں پھر یہاں پُرکیف وادی جموں کشمیر میں رائے سلیوٹ کھنکھڑی (ضلع راجوری) میں قریباً ڈیڑھ سو سال تک منبع فیوض وانوار بنا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس جگہ کو ایسی روحانی شخصیتیں عطا فرمائیں جن کی بدولت لاکھوں انسانوں کی تقدیریں بدل گئیں، جنہوں نے مخلوقِ خدا کو خالق کی طرف متوجہ کیا جو تخلیق انسانی کا مقصدِ حقیقی ہے۔ اپنے حال وقال اور تصرفاتِ باطنی سے رائے سلیوٹ (صوبہ جموں) میں دینِ متین کی تبلیغ کا سلسلہ جاری کیا۔

کلیام سیداں میں آمد

پیر سید جمال شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بھائی پیر سید کمال شاہ کے مزارات پُرانوار مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں مرجع خاص و عام ہیں۔ پیر سید جمال شاہ کی اولاد کلیام شریف (ضلع راولپنڈی) میں آکر آباد ہوئی۔ صاحبزادگانِ عالی مقام نے جس جگہ کو اپنے قدومِ میمنت لزوم سے مشرف فرمایا وہ بستی ساداتِ کلیام سیداں کے نام سے مشہور ہے۔ یہ روات اور مندرہ کے درمیان حضرت خواجہ فضل کلیامی علیہ الرحمہ کے مزار اقدس سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔

Marfat.com

کلیام سیداں میں غازی شاہ سید رسولؒ بڑے صاحبِ کرامت بزرگ ہوگزرے ہیں، جن سے کشف وکرامات اُن کی ظاہری زندگی میں بھی ظہور پذیر ہوتی رہیں اور بعد از وصال بھی بہت سے ایمان افروز واقعات لوگوں میں زبانِ زدعام ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے کہ جب آپ کا وصال شریف ہوا تو تدفین کے دوسرے روز کچھ لوگوں کا گذر آپ کی آخری آرام گاہ کے قریب سے ہوا تو دیکھا کچھ فاصلے پر ایک بجو مرا پڑا ہے جسے دیکھنے کے لیے کثیر تعداد میں لوگ جمع ہو گئے اچانک ان کی نظر غازی شاہ سید رسول رحمہ اللہ کی قبر مبارک پر پڑی جس کے اندر سے آپ کا دستِ اقدس باہر ظاہر ہوا ...... اِس پُراسرار واقعہ کی اطلاع جب وہاں پر موجود صاحبِ حال افراد کو ہُوئی تو حقیقتِ حال کا علم ہوا کہ یہاں ایک مدت سے اس بلا (بجو) کی وجہ سے یہاں کے قبرستانوں میں قبروں اور میتوں کی بے حرمتی کا سلسلہ چلا آرہا تھا آپ کے دستِ مبارک کا ظاہر ہونا تھا کہ اِس کا پس منظر لوگ جان گئے اور جب آپ کے ہاتھ مبارک کو دیکھا تو اس کے ساتھ خون جیسی آلائش لگی تھی لہٰذا بازو سمیت ہاتھ کو غسل دیا گیا بعد از غسل خود بخود یہ دست مبارک غائب ہوگیا اور پھر اُس کے بعد قبروں کی بے حرمتی کے واقعات ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئے۔

اسلام کی ترویج واشاعت کی خاطر حضرت زبدۃ العارفین سید رضا بادشاہ اور اِن کی اولاد نے کلیام سیداں سے کشمیر ہجرت فرمائی تھی۔ تا کہ جموں وکشمیر کے مکینوں کو بھی اس نورِ ہدایت اور معرفت سے روشناس کرایا جائے۔ دورانِ سفر انہوں نے جہاں، جہاں قیام فرمایا وہاں پر بڑی سرعت سے پیغام محبت کا چرچا ہوا اور لوگوں کو ان سے عقیدت اور قلبی نسبت کا

Marfat.com

لازوال رشتہ حاصل ہو گیا۔ دریں اثنا آپ نے اکال گڑھ موجودہ اسلام گڑھ (ضلع میرپور آزاد کشمیر) کے علاقہ میں بھی کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ یہاں سے جموں رائے سلیوٹ اور اِس کے گردونواح کے علاقہ کو بھی اپنے فیض سے منور کیا۔ یہاں آپ کی شہرت کا یہ عالم تھا کہ گھر گھر آپ کی کریمانہ طبیعت اور اخلاص و مروت کی باتیں ہونے لگیں اور روز بروز آپ کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

یہاں آپ کی کرامت کا مشہور واقعہ رونما ہوا۔ ہوا یوں کہ یہاں کا مقامی پنڈت جو اِس علاقے کے ہندوؤں کا پیشوا تھا اور اس کے ماننے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی، جب آپ کی تشریف آوری اور دعوت و تبلیغ سے مقامی ہندو اِس کے دام فریب سے نکل کر بڑی تعداد میں حلقہ بگوش اسلام ہونا شروع ہوئے تو یہ بات اِس کے لیے انتہائی ناگوار ہوئی لہٰذا اِس نے اپنی آتشِ کفر کو ٹھنڈا کرنے کی خاطر ایک سازش کے تحت آپ پر حملہ کروا دیا حملہ آوروں نے آپ پر پتھر برسانا شروع کر دیئے...... دیکھتے ہی دیکھتے ان پتھروں کے ڈھیر سے پہاڑی سی بن گئی لیکن یہ مردِ حق حضرت رضا بادشاہ بالکل سلامت کھڑے، اِن شرپسندوں کی اِس شرمناک حرکت کو ملاحظہ فرماتے رہے۔ (اِس واقعہ کی نسبت سے اِس جگہ کا نام آج تک پتھراڑی مشہور ہے (پتھراڑی کے زائرین اِس بات کے گواہ ہیں کہ اِس پہاڑی پر بڑے چھوٹے پتھر اُسی طرح اپنے اپنے مقام پر نصب ہیں جہاں اِن کو گرایا گیا تھا) اس زندہ کرامت کو دیکھ کر یہ ہندو برہمن سخت غصے میں آ گیا اور آپ کو مقابلے کا چیلنج کر دیا۔ الغرض اپنے ہزاروں پیروکاروں کے ساتھ جب یہ ہندو برہمن آپ کے مقابل آیا تو پھر کیا تھا بنی نجران کے

Marfat.com

پادریوں اور ان کے پیشوا اسقف لاٹ پادری کی تاریخی شکست کی یاد تازہ ہوگئی اور ان کی زبانوں پر بھی وہی الفاظ تھے اور اپنی شکست کا اعتراف کر رہے تھے۔ انتہائی عاجزی وانکساری سے یہ ہندو پیشوا آلِ محمد ﷺ کے اِس فردِفرید کے قدموں میں بیٹھا ایمان کی خیرات مانگ رہا تھا...... اِس کے دِل کی دنیا بدل چکی تھی، تاریکی روشنی میں تبدیل ہوگئی تھی۔ اس ہندو پنڈت کا مردہ دِل اِسلام کی روح سے زندہ ہو چکا تھا اس کی زبان پر کلمہ حق ''لا اِلٰہ اِلا اللہ محمد رسُول اللہ'' کا وِرد جاری تھا اور دِل اِس کی صداقت کی گواہی دے رہا تھا اور یہ حقیقت ظاہر ہو چکی تھی کہ:

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اس کرامت کے ظہور سے اکیلا ہندو پیشوا نہیں، بلکہ اِس کے ہزاروں کی تعداد میں پیروکار بھی حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اِن کی تعداد کی کثرت کا اندازہ اِس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے حالت کفر کے بندھے جنجو اپنے ہاتھوں سے اُس وقت توڑ پھینکے اُن کا وزن ایک من دس کلو تھا (ہندو علامتی طور پر جو دھاگہ سا اپنی کلائی یا گلے میں ڈالے رکھتے ہیں، اسے جنجو کہا جاتا ہے) اِس بات نے وہاں اتنی شہرت حاصل کی کہ اسی وجہ سے آپ کا نام ''بابا جی رضا بادشاہ سوامن جنجو توڑنے والے'' مشہور ہو گیا۔ جموں میں رائے خاندان' مرزا جلال خاندان بھی اسی ہندو برہمن کے ماننے والے تھے جو حضرت بابا جی رضا بادشاہ کے دست حق پرست پر بیعت ہُوئے اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ آپ کا مزار پرانوار سلیوٹ (مقبوضہ کشمیر) میں ہے۔ آپ کی نشست گاہ (بیٹھک) رَوات کے

Marfat.com

قریب جی ٹی روڈ پر محمدی ہوٹل کے قریب موجود ہے، جہاں آپ کے ارادت مندوں نے اسے روضے کی شکل میں تعمیر کروایا ہے اور اِس مقام پر بھی ہر سال آپ کی یاد میں عرس مبارک کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

پیر سید رضا بادشاہ بابا جی سرکار رحمہ اللہ ایک روایت کے مطابق چھ بھائی تھے جبکہ دوسری روایت یہ بھی ملتی ہے کہ آپ چار بھائی تھے۔ حضرت بابا سخی شاہ محمد امیر شاہ اِن کے ہی بھائی ہیں۔

اس سلسلہ کی ایک کڑی حضرت پیر سید بہاون شاہ رحمہ اللہ میر پوری بھی ہیں جن کا مزار اقدس ڈڈیال شہر کے نزدیک موہڑہ شیر شاہ میں مرجع خلائق ہے۔ موخرالذکر وہ عظیم ہستی ہیں کہ جن کا تذکرہ حضرت عارف کھڑی میاں محمد بخش علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف 'بوستان قلندری' (صفحہ نمبر 108-109) میں بھی فرمایا ہے۔ روایات کے مطابق حضرت پیر سید بہاون شاہ رحمہ اللہ جب علاقہ اندرھل (ڈڈیال) میں فروکش ہوئے تو اس علاقہ میں اہل ہنود کا بڑا زور تھا لیکن آپ کے ورود مسعود کی برکت سے ہزاروں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور تاریک دلوں میں اسلام کی شمع روشن ہوئی۔ آپ ایک صاحب کرامت ولی اللہ ہوئے ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ علاقہ اندرھل میں قیام کے کچھ عرصہ بعد آپ نے دریائی عمل شروع کر دیا جس کے دوران آپ پانی کی سطح کے نیچے چراغ جلا کر تشریف فرما ہو جاتے اور کتاب اللہ کی تلاوت شروع فرما دیتے جس کی برکت سے دور دور تک پانی خوشبودار ہو جاتا۔ بعدازاں آپ اسی جلتے ہوئے چراغ سمیت پانی سے برآمد ہوتے یہ سلسلہ کافی عرصہ تک جاری رہا جس سے لوگوں پر آپ کی عظمت و بزرگی کا کا راز آشکار ہو گیا۔ آپ کا مزار اقدس موہڑہ شیر شاہ تحصیل ڈڈیال میں ہے،

Marfat.com

مزار کے احاطہ میں آپ کے خلفاء حضرات کے مزارات بھی ہیں۔ مزار شریف کے خادم کفایت علی مرحوم کے بعد چوہدری محمد صادق، فضل کریم، حاجی محمد الیاس حضرت شاہ صاحب کی اجازت سے بطور خادمانِ مزار خدمات انجام دیتے چلے آرہے ہیں۔ برادر گرامی صاحبزادہ سعید الحسن شاہ صاحب اپنے انہی بزرگوں کے فیضان کو مخلوق خدا کیلئے عام کررہے ہیں۔"

کتاب ہذا میں گیلانی سادات (حسنی سادات) کا خاندانی تذکرہ اس وقت تک ادھورا رہے گا جب تک اس عظیم المرتبت ہستی کا ذکر نہ ہو جن کا اپنا وجود ہی ایک تاریخ ہے جو سادات کا حسن بھی ہیں اور اس دور میں خلوص و وفا کی علامت بھی، میری مراد تقدس مآب جناب محترم سید ظفر علی شاہ گیلانی ہیں جن کو اللہ پاک نے بے پناہ عزت و شہرت عطاء فرمائی ہے۔ میدانِ سیاست ہو یا معاشرت ان کی قد آور شخصیت نمایاں مقام رکھتی ہے۔ گذشتہ نصف صدی سے میدانِ سیاست میں رونق افروز ہیں۔ ان کے آبا و اجداد کلیام شریف سے علی پور فراشاں اسلام آباد میں سکونت پذیر ہوئے جن کے روحانی فیضان سے ایک عالم سیراب ہوا۔ جن میں حضرت پیر سید شرف الدین گیلانی رحمہ اللہ جو عالم شریعت و طریقت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمہ اللہ کے ہم عصر علماء میں ایک بلند پایہ حیثیت کے حامل تھے۔ وقت کے بڑے معتبر علماء اپنے فتاویٰ جات کی تصدیق کیلئے ان کے ہاں حاضر ہوتے۔ آپ کی علمی خدمات اور روحانی تصرفات کے تذکرے آج بھی زبانِ زدعام ہیں۔

دورِ حاضر میں سیاست پر نظر رکھنے والے احباب موجودہ اندازِ سیاست سے خوب واقف ہیں، یہاں سیاستدان موسموں کی طرح رنگ بدلتے رہتے ہیں لیکن سید ظفر علی شاہ صاحب نے اپنے سیاسی کردار کو کبھی داغ دار نہیں

Marfat.com

ہونے دیا۔ اقتدار کی ہوس میں اہل سیاست وفا کے نام کو سستے داموں فروخت کر دیتے ہیں لیکن شاہ صاحب کا کردار اہل وفا میں بھی اجلا اور نکھرا ہوا نظر آتا ہے اور یقیناً یہ اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب کوئی انسان سیاست کو عبادت کا درجہ دیتے ہوئے اس کے تقاضوں کو پورا کرے یہی وجہ ہے کہ آپ نے سیاست سے اپنے مذہب کو جدا نہیں کیا کیونکہ بقول اقبالؔ ...... جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی۔

سید ظفر علی شاہ صاحب قانون کے ایوانوں میں ہوں یا پارلیمنٹ میں ہمیشہ سچائی کی آواز بلند کرتے ہوئے اپنی خاندانی روایات کو زندہ رکھتے ہیں۔ آپ علم اور علماء کے قدردان ہیں کیونکہ علم آپ کے آباء کی وراثت اور علماء دین حق اس کے محافظ ہیں۔ زیر نظر کتاب کی تکمیل پر آپ نے جس خوشی کا اظہار فرمایا ہے اور جن حسین کلمات سے پیر سید سعید الحسن گیلانی صاحب کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے وہ ہمارے بیان کردہ حقائق پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم شاہ صاحب کو اپنی شاندار خاندانی روایات پر ہمیشہ کاربند رہتے ہوئے تمام سادات گیلانیہ کی سرپرستی کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

پیر سید رضا بادشاہ کے بعد آپ کی اولاد موضع کھنکھڑی جو کہ راجوری شہر سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے، آباد ہوئی سید رضا بادشاہ مست الست رحمہ اللہ کی چھٹی پشت سے پیر سید مقبول حسین شاہ رحمہ اللہ کا ظہور ہوا۔ سلسلہ نسب یوں ہے:

سید مقبول حسین شاہ بن سید عالم شاہ بن سید شاہ محمد شاہ بن سید نور حسین شاہ بن سید ناصر الدین شاہ بن سید نادر علی شاہ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

سید عالم شاہ رحمہ اللہ سے سید نادر شاہ رحمہ اللہ تک تمام بزرگوں

Marfat.com

کے مزارات کھنکھڑی میں ہیں۔ پیر صاحب کے چھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔ صاحبزادوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

☆......پیر سید غلام رسول شاہ رحمہ اللہ

☆......پیر سید ولایت حسین شاہ رحمہ اللہ

☆......پیر سید مقبول حسین شاہ رحمہ اللہ

☆......پیر سید عبدالعزیز شاہ رحمہ اللہ

☆......پیر سید لال حسین شاہ رحمہ اللہ

☆......پیر سید غلام غوث شاہ رحمہ اللہ

حضرت پیر سید غلام رسول شاہ رحمہ اللہ

پیر سید عالم شاہ رحمہ اللہ کے سب سے بڑے صاحبزادے پیر سید غلام رسول شاہ رحمہ اللہ نے قرآن حکیم کی ابتدائی تعلیم آستانہ عالیہ پر ہی حاصل کی۔ حفظ کیلئے جنڈ شریف تحصیل کھاریاں تشریف لائے جہاں حافظ علم الدین صاحب سے قرآن پاک حفظ فرمایا۔ بعد میں آپ بارہ سال تک دینی علوم کے حصول کیلئے دن رات کوشاں رہے اس دوران ایک بار بھی گھر کا رخ نہ کیا۔ حصول تعلیم کے بعد جب آپ واپس گھر پہنچے تو اسی روز آپ کے والد گرامی کا وصال شریف ہوا۔ طریقت میں آپکی نسبت بھی اعوان شریف (گجرات) سے تھی۔ آپ نے کچھ عرصہ اپنے مرشد خانے پر دینی خدمات سر انجام دیں بعد میں حضرت قاضی سلطان محمود رحمہ اللہ کے فرمان کے مطابق نواحی علاقہ کڑیا نوالہ تشریف لے گئے جہاں آپ نے عوام الناس کو اپنے علم وفیوض سے مستفیض کیا۔ آپ کی شادی اپنے خاندان میں سید اللہ دتہ رحمہ اللہ

Marfat.com

کی صاجزادی اور سید غوث علی شاہ رحمہ اللہ کی ہمشیرہ صاحبہ سے ہوئی۔ آپ کے ہاں اولاد نرینہ نہیں ہوئی زہد وتقویٰ میں آپ بے مثال تھے۔ آپ کی آخری آرامگاہ اسلام گڑھ (ضلع میرپور آزاد کشمیر) میں آپکی دادی محترمہ کے پہلو میں ہے۔

حضرت پیر سید ولایت حسین شاہ رحمہ اللہ

حضرت پیر سید ولایت شاہ رحمہ اللہ انتہائی وجیہہ، دراز قامت، جری وبہادر اور دینی غیرت وحمیت کا مکمل پیکر تھے۔ آپ کے رعب ودبدبہ کا یہ عالم تھا کہ ریاست جموں وکشمیر میں رائج گاؤکشی کے سخت قانون کی دھجیاں بکھیر دیں۔ ڈوگرہ مہاراجوں نے ریاست میں گاؤکشی کی سخت ممانعت کر رکھی تھی کیونکہ ہندو گائے کو مقدس خیال کرتے اور اس کی پوجا کرنے کے علاوہ اس کے گوبر و پیشاب کو بھی پوّتر خیال کرتے تھے...... بہرحال حضرت پیر سید ولایت حسین شاہ رحمہ اللہ نے اس اندھے قانون کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور جگہ جگہ اعلان کر دیا کہ مسلمانو! گائے ذبح کرو، اس کا گوشت کھاؤ اور اس کا چمڑا اپنے استعمال میں لاؤ، حکومت معترض ہوئی تو اس کو دندان شکن جواب میں دوں گا۔ آپ کے اس اعلان کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے دل میں بیٹھا ہوا ریاستی جبر واستبداد کا خوف دور ہو گیا اور لوگ اس حلال جانور سے خوب استفادہ کرنے لگے۔

مقامی ہندو کیونکہ آستانہ عالیہ کھنکھرڈی (راجوری) کے سادات کرام کے رعب ودبدبے میں رہتے تھے اس لئے ان کے دلیرانہ فیصلوں سے سخت خائف بھی رہتے تھے چنانچہ آپ کے اس 'باغیانہ اعلان' سے جب

Marfat.com

اور کچھ نہ بن پڑا تو انہوں نے حکومت کی حمایت حاصل کی، جس کے نتیجہ میں آپ کو ایک دو بار پس دیوارِ زنداں بھی جانا پڑا لیکن جلد ہی حکومت کو انہیں رہا کرنا پڑا کیونکہ آستانہ عالیہ کھنکھڑی کے ارادت مند کثیر تعداد میں تھے لہذا حکومت کو خطرہ تھا کہ حضرت صاحب کو جیل بھیجا گیا تو کہیں بے قابو عقیدتمندوں کا ہجوم جیل پر نہ ٹوٹ پڑے اور الٹا لینے کے دینے پڑ جائیں۔

ایک بار آپ کو گاؤکشی کے جرم میں ہی جب جیل بھیجا گیا تو راجہ صلاح محمد خان (سردار سکندر حیات کے خالو) اور آپ کے دیگر ہزاروں عقیدتمندوں کے دباؤ نے حکومت کو آپ کی رہائی پر مجبور کر دیا چنانچہ آپ نے جیل سے رہا ہو کر گھر پہنچتے ہی ایک گائے ذبح فرمائی اور اس کا گوشت لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

خانوادۂ سادات کھنکھڑی نے حضرت پیر صاحب کی سرکردگی میں علاقہ میں شرپسند ہندوؤں کی جانب سے مساجد کے نزدیک شور وغل اور مسلمانوں کی عبادت میں خلل ڈالنے کیلئے قائم کئے گئے نقار خانوں کو (جہاں اکٹھے ہو کر ہندو شور وغل کرتے تھے) خرید کر مساجد کے ساتھ متصل وملحق کر دیا اور یہی نہیں بلکہ مساجد کے اردگرد مسلمانوں کے گھر بنوائے اور آبادیاں کیں۔

قبلہ پیر صاحب کو بارہا مسلمانوں کے حقوق کی بحالی اور شعائر اسلام کو زندہ رکھنے کی پاداش میں ریاستی قید و بند سے دوچار ہونا پڑا۔ ایک مرتبہ آپ جیل میں تھے تو وہاں آپ کو کسی نے مشورہ دیا کہ فلاں منصبدار یا اہم آدمی سے سفارش کروا کر رہائی پایئے۔ آپ ایک دم جوش میں آ گئے اور اس تجویز کو سختی سے رد کر دیا اس کے بعد آپ نے مولائے کائنات حضرت علی

Marfat.com

مشکل کشاء کی بارگاہ میں ایک سہ حرفی لکھی اور اسی طرح کی ایک سہ حرفی بارگاہِ غوثیت میں بھی پیش کی ...... ادھر ان دنوں آپ کے بھائی حضرت قبلہ پیر سید مقبول حسین شاہ صاحب تبلیغی و اصلاحی دورہ پر خطہ پوٹھوہار میں کلیام شریف گئے ہوئے تھے انہوں نے وہاں کشف کے ذریعہ ان کا حال معلوم کر لیا چنانچہ آپ فوراً ﷺ حضرت خواجہ فضل کلیامی رحمہ اللہ کے مزار اقدس میں تشریف لے گئے اور کافی دیر بعد وہاں سے برآمد ہوئے تو پسینہ میں شرابور تھے، حاضرین کے استفسار پر فرمایا کہ میرے بھائی کی سہ حرفیوں نے بارگاہ مشکل کشاء اور بارگاہ غوثیت میں شرف قبولیت پا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انہیں ریاستی سرکار نے رہا کر دیا ہے۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ کہاں راجوری، ریاسی اور کہاں کلیام شریف؟ لیکن اللہ والوں کے کشف وکرامت کے متعلق وہ جو شاعر نے کہا ہے کہ،

نہ پُوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں!

حضرت پیر سید ولایت حسین شاہ رحمہ اللہ کے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہوئیں۔آپ کے صاحبزادوں کے نام یہ ہیں:

پیر سید احمد شاہ گیلانی، پیر سید عبدالرزاق شاہ گیلانی، پیر سید غازی انور شاہ گیلانی، پیر سید عبدالجبار حسین شاہ گیلانی، پیر سید نثار حسین شاہ گیلانی

حضرت قبلہ پیر سید ولایت حسین شاہ رحمہ اللہ کی آخری آرامگاہ کلیام شریف ضلع راولپنڈی میں ہے۔

Marfat.com

حضرت پیر سید مقبول حسین شاہ رحمہ اللہ

حضرت پیر سید مقبول حسین شاہ رحمہ اللہ مریدوں کی روحانی تربیت اور اصلاح احوال کیلئے جب سفر فرماتے تو آپ کے ساتھ خلفاء اور خدمت گزاروں کی ایک خاصی تعداد شریک سفر ہوتی تھی۔ پنجاب کے دورہ پر ہوتے تو ضلع گجرات کے متوسلین کو زیادہ وقت دیتے، اس کی ایک وجہ اعوان شریف سے آپ کی روحانی نسبت ہے۔ اس دورہ میں حضرت قبلہ پیر مُلک علی شاہ بخاری رحمہ اللہ والی شکریلہ شریف سے ملاقات لازمی ہوا کرتی تھی، ان دونوں حضرات نے پیر سید عبدالقاضی شاہ رحمہ اللہ کی لکھی ہوئی کتاب ''الناظہر'' جو کفو سیدہ وغیر سید کے موضوع پر تھی، کی اشاعت بھی کروائی تھی۔

باہروال میں آپ کا قیام اکثر اوقات چوہدری سردار خان (جو چوہدری مشتاق احمد، چوہدری اخلاق احمد اور چوہدری پرویز کے والد محترم تھے) کے ہاں ہی ہوا کرتا جہاں لنگر عام کا اہتمام کیا جاتا۔ یاد رہے کہ یہ چوہدری محمد انور اور چوہدری محمد صدیق کے والد چوہدری محمد عالم کا نیک نام ننھیالی گھرانہ ہے۔

ایک دفعہ قیام باہروال کے دوران آپ مرحوم چوہدری بابا سلطان (لیندھا والے) جو کہ چوہدری رفیق کے والد چوہدری افتخار کے دادا تھے، کے ہاں قیام پذیر تھے۔ حضرت صاحب کے ہمراہی خلفاء نے اپنی سواری کے گھوڑے بابا سلطان مرحوم کی فصل گندم میں چرنے کیلئے چھوڑ دیئے، اتفاق سے اس سال عام لوگوں کو قحط کی سی صورت حال کا سامنا تھا، چنانچہ کچھ ظاہر بین اور کمزور عقیدہ والے لوگ بابا سلطان کے پاس حاضر ہوئے

Marfat.com

اور کہا کہ ایک تو دور دور تک بارش کا نام ونشان نہیں اوپر سے آپ نے اپنی گندم کی فصل میں پیروں کے جانور چھوڑ کر فصل تباہ کروالی ہے! بابا سلطان اور ان کی اہلیہ دونوں سچے عقیدے والے اور کمال درجہ کے پر یقین لوگ تھے چنانچہ انہوں نے اعتراض کرنیوالوں کو جواب دیا کہ فکر نہ کریں، ہمارا کچھ بھی برباد نہیں ہوا بلکہ اللہ کے فضل اور پیر جی کی آمد کی برکت سے سب کچھ آباد ہو رہا ہے۔ بہرحال جب کٹائی کا موسم آیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ واقعی بابا سلطان کی فصل میں گزشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ برکت پائی گئی۔

اسی طرح چوہدری اللہ دتہ بن شرف الدین مرحوم کی اولاد، چوہدری محمد اقبال، چوہدری محمد اکرم کی عقیدت ومحبت بھی اس خانوادۂ سادات سے کمال درجہ کو پہنچی ہوئی ہے۔

آخری ایام میں جب بیمار ہوئے۔ تو کھوئی رٹہ میں مرزا نبی بخش جو حضرت قبلہ کے نہایت عقیدت مند تھے، کے گھر میں قیام پذیر رہے۔ اس علالت کے دوران آپ کا معمول رہا کہ آپ پیارے آقا ﷺ کا ذکر بڑی محبت وعقیدت سے بیان فرماتے۔ وصال شریف سے ایک روز قبل مرزا عبدالغنی جرال کی والدہ محترمہ تیمارداری کے لیے حاضر ہوئیں تو قبلہ عالم نے فرمایا: اگر مسلمان بشری تقاضوں کے سبب گنہگار ہو تو شافع محشر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ پاک سے بخشوائیں گے لیکن اگر سرکار دو عالم ﷺ کا گستاخ ہوگا تو اُس کو اللہ پاک بھی معاف نہیں کرے گا۔

اللہ دے پکڑے چھڑائے محمدؐ
محمدؐ دا پکڑا چھڑا کوئی نہیں سکدا

پھر استغفار پڑھنے کے بعد مرزا افضل حسین جرال مرحوم کی طرف دیکھتے ہوئے

Marfat.com

دعا فرماتے ہوئے اجازت فرمائی۔

حضرت قبلہ عالمؒ کا لنگر اس گھرانے میں جاری رہا جو مسلسل مرزا عبدالغنی جرال صاحب کے گھر جاری رہا۔ مرزا نبی بخش جرال جو حضرت قبلہ عالم رحمہ اللہ کی خدمت کرتے رہے جس کے باعث خدا کا رنگ آج گھرانے پر چلا آ رہا ہے۔ ماشاء اللہ مرزا صاحب کے چار بیٹے مرزا اکرم جرال، مرزا شفیق جرال، مرزا افضل جرال، مرزا شوکت جرال کو کرمِ الٰہی اپنی آغوش میں لیے ہوئے ہے۔ مرزا اکرم جرال کے ایک بیٹے کرنل ڈاکٹر مرزا شکیل جرال پاک آرمی میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی دختر بھی کسٹم کے محکمہ میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔ مرزا شفیق جرال صاحب نے ایک تعلیمی ادارہ بھی قائم کیا جہاں سے لاتعداد فارغ التحصیل طلباء جو آج ڈاکٹرز انجینئرز ملک پاکستان میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ فیض بھی حضرت قبلہ عالم رحمہ اللہ کی کرامت ہے۔

آپ رحمہ اللہ کے وصال کے وقت ایک گھوڑی جس پر حضرت قبلہ عالمؒ سفر فرمایا کرتے ہیں، اس گھوڑی کا نام بجلی رکھا ہوا تھا، جیسے ہی آپ کا وصال ہوا گھوڑی رسہ توڑ کر آپؒ کے قدموں میں کھڑی ہو کر روتی رہی، یہ منظر تمام حلقہ کھوئی رٹہ کے باسیوں نے دیکھا۔ آپؒ کا وصال بھی مرزا نبی بخش جرال صاحب کے گھر ہوا۔ ان کی شب و روز خدمت رنگ لے آئی۔ جس کی وجہ سے آج رب کریم کا اس خانوادے پر خاصہ فضل ہے۔ آپ کی اولاد میں دو صاحبزادیاں اور چھ صاحبزادے ہوئے۔ صاحبزادگان کے اسمائے گرامی بذیل ہیں۔

☆ ...... صاحبزادہ سید عطاء الرحمٰن شاہ رحمہ اللہ

☆ ...... صاحبزادہ سید عزیز الرحمٰن شاہ رحمہ اللہ

☆ ...... صاحبزادہ سید نذر محی الدین شاہ مدظلہ،

☆ ...... صاحبزادہ سید عبد الرحمٰن شاہ مدظلہ،

☆ ...... صاحبزادہ سید جماعت علی شاہ رحمہ اللہ

☆ ...... صاحبزادہ سید مہر علی شاہ رحمہ اللہ

حضرت پیر سید عبد العزیز شاہ رحمہ اللہ

حضرت پیر سید عالم شاہ رحمہ اللہ کے چوتھے صاحبزادے حضرت پیر سید عبدالعزیز شاہ رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ رئیس جاگیردار راجہ خان آف کھوئی رٹہ کی دختر نیک اختر تھیں۔ مرحوم راجہ صاحب کی شخصیت علاقہ بھر میں کسی تعارف کی محتاج نہیں تھی۔ قدیم زمانہ میں یعنی ڈوگرہ دور میں مہاراجہ ہری سنگھ والی ریاست جموں وکشمیر مرحوم راجہ صاحب کا بے حد احترام کرتا تھا۔ راجہ عنائت اللہ خان آف کھوئی رٹہ کو یہ اعزاز دراصل خانوادہ سادات کی خدمت کے طفیل ملا تھا۔ مرحوم راجہ صاحب کے فرزند راجہ اقبال سکندر عہدہ تحصیلداری سے ریٹائر ہوئے بعد میں ضلع کونسل کوٹلی کے ممبر بھی رہے۔ راجہ عبدالرؤف خان سابق ایڈمنسٹریٹر بلدیہ میرپور بھی اس خانوادہ سادات کے عقیدتمندان میں سے ہیں۔ 1924ء میں چونگیات کا نظام جو کہ ریاست میں مروج تھا اور جس کے ماتحت ریاستی مسلمانوں کو بے پناہ مصائب کا سامنا تھا، کے خاتمہ کیلئے جدوجہد کی ابتدا آستانہ عالیہ کھنکھڑی (راجوری) سے ہوئی۔ تحریکِ آزادی کشمیر کے دوران بل ڈماس / دھرمسال کے مقام پر راجہ نائیک محمد اکبر

Marfat.com

بہادراور بریگیڈئر مجید نے ڈوگرہ فوج کی دو کمپنیوں کو واصل جہنم کیا جبکہ گل پور کے مقام پر کرنل راجہ محمود خان نے تھروچی کے مقام پر تحریکِ حریت کی قیادت کی۔ پلندری سے سدھن قبیلہ کے رہنما کرنل خان محمد خان تحریک آزادی کے سرخیل تھے۔

قبلہ پیر صاحب کی یادگاران کی دو اولاد نرینہ میں بڑے بیٹے کا نام سید مقصود شاہ گیلانی اور چھوٹے صاحبزادے سید بشیر حسین شاہ گیلانی ہیں۔ میجر مقصود شاہ گیلانی نے پاک آرمی میں 1965 اور 1971 کی جنگوں میں ملک وملت کیلئے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ حضرت پیر صاحب کا مزار کھوئی رٹہ شہر (ضلع کوٹلی) میں ہے۔

پیر سید لال حسین شاہ قادری گیلانی رحمہ اللہ

پیر سید لال حسین شاہ قادری گیلانی رحمہ اللہ نے بھی تعلیم وتربیت اپنے آستانہ عالیہ پر رہ کر ہی حاصل کی۔ بزرگوں کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی جس سے آپ کی ذاتی صلاحیتوں میں نکھار آیا۔ بچپن ہی سے آپ کا میلان طبع زہد وتقویٰ اور پرہیزگاری کی طرف تھا چنانچہ شب وروز ریاضت وعبادت الٰہی میں مستغرق رہتے۔ آپ اپنے بھائیوں اور دیگر اہل خاندان کی آنکھوں کا تارہ تھے۔ جرات، ہمت، بہادری، ایثار وقربانی اور سخاوت میں اپنے بزرگوں کا حقیقی نمونہ تھے۔ آپ کے پانچوں بھائی آپ کی حیات مبارکہ میں ہی یکے بعد دیگرے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے تھے چنانچہ خاندان کی سرپرستی آپ ہی کی ذمہداری میں رہی۔ آپ کا ایک صاحبزادہ سید شبیر حسین شاہ گیلانی اور چار

Marfat.com

صاحبزادیاں ہیں۔ 1948ء میں آپ نے بڑالی گالہ میں سکونت اختیار فرمائی حالانکہ پنجاب کے عقیدتمندوں کا بہت اصرار تھا کہ آپ پنجاب میں سکونت پذیر ہوں لیکن آپ باوجود اصرار کے اس وقت آپ پنجاب میں رہائش اختیار کرنے پر رضامند نہ ہوئے تاہم مریدان باصفاء ٹھیکیدار مرزا عبدالغنی جرال اور صوبیدار مرزا علی احمد نے دیگر ارادتمندوں کے ساتھ خدمت کی سعادت حاصل کرہی لی......زہے نصیب!

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

ٹھیکیدار مرزا عبدالغنی جرال نے اپنی قیمتی آٹھ کنال اراضی اپنے پیرو مرشد سید لال حسین شاہ رحمہ اللہ کو پیش کیا جبکہ آستانہ عالیہ کیلئے جگہ مرزا علی احمد جرال نے مرحمت فرمائی یہ موجودہ طور پر وہی جگہ ہے جس پر سید عبدالجبار حسین شاہ صاحب اور سید نثار حسین شاہ صاحب کی رہائش گاہ ہے۔ اس کے علاوہ پیر صاحب نے باہروال کافی رقبہ قیمتاً بھی خرید کیا جو کہ اب پیر سید نثار شاہ صاحب کے نام منتقل ہو چکا ہے اور ایسا سارے اہل خاندان کی رضامندی سے ہوا کیونکہ ان پر سب کو کامل اعتماد تھا۔ آج اس خانوادہ کے جو افراد اولڈہم (برطانیہ) میں خوشحالی و فارغ البالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اس میں سید نثار حسین شاہ صاحب کی مساعی جمیلہ کا بڑا ہاتھ ہے۔

حضرت قبلہ پیر سید لال حسین شاہ صاحب رحمہ اللہ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ آپ روایتی طور پر تعویز وغیرہ نہیں دیتے تھے تاہم جو بھی سوالی

Marfat.com

آ تا اس کا سوال بارگاہ الٰہی میں پہنچانے کیلئے بلاتفریق ہاتھ بلند فرما دیا کرتے تھے چنانچہ بار ہا ایسا ہوا کہ ادھر آپ نے کسی سوالی کی حاجت روائی کیلئے درِ باری تعالیٰ میں ہاتھ اٹھائے اور اُدھر بارگاہ باری تعالیٰ سے رحمت و برکت کا در واء ہوگیا۔ آخری ایام میں جب آپ کافی علیل ہو چکے تھے، اس موقع پر خدمت کیلئے آپ کی نگاہ عنایت مرزا محمد اکرم جرال پر پڑی، پیر سید عبدالرحمٰن شاہ بھی آخری دم تک وہیں آپ کی خدمت کی سعادت کیلئے موجود رہے۔

آپ 80 سال کی عمر میں مورخہ 7 فروری 1984ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئے، آپ کی تدفین کے سلسلہ میں خاندان کے بعض افراد کی رائے تھی کہ اپنے ذاتی رقبہ میں کی جائے مگر چیئرمین چوہدری احسان احمد، حاجی احمد خان اور چوہدری ضیاء الرحمٰن میرانہ کے بزرگوں نے باہمی مساورت کے بعد دکھن والے قبرستان میں آپ کی تدفین کا فیصلہ کیا جہاں کافی جگہ آپ کے مزار اقدس کی تعمیر کیلئے مختص کردی گئی جہاں بعد میں آپ کے لخت جگر پیر سید شبیر حسین شاہ حال مقیم اولڈہم نے شایان شان روضہ مبارک تعمیر کروا دیا ہوا ہے۔

آپ کا سالانہ عرس سال میں دو مرتبہ منعقد ہوتا ہے۔ ایک سات فروری کو جو زیر انتظام مرزا غلام رسول جرال و برادران، مرزا محمد اکرم جرال، مرزا راج میاں جرال، مرزا شمعون جرال کی زیر سرپرستی و نگرانی بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے جبکہ دوسرا بڑا اور اجتماعی عرس مبارک پیر سید ولایت حسین شاہ، پیر سید لال حسین شاہ (رحمہم اللہ) کا مشترکہ طور پر ہر سال 22 اور 23 مارچ کو پیر سید عبدالجبار شاہ صاحب مدظلہ، کی زیر سرپرستی ہوتا ہے۔ جبکہ ہر

Marfat.com

اتوار اور سوموار کو بڑے پیمانے پر زائرین کی حاضری ہوتی ہے۔ ہر ماہ چاند کی گیارہ تاریخ کو صاحبزادہ پیر سید سعید الحسن شاہ گیلانی صاحب کی زیر سرپرستی ختم پاک گیارہویں شریف کا اہتمام ہوتا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ نڑالی شریف میں عرس مقدس اور دیگر پروگراموں کے کامیاب انعقاد میں حاجی محمد اقبال جرال اور مرزا خادم حسین جرال صاحبان کی مخلصانہ کاوشوں کا بڑا عمل دخل ہے، اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

آپ کے دربار پر دھدر، چنبل، چندری اور کوہڑ و برص وغیرہ موذی بیماریوں کے مریض شفایابی کیلئے سلام کرنے حاضر ہوتے ہیں اور بفضل باری تعالیٰ شفایاب ہوتے ہیں کیونکہ آپ اپنی حیات ظاہری میں ان مذکورہ بالا بیماریوں کے علاج کیلئے دم فرمایا کرتے تھے چنانچہ آپ کا یہ روحانی فیض آج تک جاری وساری ہے۔ حضرت میاں محمد بخش رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

سدا بہار دئیں اس باغے، کدی خزاں نہ آوے
ہوون فیض ہزاراں تائیں، ہر بھکھا پھل کھاوے

حضرت پیر سید غلام غوث شاہ قادری گیلانی رحمہ اللہ

حضرت پیر سید غلام غوث شاہ رحمہ اللہ قبلہ عالم سید عالم شاہ گیلانی رحمہ اللہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ آپ نے بھی آستانہ عالیہ میں ہی رہتے ہوئے اپنے بزرگوں کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ اپنی خداداد استعداد کے مطابق علمی و روحانی فیوض و برکات سمیٹے اور آگے مخلوق خدا کو

Marfat.com

مستفیض فرمایا۔آپ کی اولاد نرینہ نہیں تھی۔آپ کا مزار اقدس بل دھر مسال (تحصیل چڑہوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر میں ہے۔

پیر سید عزیز الرحمٰن شاہ گیلانی رحمہ اللہ

قبلہ عالم سید عالم شاہ رحمہ اللہ کے پوتے پیر سید عزیز الرحمٰن شاہ گیلانی رحمہ اللہ کی پیدائش 1935ء میں بمقام کھنکھڑی ضلع راجوری میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گمہیر متصل راجوری سے حاصل کی۔قرآن پاک کی تعلیم قاضی فضل کریم صاحب سے حاصل کی۔صرف ونحو علوم کی تحصیل اپنے والد گرامی ومرشد مثنوی شریف پیر سید مقبول حسین شاہ رحمہ اللہ سے حاصل کی۔علم جفر وعملیات کی تعلیم حضرت پیر سید حسن شاہ صاحب نکیالوی سے حاصل کی جبکہ حکمت و طب میں اپنے خالہ زاد سید انور شاہ صاحب نکیالوی دسترس حاصل کی۔

آپ نے آستانہ عالیہ کے فیض کا سلسلہ جاری رکھنے کیلئے اپنے والد محترم حضرت پیر سید مقبول شاہ صاحب رحمہ اللہ سے اجازت حاصل کی۔آپ کی پہلی شادی اپنے خاندان میں ہی حضرت پیر سید لعل حسین شاہ گیلانی رحمہ اللہ کے ہاں ہوئی۔آپ کی پہلی زوجہ کے بطن سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تولد ہوئیں۔آپ کے بڑے صاحبزادے پیر سید عبدالکبیر شاہ صاحب، دوسرے سید ضیاء الرحمٰن شاہ اور تیسرے سید عتیق الرحمٰن شاہ صاحب ہیں۔آپ کی دوسری شادی داعی حق، سلطان العارفین پیر سید لال حسین شاہ قادری، جو آپ کے حقیقی چچا بھی تھے کے ہاں ہوئی۔آپ کی دوسری زوجہ کے بطن سے تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

Marfat.com

آپ نے کئی سالوں کی چلہ کشی اور عرق ریزی سے جو حاصل کیا اس کا عکس اپنے برادر حقیقی پیر سید عبدالرحمٰن شاہ گیلانی مدظلہ و برادر اصغر پیر سید مہر علی شاہ کے بڑے صاحبزادے سید عابد علی شاہ گیلانی حال مقیم اولڈہم (برطانیہ) ومرزا محمد اسحاق جرال آف عبدو پور (جاتلاں) اور سید عنایت شاہ گیلانی آف کھوئی رٹہ میں پایا جاتا ہے۔ آپ کے بزرگوں کا حلقہ ارادت بڑا وسیع ہے۔ پاکستان میں مختلف اضلاع کے علاوہ کشمیر کے دونوں اطراف میں موجود ہے۔ آپ کا تبلیغی دورہ سال یا چھ ماہ کا ہوا کرتا تھا۔ آپ کا معمول تھا کہ آپ اپنے دورہ کے دوران اپنا قیام غریب مرید کے گھر فرماتے اور قیام کے دوران سارا خرچہ لنگر وغیرہ از گرہ خود فرماتے۔ بڑے بڑے رئیس مریدین بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے جو بسا اوقات بڑے کلیدی عہدوں پر فائز ہوتے، وہ عرض کرتے کہ حضور! ہمارے ہاں تشریف لے چلیئے، کیونکہ یہاں آپ کے عقیدتمندوں کا ہجوم اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ لوگ گھر کے باہر تک کھڑے ہو جاتے ہیں اور حاضری لگوانے کا انتظار کرتے رہتے ہیں، لہذا ایسے ہجوم کیلئے زیادہ کھلی اور بڑی جگہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن آپ نے ہمیشہ امیر اور اہل ثروت کی رائے کو پذیرائی نہ بخشی اور اپنا معمول ہمیشہ جاری رکھا۔

آپ کے خاص عقیدتمندوں میں سے ہر دو عبداللہ نامی آدمی جو بھنگالی تحصیل برنالہ آزاد کشمیر کے رہائشی ہیں نے عرض کی کہ جناب والا ہر بار اپنے غریب عقیدتمند کے ہاں ہی کیوں قیام فرمانا پسند فرماتے ہیں تو آپ نے

Marfat.com

فرمایا کہ جو لوگ امیر ہوتے ہیں عموماً ان میں نفس امارہ کا مادہ زیادہ ہوتا ہے جو کہ نفس کی رذیل ترین قسم ہے یعنی تکبر و غرور لہٰذا اس طرح سے اس کا توڑ ہو جاتا ہے اور اس طرح پیر بھائیوں میں مساوات بھی قائم ہو جاتی ہے۔

آپ رحمہ اللہ نے جن جن گھروں میں قدم رنجہ فرمایا، آپ کی عبادت و ریاضت کی برکت سے ان گھروں پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم ہو ااور جہاں جھونپڑیاں تھیں وہاں محلات کھڑے ہو گئے۔ ضلع گجرات کے مشہور قصبے جلالپور جٹاں میں مرزا محمد اسلم جرال، ماسٹر آصف کے ہاں قیام فرمایا، اسی طرح لالہ موسیٰ کے نزدیک علی چک نامی گاؤں میں حاجی محمد فضل حسین زرگر، حاجی اظہر حسین کے گھر باہرووال میں حاجی محمد لطیف صاحب اور محمود سبحانی کے گھروں میں کئی کرامات کا ظہور ہوا جس کے لوگ آج بھی معترف ہیں۔ قیام باہرووال کے دوران چوہدری سردار احمد خان کے بیٹے چوہدری محمد افضال میرانہ بھی آپ کی خدمت میں پیش پیش رہتے۔

آپ کی زندہ کرامات کا شمار نہیں۔ ایک بار چوہدری برکت علی عرف بگّا پہلوان کی بینائی ختم ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے لاعلاج کر دیا تاہم آپ نے دعا فرمائی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے آقا ﷺ اور شہنشاہِ بغداد کا صدقہ اپنی قدرت کاملہ کا نظارا دکھائے گا۔ آپ نے تین روز ان کے ہاں قیام فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہو کر دعا فرماتے رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے برکت علی عرف بگّا پہلوان کی بصارت پھر سے بحال ہو گئی۔ چوہدری صاحب کا تعلق عظیم سیاسی و سماجی شخصیت چوہدری

Marfat.com

عبدالغنی مرحوم و چوہدری ظفر اللہ، چوہدری قمر کے خاندان سے تھا۔

حضرت پیر عزیز الرحمٰن شاہ صاحب نے ہمیشہ جو بھی بات اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائی بفضل الٰہی وہ پوری اور سچ ثابت ہو کے رہی۔ آپ نے اپنے آخری تبلیغی دورہ پر جانے سے پہلے ارشاد فرمایا کہ یہ میرا آخری دورہ ہے، اس موقع پر اپنے تایا زاد بھائیوں کے گھر حضرت پیر سید عبدالجبار شاہ گیلانی قادری مدظلہ، پیر سید نثار حسین شاہ سے فرمایا کہ فلاں فلاں شخص کو بلائیں جن میں حاجی لطیف صاحب واہل خانہ بھی موجود تھے۔ آپ نے سب سے فرمایا کہ یہ میری آپ سے آخری ملاقات ہے۔ آپ نے اپنی حیات مستعار کا آخری دن بھی بیان فرمایا نیز اپنی مجوزہ تجہیز و تکفین کے بعض معاملات میں اپنے بھائی پیر سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب گیلانی کو سونپے اور اپنی نگرانی میں ان کی تکمیل کروائی۔ وصال سے قبل آستانہ عالیہ پر کافی ہجوم تھا۔ ضلع کونسل راولپنڈی کے وائس چیئرمین شیخ عبدالرزاق تیمارداری کیلئے آئے تو اصرار کیا کہ حضرت کو اسلام آباد کمپلیکس ہسپتال لے چلیں وہاں راجپوت فیملی کے ڈاکٹر راجہ یوسف اور ان کے بھائی کی خدمات حاصل کریں گے، چنانچہ شیخ صاحب کے پیہم اصرار پر آپ کو اسلام آباد لے جایا گیا جہاں کچھ وقت گزارنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ مجھے فوراً واپس لے چونکہ میرا وقت قریب آچکا ہے، لہٰذا آپ کو واپس گھر لایا گیا جہاں 26 اکتوبر 2003ء بروز اتوار بعد از نماز عشاء آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

نشانِ مردِ مومن باتو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

Marfat.com

کشمیر سے نڑالی

قیامِ پاکستان کے فوراً بعد تحریکِ آزادی کشمیر شروع ہو گئی اس تحریک کا زور پکڑنا بھی آستانہ عالیہ کھنکڑی کے افراد اور ارادت مندوں کی مساعی کا نتیجہ تھا اس بنا پر آستانہ حیدریہ غوثیہ کھنکڑی شریف کو خاص ہدف رکھا گیا۔ گھروں پر گولہ باری اور فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ تاہم معجزانہ طور پر آپ بال بال محفوظ رہے اس موقع پر آپ نے جو شیروانی پہن رکھی تھی وہ تبرکاً آج تک خانوادہ میں بطور یادگار محفوظ ہے۔ آپ نے بتایا کہ اس شدید فائرنگ کے دوران آپ نادعلی کا ورد فرماتے رہے تھے۔

سخت بگڑتے ہوئے حالات کو دیکھ کر کھنکڑی شریف کے تمام افراد کو ہجرت کرنی پڑی۔ اس خاندان کے لیے سردار فتح محمد خان کریلوی مرحوم (سابق وزیر اعظم آزاد کشمیر سردار سکندر حیات خان کے والد گرامی) نے نکیال کے نزدیک خاندان سادات اور ان کے ارادت مندوں کے لیے کیمپ کا انتظام کیا مگر زیادہ تر افراد سوہانہ متھرانی سے ہوتے ہوئے براستہ ڈوہنگی، جونا بل میر پور آ گئے۔ اُس وقت مرزا سخی ولایت خان فوج میں بطورِ ڈرائیور ملازم تھے جوان افراد کو فوج کی بڑی گاڑی میں میر پور تک لانے میں مددگار ثابت ہوئے۔

پوٹھوہار میں خاص کر کلیام شریف کے ملک اعوان برادری کے عقیدت مند بڑے بے چین ہوئے، خطرناک صورتِ حال کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ملک اللہ داد موہڑہ جگیاں اور میرا خانیاں سے ملک امیر داد ٹھیکیدار کشمیر پہنچ گئے تھے۔ ان کے ساتھ ایک ملک صاحب اور بھی تھے جن کا نام یاد نہیں رہا۔ اس طرح خانقاہ حیدریہ غوثیہ کے کچھ افراد کلیام شریف آ گئے تھے۔ یہاں پر موجودہ ممبر قومی

Marfat.com

اسمبلی ملک شکیل اعوان کی ننھیال برادری اور کیپٹن ملک جان داد، ملک مظہر دیگر اعوان برادری نے خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی حتیٰ کہ پیر سید ولائت حسین شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے وصال پر جو کرامت ظاہر ہوئی آپ کی ولیہ کاملہ والدہ کے تشریف لانے پر، چشم دید لوگ آج کچھ کچھ موجود ہیں۔ بگا سنگرال سے مائی کرم نور صاحبہ ان کا خاندان بھی اس حوالے سے پیش پیش رہا ہے۔

پیر سید عزیز الرحمن شاہ رحمہ اللہ اور سید عبد الرحمن شاہ مدظلہ عالی اپنی والدہ اور ایک ہمشیرہ کے ساتھ اپنے ننھیال کے ہمراہ چک جمال جہلم چار سال تک رہے۔ پنجاب کے مختلف اضلاع میں جگہوں کی نشاندہی ہوتی رہی آخر کار مرزا پیر محمد، مرزا علی حیدر، مرزا نمبر دار اور غلام حیدر جرال نڑالی کا سروے کرنے آئے اُس وقت باجرہ، جوار کی فصل کا موسم تھا۔ یہاں کے باسیوں سے ملاقات ہوئی۔ اس جگہ کی سوغات لے کر یہ واپس چک جمال آئے اور نڑالی ہی میں آباد ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ یہاں رہتے ہوئے ہر دو صاحبزادگان کی خدمت، محبت، عقیدت اور کفالت میں مرزا سید محمد جرال، مرزا لال حسین اور ان کی اولاد نے کسی قسم کا فرق نہیں آنے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ان کے ساتھ نڑالی آ کر آباد ہوئے جبکہ باقی خاندان مندرہ سے متصل ڈھوک مدی کالا، راولپنڈی، گوجرانوالہ، میر پور، کوٹلی، لالہ موسیٰ، کھاریاں، باہروال اور پنجاب کے مختلف مقامات پر آباد ہیں۔

نڑالی کے مردِ قلندر، ولی کامل بزرگ سچیار سرکار جو گھکھڑ راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے تھے نڑالی میں نمبردار سجاد مرحوم اور صوبیدار محمد انور مرحوم کے آباؤ اجداد سے تھے، نڑالی سے نالاں ہو کر ہجرت کر گئے تھے۔ انہوں نے نوشو پاک سرکار رحمہ اللہ سے فیض یاب ہو کر ہیڈ مرالہ، نوشہرہ

Marfat.com

، گجرات کی زمین کو فیض یاب کیا۔ آپ کی آخری آرم گاہ ہیڈ مرالہ، نوشہرہ کے قریب ضلع گجرات کی حدود میں ہے۔

ان بزرگ ہستی کی اولاد کا راجوری کشمیر میں آستانہ عالیہ حیدریہ غوثیہ سے خاص تعلق رہا ہے۔ سچیار سرکار رحمہ اللہ کی اولاد دڑواہ شریف میں آباد ہے۔ ان میں میاں فیض رحمہ اللہ ان کے دوسرے بھائی بڑے ولی کامل ہو گزرے ہیں۔ جب ان کو پیر سید عزیز الرحمٰن شاہ صاحب، سید عبد الرحمٰن شاہ صاحب (رحمہم اللہ) کے نڑالی میں آباد ہونے کی اطلاع ملی تو آپ نے پسند نہ فرمایا اور روکا بھی مگر بعض حالات کی نزاکت بیان کرنے اور کچھ دلائل سننے سے آپ مطمئن ہو گئے تھے۔ یاد رہے کہ جب حضرت سچیار رحمہ اللہ نڑالی سے گئے تھے اس وقت سے ان کی اولاد کا کوئی فرد بھی نڑالی نہیں آیا اور نہ بزرگوں کی طرف سے اجازت تھی تاہم جب خاندانِ سادات کھنکڑی شریف نڑالی آباد ان صاحبزدگان کی وجہ سے سچیار سرکار رحمہ اللہ کی اولاد جو دڑواہ شریف میں ہے، آنے جانے لگے اور صوبیدار محمد انور مرحوم حضرت قبلہ پیر سید عزیز الرحمٰن شاہ رحمہ اللہ کی سفارش کروا کر میاں فیض رحمہ اللہ کو اپنے گھر لے گئے تھے۔

کشمیر سے نڑالی تک جو لمحات، ساعتیں اور گھڑیاں تھیں وہ دن، ماہ اور سال محسوس ہوتی رہیں۔ یہ حالات اس قدر سخت تھے کہ چشم تصور میں لانے پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔ بہر حال مقبوضہ کشمیر کی کربلا سے گزر کر مملکت خداداد میں پہنچنے والے اس خانوادہ سادات کی اہالیان نڑالی نے جس فراخ دلی، وسیع النظری اور جن عقیدتوں، محبتوں سے میزبانی کی اس نے انصار مدینہ کی یاد تازہ کر دی۔ اس حسن سلوک کا مکمل تذکرہ تو ممکن نہیں البتہ بطور نمونہ ایک دو واقعات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

صوبیدار راجہ محمد انور اور ان کا خاندان سادات کرام کی خدمت میں پیش پیش رہا ہے۔صوبیدار عجائب، ماسٹر محبوب صاحب کے والدِ محترم حاجی گل محمد دوکان دار، کی طرف سے یہ آفر تھی کہ جو ضرورت آپ کی میری دوکان سے پوری ہوسکتی ہے کریں اور میرا یہ عمل فقط اللہ کی رضا کی خاطر ہے۔شیخ فضل کریم مرحوم کے بھائی شیخ اللہ دتہ راسخ العقیدہ، اچھے نظریات کے مالک تھے دل میں عترتِ رسول ﷺ کی محبت تھی۔اچھی یادیں چھوڑ کر دنیا سے گئے ان کی تُربت پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو۔(آمین، ثم آمین)

شیخ علی عابد مرحوم و مغفور اپنی زندگی میں ساداتِ کرام کا بڑا ادب و احترام کرتے تھے۔آلِ محمد ﷺ کی محبت کا دم بھرتے تھے۔ذکرِ زہرا بتول سلام اللہ علیہا کی عظمت و رفعت اور اولادِ رسول ﷺ کے مقام و مرتبہ جواز روئے قرآن و حدیث ثابت ہے، علی عابد صاحب کو آگاہی و آشناہی تھی۔اللہ تعالیٰ عترتِ رسول ﷺ کی محبت کا صدقہ ان کی مرقد پر رحمتوں کا نزول فرمائے۔(آمین، ثم آمین)

نڑالی میں بابا رحمت الدین ملک اعوان تھے۔ان کا باقی خاندان حادثاتی طور پر شیخوپورہ سندھ چلا گیا تھا۔عظیم مذہبی سکالر علامہ حافظ شیر محمد مبلغ برطانیہ کے دادا ملک شیر جنگ، ملک صادق کے والد تھے۔ملک سردار خان، ملک انور کے والد اور محمد اکرم، ملک اختیار کے دادا تھے۔یہ غالباً شیخوپورہ چلے گئے۔اسی طرح دوسرے بھائی بھی ملک مصری خان، حاجی عبداللہ وغیرہ، بابا رحمت الدین سے خریدی ہوئی زمین پر سادات کرام کی ذاتی رہائش بھی ہے۔ملک محمد انور کی اولاد میں آلِ محمد ﷺ کا بے حد احترام ہے خاص کر کے سادات عظام کے معاملات میں ان کی خدمت و معاونت ہمیشہ بے مثال رہی ہے۔

Marfat.com

صاحبزادہ سید عبد الرحمٰن شاہ مدظلہ' کے فرزند ارجمند حضرت صاحبزادہ سید سعید الحسن شاہ گیلانی قادری (مصنف کتاب ھذا) نہ صرف ظاہری علوم وفنون میں یکتائے روزگار ہیں بلکہ آپ ایک عظیم مفکر، داعیِ دین حق اور شعلہ بیان مقرر بھی ہیں۔ اللہ کے فضل وکرم سے آپ نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی شروع فرمادیا ہے جوکہ انتہائی خوش آئند ہے۔

دعا ہے کہ خداوندِ قدوس ان کی علمی وروحانی قابلیت وذہانت کومزید جلا بخشے اور ان کے علم وعمل اور کردار وافکار میں نکھار پیدا فرمائے اور خانقاہِ حیدریہ قادریہ غوثیہ کھنکڑی شریف کی کما حقہ' نمائندگی کی سعادت کا شرف نصیب فرمائے۔ آمین

دعاگو

خاکپائے اولیائے کرام وساداتِ عظام

مولانا محمد انوار بہادر

فاضل دارالعلوم غوثیہ چشتیہ، منڈی بہاؤالدین

فاضل جامعہ رضویہ فیصل آباد

Marfat.com

انجمن حیدریہ غوثیہ
انٹرنیشنل

اٹلی

چوہدری محمد ارشد (آف دھامہ)............صدر

چوہدری اظہر اتوالہ (کھاریاں)............سینئر نائب صدر

چوہدری محمد یاسر............نائب صدر

چوہدری ارشد پٹواری............جنرل سیکرٹری

چوہدری اظہر کٹھانہ (آف ڈھلہ)......سیکرٹری نشرواشاعت

ڈنمارک

ملک غلام سرور............صدر

چوہدری ندیم اختر............سینئر نائب صدر

راجہ محمد اکرم............نائب صدر

راجہ امان اللہ خان............جنرل سیکرٹری

ملک محمد حنیف (ولد میاں خان) سیکرٹری نشرواشاعت

راجہ نصر اللہ خان............سیکرٹری مالیات

انگلینڈ

پیر سید نثار الحسن گیلانی............صدر

حاجی محمد سجاول............سینئر نائب صدر

سید شبیر حسین گیلانی............نائب صدر

سید عابد حسین شاہ (اولڈھم)............ڈپٹی جنرل سیکرٹری

علامہ آصف ریاض (وڑن)............جنرل سیکرٹری

چوہدری خرم (برٹن)............سیکرٹری نشرواشاعت

علامہ حافظ شیر احمد............سیکرٹری مالیات

امریکہ

سید مختار حسین گیلانی............صدر

پروفیسر خالد سلیم............سینئر نائب صدر

شیخ محمد طارق............جنرل سیکرٹری

یونان

مرزا علی شان جرال............صدر

سید توقیر انور شاہ............سینئر نائب صدر

چوہدری محمد امین............نائب صدر

سید زاہد حسین عرف پپو............جنرل سیکرٹری

چوہدری ظفر اقبال (آف پنڈی حقیقہ) سیکرٹری نشرواشاعت

صاحبزادہ سید ضیاء الحسن گیلانی ڈپٹی جنرل سیکرٹری

چوہدری مبشر اقبال............سیکرٹری مالیات

سپین

سید منظور انور گیلانی............صدر

چوہدری محمد آصف (آف ڈلہ)............سینئر نائب صدر

سید محمد اعجاز گیلانی............نائب صدر

محمد عزیز بٹ............جنرل سیکرٹری

محمد عرفان ولد بشیر احمد (باہروال)............سیکرٹری نشرواشاعت

راجہ محمد اصغر............ڈپٹی جنرل سیکرٹری

حاجی راجہ محمد اختر............سیکرٹری مالیات

Marfat.com

ممبران مجلس شوریٰ

☆......جسٹس (ر) مرزا زید اللہ جرال (سابق محتسب اعلیٰ آزاد کشمیر)

☆......بریگیڈئر (ر) عبدالرحمٰن جرال (جہلم) ☆......ڈاکٹر سید علی عباس (جہلم)

☆......صاحبزادہ سید حامد علی (برطانیہ) ☆......چوہدری اعجاز احمد شمیم (میرپور)

☆......راجہ ذوالفقار علی (گوجر خان) ☆......ملک مطلوب حسین ☆......مرزا نعیم مغل

☆......چوہدری محمد یٰسین ☆......ڈاکٹر مجتبیٰ احمد ☆......مرزا نسیم مغل ☆......راجہ عمران

حاجی عبدالرزاق ☆......چوہدری وسیم اکرم (سنگری) ☆......چوہدری مصدق خان

☆......محمد اختر بٹ ☆......سید مختار حسین شاہ (لیسٹر) ☆......راجہ عمر جاوید

☆......راجہ عمران خاور ☆......راجہ امنان خاور ☆......چوہدری محمد عمر کشفی

☆......چوہدری محمد ندیم ☆......محمد عمران و محمد عرفان (پسران حاجی فضل آف علی چک)

نڑالی شریف کے اراکین

☆......سید عبدالکبیر شاہ گیلانی ☆......سید س ابرار حسین گیلانی ☆......سید فرحت عباس گیلانی

☆......سید ریاض حسین گیلانی ☆......سید عتیق الرحمٰن گیلانی ☆......سید اسد شاہ گیلانی

☆سید ثاقب رضا گیلانی

والی حجرہ شاہ مقیم حضرت شاہ محمد مقیم محکم الدین رحمہ اللہ کے والد گرامی
حضرت شاہ ابوالمعالی گیلانی رحمہ اللہ کے مزار مبارک کا اندرونی منظر

Marfat.com

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

برصغیر میں گیلانی سادات کے منبع دربار عالیہ حجرہ شاہ مقیم کا مرکزی دروازہ

مرشد دے دروازے اُتے محکم لائیے جھوکاں

نویں نویں نہ یار بنائیے، واہنگ کمینیاں لوکاں

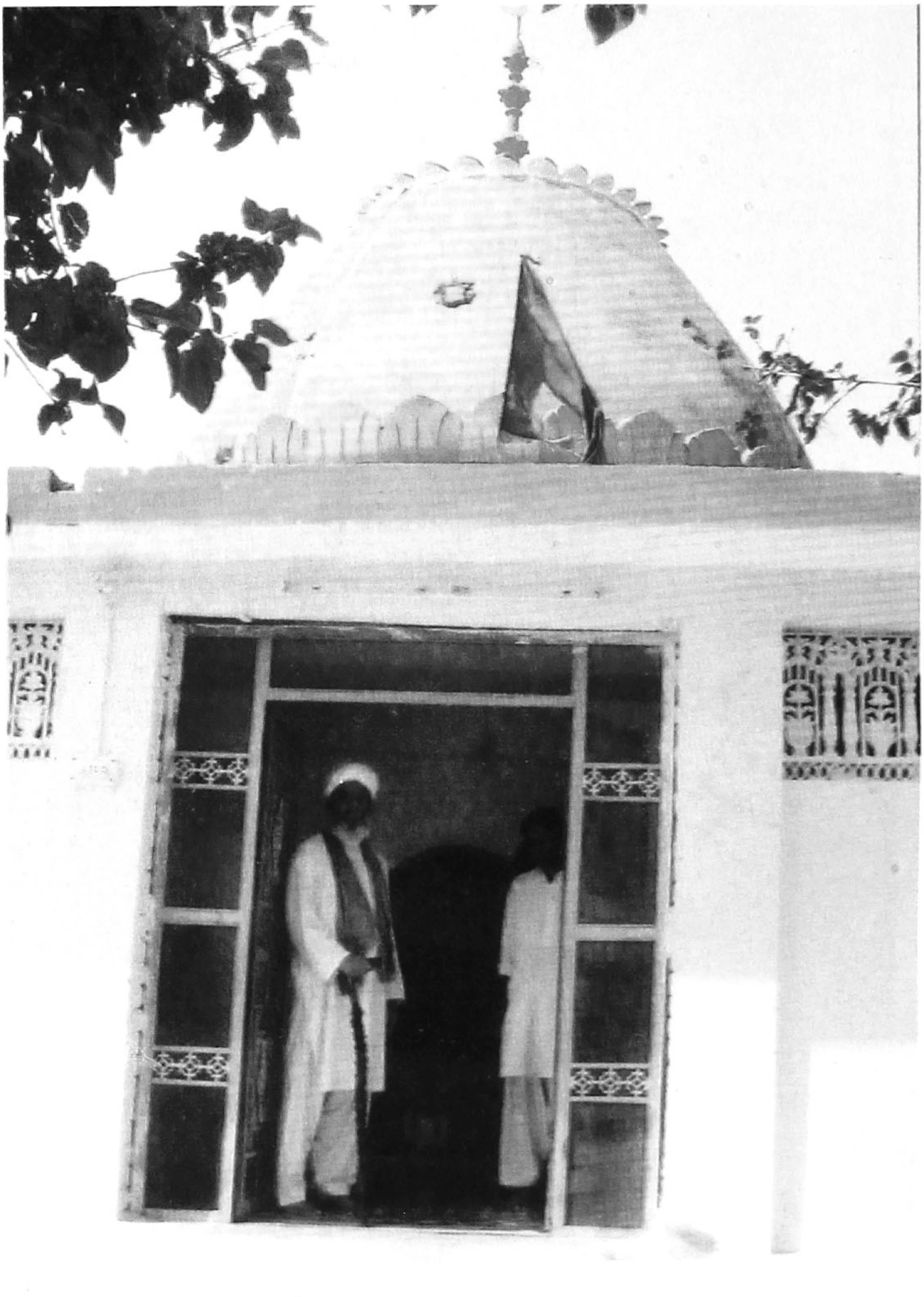

حضرت بابا رضا شاہ بادشاہ رحمہ اللہ مست الست کی بیٹھک
(نزد محمدی ہوٹل جی ٹی روڈ روات)

Marfat.com

جہاں عشق نمازاں پڑھیاں اوکدی نہ مردے
مردِ خدادے درتے آکے تک لے دیوے بلدے

مزار اقدس حضرت سلطان الاولیاء پیر بہاون شاہ گیلانی رحمہ اللہ
بمقام موہڑہ شیر شاہ ڈڈیال (آزاد کشمیر)

والی حجرہ شاہ مقیم حضرت شاہ محمد مقیم محکم الدین کے والد گرامی
حضرت شاہ ابوالمعالی گیلانی رحمہ اللہ کے مزار مبارک کا بیرونی منظر

دربار عالیہ حجرہ شاہ مقیم...... مزار اقدس حضرت شاہ ابوالمعالی نمایاں ہے۔

Marfat.com

کس شہنشاہِ حسیناں کا گدا ہے بیدؔم   کہ فقیری میں بھی شوکتِ شاہانہ ہے

مصنف دربار عالیہ حضرت قاضی سلطان محمود رحمہ اللہ
اعوان شریف گجرات میں حاضری کے موقع پر مصروفِ وظائف ہیں

مصنف اعوان شریف کی حاضری کے موقع پر سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ قاضی محمد محمود مدظلہ کے ہمراہ

روضہ مبارک حضرت پیر سید احمد شاہ گیلانی راجوروی رحمہ اللہ بمقام مدی کالا متصل مندرہ ضلع راولپنڈی
(تحریک آزادی کشمیر کے نامور مجاہد جنہوں نے راجوری شہر میں جلسہ عام کے دوران ڈنڈا مار کر شیخ عبداللہ کا سر پھاڑ دیا تھا)

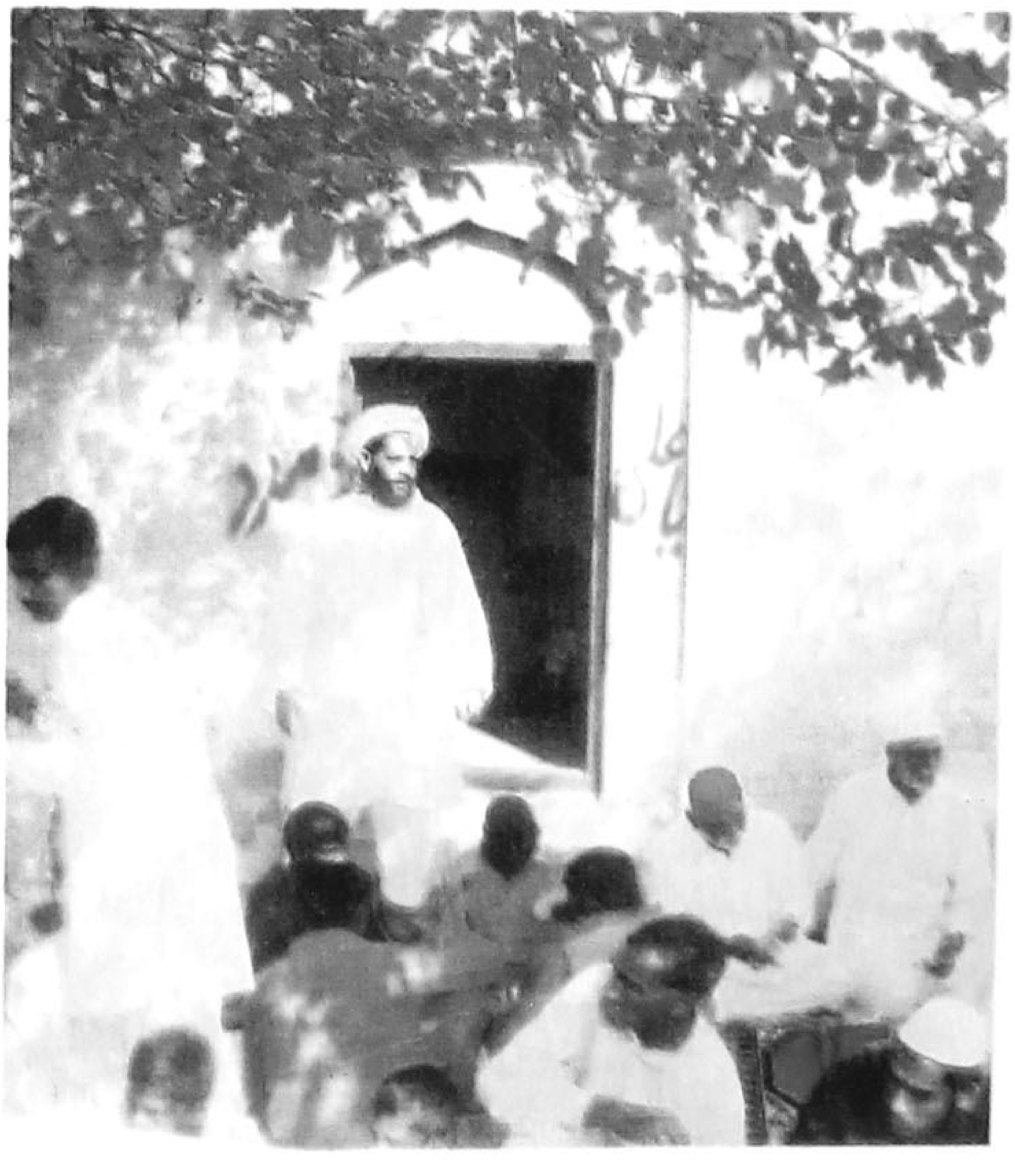

مصنف مزار حضرت پیر سید لعل حسین شاہ گیلانی رحمہ اللہ پر ماہانہ محفل گیارہویں شریف
کے لنگر کی تقسیم کا جائزہ لے رہے ہیں

Marfat.com

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گرانمایہ کیا کئے ؟

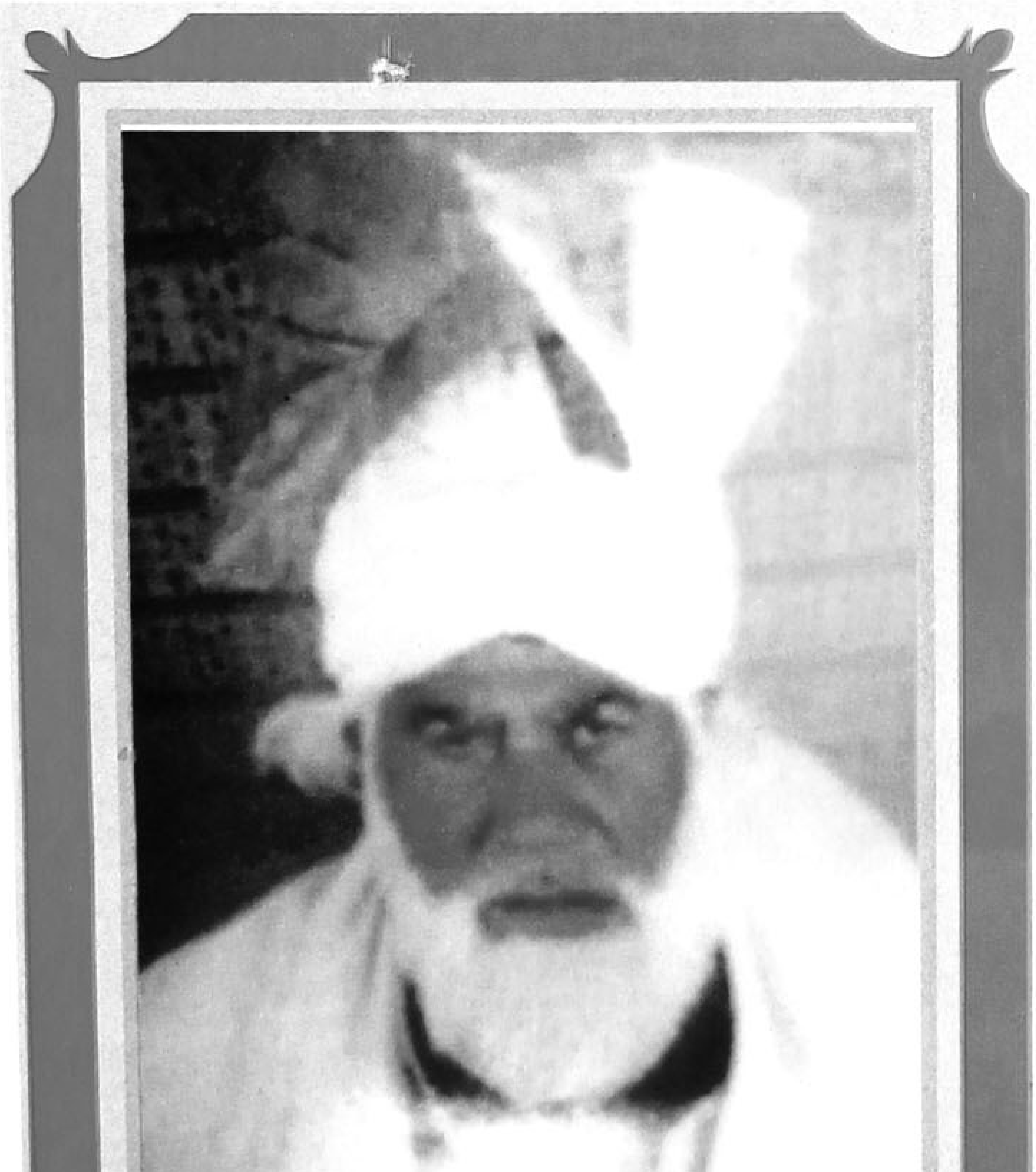

مصنف کے تایا جان حضرت قبلہ پیر سید عزیز الرحمٰن شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک یادگار تصویر

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

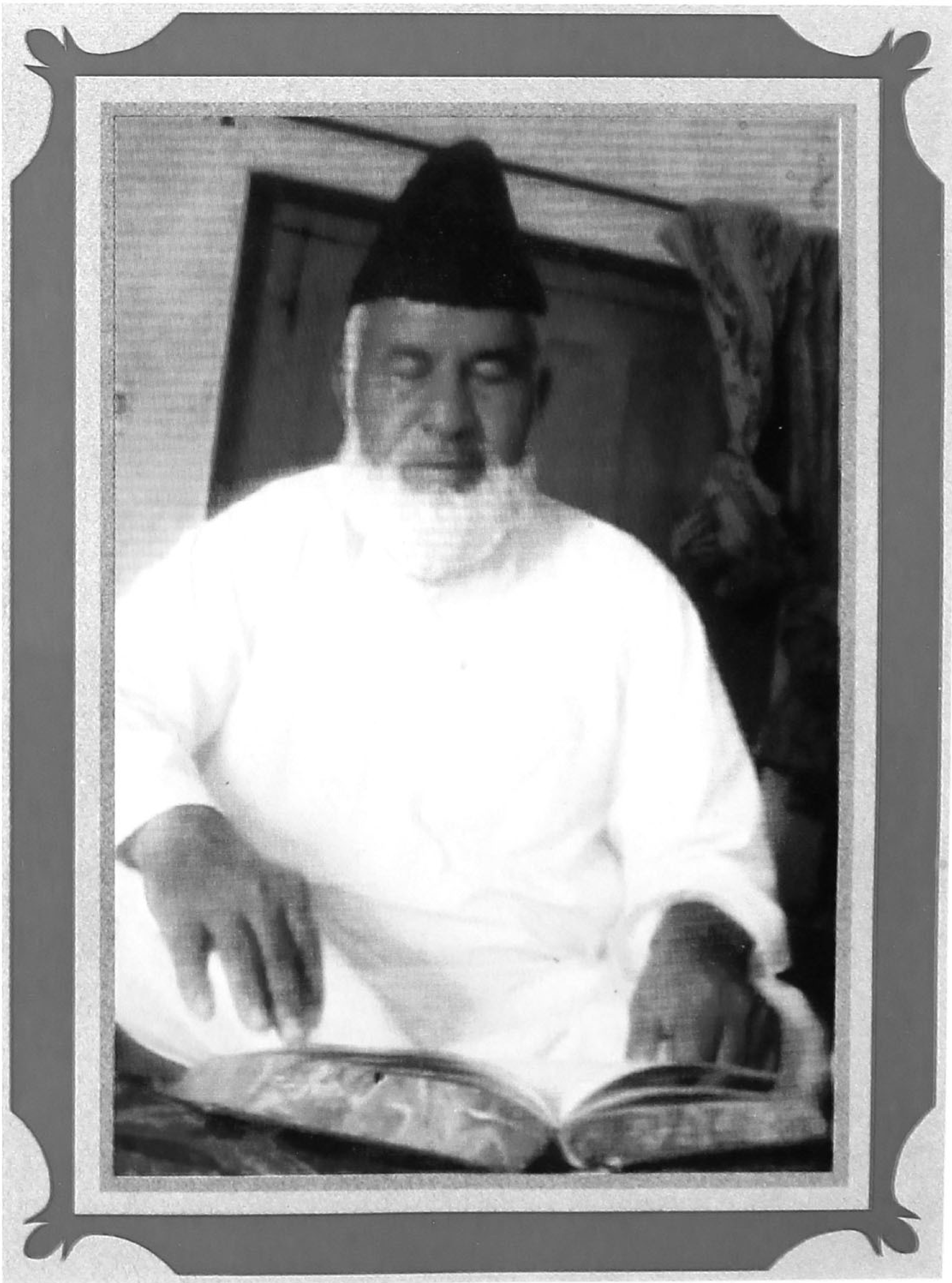

مصنف کے والد گرامی حضرت پیر سید عبدالرحمٰن شاہ گیلانی القادری مدظلہ العالی

Marfat.com

آستانہ عالیہ کھنکھڑی شریف راجوری (مقبوضہ کشمیر) میں حضرت پیر سید عالم شاہ گیلانی رحمہ اللہ
اور پیر سید شاہ محمد رحمہ اللہ کا مشترکہ روضہ مبارک اور اس کے متصل لنگر خانہ

مصنف کے نانا محترم کا مزار مبارک جہاں ماہانہ محفل گیارہویں شریف ہوتی ہے
نیز مصنف ہر اتوار کو عقیدتمندوں سے ملاقات کرتے ہیں

Marfat.com

مصنف اپنے دادا محترم پیر سید مقبول حسین شاہ گیلانی رحمہ اللہ کے دربار عالیہ کھوئی رٹہ کے متصل کھڑے ہیں

Marfat.com

حضرت پیر سید غوث علی شاہ رحمہ اللہ اور دیگر عزیزوں کی آرامگاہیں بمقام کوٹہڑہ لنگر (کھوئی رٹہ)

مصنف بڑالی گالا (کھوئی رٹہ) میں پیرسید جماعت علی شاہ و پیرسید مہر علی شاہ رحمہم اللہ کے مزارات پر حاضری کے موقع پر

صاحبزادہ فضل عباس اور صاحبزادہ سید قلب عباس کے عم محترم پیرسید علمدار حسین گیلانی کی محلہ بلیاہ کوٹلی میں آخری آرامگاہ

Marfat.com

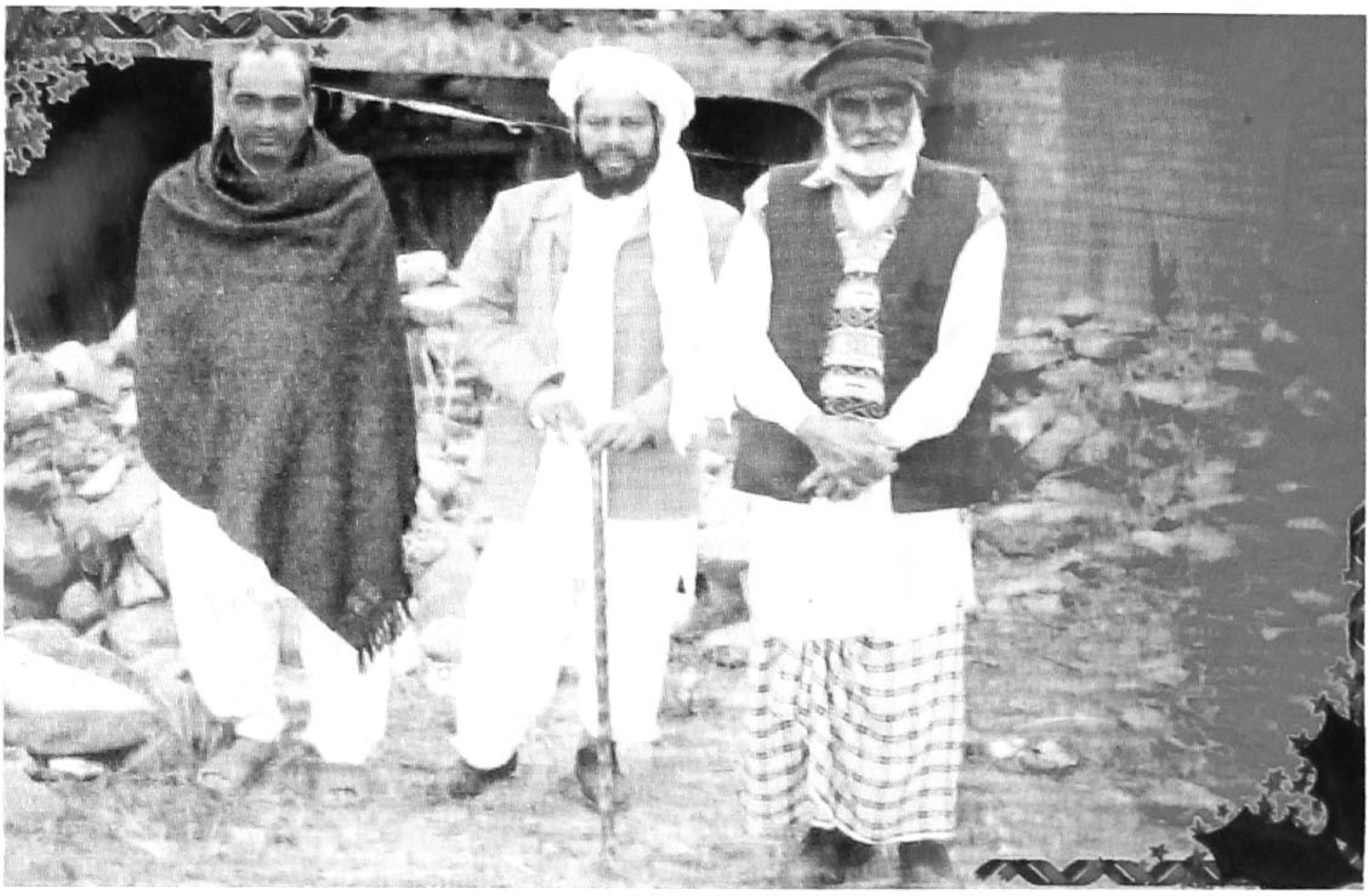

بڑالی گالا میں یہ وہ مقام ہے جہاں مصنف کے دادا محترم حضرت پیر سید مقبول حسین شاہ رحمہ اللہ نے قیام کیا تھا اور جہاں ان کی حضرت پیر حیدر شاہ رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی۔ راجہ احمد اللہ مصنف کو دونوں بزرگ ہستیوں کی ملاقات کی تفصیلات سے اگاہ کر رہے ہیں۔

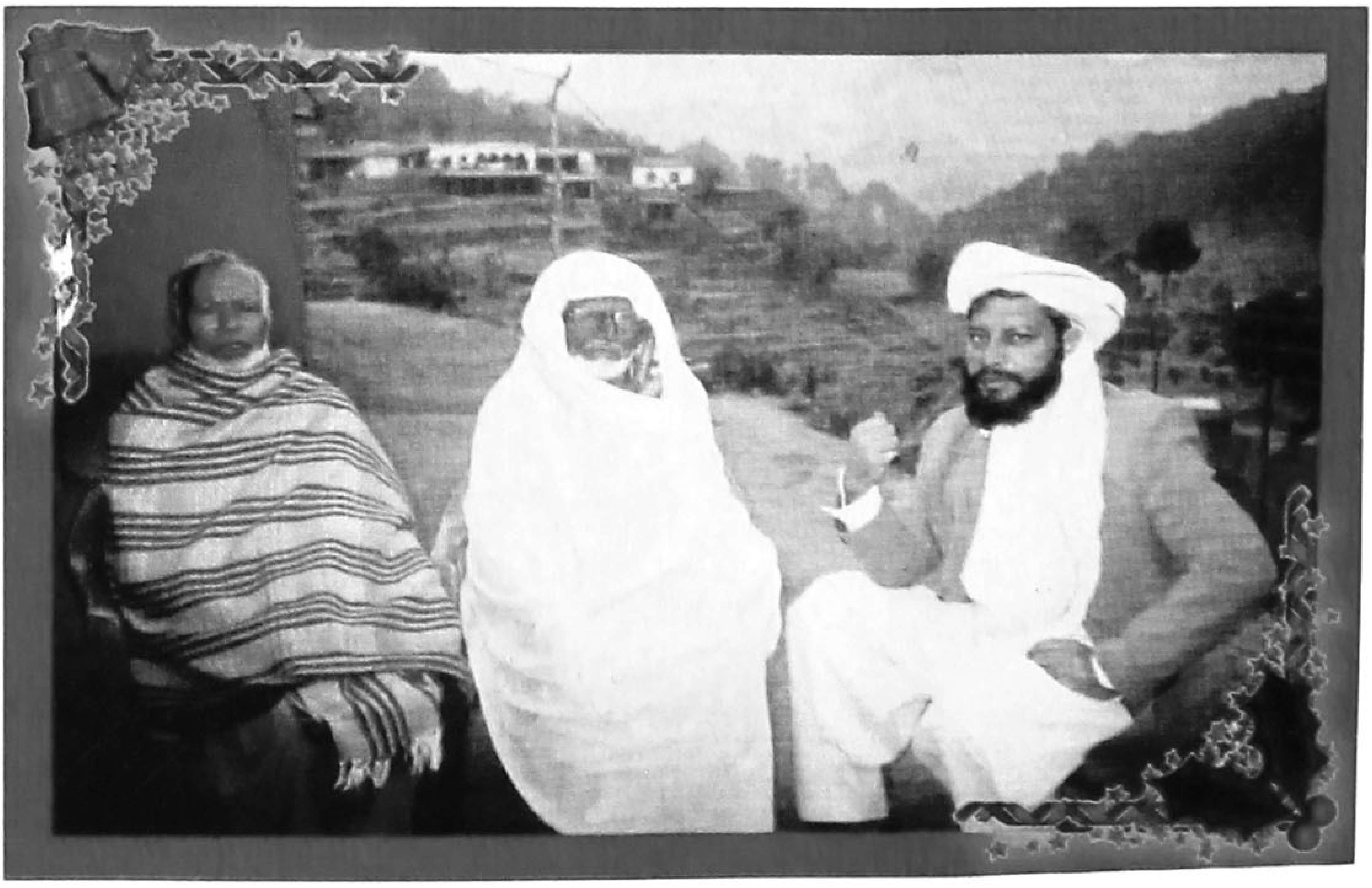

مصنف سے ملاقات کے دوران آستانہ عالیہ کھلنکھڑی شریف کے **125** سالہ مرید خاص بابا چوہدری مہر دین آف نیارہ متھریانی پرانی یادشتیں تازہ کر رہے ہیں۔

Marfat.com

مصنف کے دادا جان محترم پیر سید مقبول حسین شاہ گیلانی رحمہ اللہ کے مرشد پاک
حضرت قاضی سلطان محمود رحمہ اللہ اعوان شریف کا روضہ مبارک

مصنف پیر سید زمرد شاہ کے دادا محترم حضرت پیر سید غلام سرور شاہ رحمہ اللہ
کے مزار اقدس (بڑالی گالا) پر فاتحہ پڑھ رہے ہیں

Marfat.com

دربار عالیہ حجرہ شاہ مقیم سے متصل قدیمی قبرستان کا ایک منظر

Marfat.com

دربار عالیہ کھنکھڑی شریف راجوری کا ایک اور منظر (تعمیراتی کام جاری ہے)

حضرت پیر سید عبدالجبار شاہ صاحب اپنے مریدین کے ہمراہ
دربار عالیہ کلیام اعوان شریف پیر سید ولایت حسین شاہ رحمہ اللہ کے موقع پر

علامہ ظفر اقبال فاروقی مدظلہ
(بانی و مہتمم جامعہ عثمانیہ شہانہ لوک، منڈی بہاؤالدین)

آستانہ عالیہ حیدریہ غوثیہ اور خانوادہ سادات کھکھروی شریف
کے مرید صادق مرزا عبدالغنی جرال

Marfat.com

سعیدِ باوقر تجھ پر عطائے فضلِ یزدانی

علامہ محمد اقبآل (فیصل آباد)

تیرا رنگِ سیادت واہ! سعیدِ نورِ گیلانی
تیرے جذبات ہیں عکسِ جلالِ شاہِ جیلانی
حسین افکار کے انمول ساغر نے کیئے مخمور
کئی ساداتِ ہندوستاں، کئی اشرافِ سمنانی
ہوا ہے اب ظفر اقبال تیرا اوج پر تارہ
ثباتِ عزم ہے پیہم، کمالِ فکرِ انسانی
دیوانِ شمس تبریزی کی مانند فکرِ رومی سے
مزین خامہ فرسائی ہے تیری شاہ گیلانی
جہاں میں دین پھیلاؤ سراپا حق نما بن کر
سعیدِ باوقر تجھ پر عطائے فضلِ یزدانی
دعا ہے رب سے یہ اقبآل کہ نوری خزینے سے
ملے سب کو ہدایت حشر تک ہو قربِ ربّانی

خصوصی پیشکش

مداحِ آلِ رسول حافظ محمد یحییٰ فاروقی (چک شیر محمد، منڈی بہاؤالدین)

Marfat.com